بسم الله الرحمن الرحیم

﴿أُدْعُونِیٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (المومن:٦٠)

مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

کِتَابُ الدُّعَاءِ

تالیف

مولانا عبدالرؤف ندوی

تخریج و تحقیق

مولانا زبیر احمد عبدالمعبود مدنی

عمید الجامعة المحمدية نصرة الاسلام شنکرنگر

ناشر

مجلس التحقيق الاسلامی

تلشی پور، بلرامپور، یوپی، الہند

سلسلۂ اشاعت مجلس (۲۲)

نام کتاب: کتاب الدُّعاء

نام مؤلف: مولانا عبدالرؤف خاں ندوی

تخریج وتحقیق: مولانا زبیر احمد عبدالمعبود مدنی

سال اشاعت طبع اول: ۲۰۰۶ء

تعداد: دوہزار

صفحات: ۱۸۲

کمپوزنگ: شمیم احمد ندویؔ

مطبع:

﴿ملنے کے پتے﴾

۱- محمد ظفر عبدالرؤف محمدی محلّہ پُورہ تلشی پور ضلع بلرام پور۔ یوپی ۲۷۱۲۰۸

فون نمبر:(05264)244008

۲- مکتبہ جریدہ ترجمان اہل حدیث منزل ۴۱۱۶ اردو بازار جامع مسجد دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

۳- مکتبہ سلفیہ بی ۱۸/۱ جی سلفیہ مارگ ریوڑی تالاب وارانسی۔ ۲۲۱۰۱۰

۴- مکتبہ نوائے اسلام ۱۱۶۴۔ اے چاہ رہٹ جامع مسجد دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

سب کچھ اللہ ہی سے مانگو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اِذَا سَأَلْتَ فَأَسْأَلِ اللّٰہَ وَ اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ'' (صحیح الجامع: ۲/۱۳۱۷ بحوالہ ترمذی رقم الحدیث: ۷۹۵۷)

ترجمہ: جب تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر اور جب مدد مانگے تو اللہ سے مانگ۔

اپنے پروردگار سے تعلق پیدا کر کے دیکھیں

ہمارے نزدیک توحید اصل دین روح دین اور ظاہری دین ہی نہیں ہے جو قرآن مجید کی ایک ایک آیت سے عیاں ہے بلکہ اس کا گہرا تعلق انسانی تجربہ سے بھی ہے ہم ان لوگوں کو جو صدیوں سے غیر اللہ کی پرستش میں مشغول چلے آرہے ہیں دعوت دیتے ہیں کہ وہ احترام وتقدیس کے تمام چھوٹے بڑے مظاہر کو چھوڑ کر ایک مرتبہ یقین وایمان کے ساتھ اپنے پروردگار سے تعلق پیدا کر کے دیکھیں اس سے لَو لگانے کا عزم تو کریں اور اس کی قدرت کاملہ پر بھروسہ تو کریں پھر اس صورت میں اگر اس کی رحمتیں ان کی رہنمائی نہ کریں ان کی مدد اور نصرت کے عساکر آسمان سے نہ اتریں اسے اطمینان واذعان کی دولت بے پایاں سے مالا مال نہ کریں اور اس عقیدہ سے وہ ایک طرح کی لذت خاص کا ادراک نہ کر پائیں تو انہیں اجازت ہے کہ جس آستانے پر چاہیں اپنے کو رسوا وذلیل کریں اور جس کے آگے چاہیں دامن طلب پھیلا کر شرف انسانی کو مجروح کریں۔

(متکلم اسلام حضرت مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ)

بسم الله الرحمن الرحیم

فہرست عناوین

عناوین	صفحہ
عرض ناشر	۱۲
یہ کتاب؟	۱۶
دعا کا لغوی وشرعی مفہوم	۱۹
دعا کی فضیلت واہمیت	۲۱
روح دعاء	۲۴
دعا کے آداب وشرائط	۲۵
وضوء کرنا	۲۵
استقبال قبلہ	۲۶
ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنا	۲۶
اللہ کی حمد وستائش بیان کرنا اور نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجنا	۲۷
اللہ کے اسماء حسنٰی کے وسیلہ سے دعا کرنا	۲۸
گناہوں کا اعتراف کرنا	۲۹
قبولیت دعاء کے شرائط	۳۰
اللہ کی ذات وصفات پر ایمان کامل رکھنا	۳۰
دعا کرنے والے کا دل اخلاص، انابت، حضور قلب اور سوز یقین سے معمور ہو۔	۳۰
کسب حلال کا اہتمام کرنا	۳۱

کبیرہ گناہوں سے اجتناب	۳۲
دعاء کے لئے باطنی اور ظاہری آداب	۳۴
قبولیت دعا کے اوقات	۵۴
رات کا پچھلا حصہ	۵۴
جمعہ کا دن	۵۶
عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت	۵۶
شب قدر	۵۶
یوم عرفہ	۵۷
اذان واقامت کے درمیان کا وقت	۵۷
میدان جہاد میں صف بندی کے وقت	۵۷
سجدے کی حالت میں	۵۸
فرض نمازوں کے بعد	۵۸
تلاوت قرآن یا ختم قرآن کے موقع پر	۵۹
افطار کے وقت	۵۹
قبولیت دعا کے مقامات	۶۰
بیت اللہ شریف میں اس کے قریب یا اس کے اندر	۶۰
مسجد نبوی ﷺ	۶۰
بیت المقدس	۶۰
ملتزم پر	۶۰
صفا ومروہ پر	۶۰
جہاں سعی کی جاتی ہے	۶۰

میدان عرفات میں	۶۱
مزدلفہ میں	۶۱
تینوں جمرات کے پاس	۶۱
منیٰ میں	۶۱
مقام ابراہیم	۶۱
جن لوگوں کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں	۶۱
مظلوم کی دعاء	۶۱
باپ کی دعاء اولاد کے حق میں	۶۲
مسافر کی دعاء	۶۲
روزے دار کی دعاء	۶۲
ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والے کی دعاء	۶۲
انصاف پسند حاکم کی دعاء	۶۳
صالح اولاد کی دعاء والدین کے حق میں	۶۳
مسلمان کی دعاء اپنے غیر حاضر مسلما بھائی کے حق میں	۶۴
گناہ سے توبہ کرنے والے کی دعاء	۶۴
دعاء کے اثرات وثمرات	۶۵
فضائل سُور القرآن	۶۶
سورۂ فاتحہ کی فضیلت	۶۹
سورۂ بقرہ کی فضیلت	۷۵
سورۂ آل عمران کی فضیلت	۷۷
سورۂ کہف کی فضیلت	۷۸

سورۂ یٰسین کی فضیلت	۷۹
سورۂ ملک کی فضیلت	۸۰
سورۂ اخلاص کی فضیلت	۸۱
سورۂ معوّذتین (فلق والنّاس) کی فضیلت	۸۳
نماز سے متعلق دعائیں	۸۶
وضو کے بعد کی دعائیں	۸۶
مسجد میں داخل ہونے کی دعاء	۸۷
مسجد سے نکلنے کی دعاء	۸۷
اذان کے بعد کی دعاء	۸۸
اذان کے جواب کی فضیلت	۸۸
دعاء استفتاح	۸۹
رکوع کی دعائیں	۹۰
سجدہ کی دعائیں	۹۱
قومہ کی دعاء	۹۲
جلسے کی دعائیں	۹۳
تشہد	۹۴
درود شریف	۹۵
درود شریف کے بعد کی دعائیں	۹۵
نماز کے بعد مسنون اذکار	۹۷
آیۃ الکرسی	۱۰۰
قنوت وتر کی دعاء	۱۰۱

وتر کے بعد کی دعاء	۱۰۴
تہجد کی دعاء	۱۰۶
نماز تہجد کے بعد کی دعاء	۱۰۶
قنوت نازلہ	۱۰۸
دعائے استخارہ	۱۰۹
بیمار کی مزاج پُرسی کی فضیلت اوراس وقت کی دعائیں	۱۱۱
نماز جنازہ کی دعائیں	۱۱۵
میت کو قبر میں رکھنے کی دعاء	۱۱۸
زیارت قبور کی دعائیں	۱۱۹
تعزیت کے مسنون الفاظ	۱۱۹
صبح وشام کی دعائیں	۱۲۰
رات اور دن کی دعائیں	۱۲۲
رات کے ضروری کام	۱۲۳
سونے کے وقت کی دعائیں	۱۲۴
جاگنے کی دعاء	۱۲۷
دفع بے خوابی کی دعاء	۱۲۷
نیند میں ڈرنے کی دعاء	۱۲۷
کھانا کھانے سے پہلے کی دعاء	۱۲۸
کھانا کھانے کے بعد کی دعائیں	۱۲۸
کھانا کھلانے والے کے حق میں دعائیں	۱۳۰
چاند دیکھنے کی دعاء	۱۳۱

افطار کی دعاء	۱۳۱
افطار کرانے والے کے حق میں دعاء	۱۳۱
شب قدر کی دعاء	۱۳۲
عیدین میں تکبیرات کے الفاظ	۱۳۲
قربانی کی دعاء	۱۳۳
جہنم کی آگ سے نجات کی دعاء	۱۳۶
سجدۂ تلاوت کی دعائیں	۱۳۶
آب زمزم پینے کی دعاء	۱۳۸
مرغ کی آواز سننے کی دعاء	۱۳۸
گدھے اور کتے کی آواز سننے کی دعاء	۱۳۹
پریشانی کی دعائیں	۱۳۹
حسن خاتمہ کے لئے دعائیں	۱۳۹
بیت الخلاء جانے کی دعاء	۱۴۰
بیت الخلاء سے نکلنے کی دعاء	۱۴۰
بیوی سے پہلی ملاقات کی دعاء	۱۴۱
جماع کے وقت کی دعاء	۱۴۱
شادی کرنے والے کو دی جانے والی دعائیں	۱۴۲
گھر سے نکلنے کی دعاء	۱۴۳
گھر میں داخل ہونے کی دعاء	۱۴۳
بازار میں داخل ہونے کی دعاء	۱۴۴
لباس پہننے کی دعاء	۱۴۴

نیا لباس پہننے کی دعاء	۱۴۵
آئینہ دیکھنے کی دعاء	۱۴۵
چھینک کی دعاء	۱۴۶
آندھی کی دعاء	۱۴۶
بارش طلب کرنے کی چند دعائیں	۱۴۷
بارش ہوتے وقت کی دعاء	۱۴۸
بارش ختم ہونے کے بعد کی دعاء	۱۴۸
کثرت بارش سے خوف کی دعاء	۱۴۸
کڑک اور بجلی کی دعاء	۱۴۹
ادائے قرض کی دعائیں	۱۴۹
رنج وغم کے وقت کی دعائیں	۱۵۱
غصہ دور کرنے کی دعاء	۱۵۲
حاکم یا شیطان سے یا اورکسی سے ڈرنے والے کے لئے دعائیں	۱۵۲
بخار اور ہر قسم کے درد اور زخم کی دعا	۱۵۳
آشوب چشم کی دعاء	۱۵۳
پرہیزگاری اور پاکدامنی کی دعائیں	۱۵۴
بدبختی اور دشمنوں کی خوشی سے پناہ مانگنے کی دعا	۱۵۵
برے اخلاق واعمال سے بچنے کی دعائیں	۱۵۵
مہلک بیماریوں سے حفاظت کی دعاء	۱۵۵
فالج اور دیگر بیماریوں سے بچنے کی دعاء	۱۵۶
سفر کی دعاء	۱۵۷

سواری پر بیٹھنے کی دعاء	۱۵۸
مسافر کی مقیم کے لئے دعاء	۱۵۹
مسافر کو رخصت کرنے کی دعاء	۱۶۰
سفر سے واپسی کی دعاء	۱۶۰
دوران سفر جب کہیں قیام کریں	۱۶۱
بلندی پر چڑھنے اور اس سے اترنے کی دعاء	۱۶۲
لڑکوں کی حفاظت کی دعاء	۱۶۲
دیوانے کا علاج	۱۶۲
سانپ اور بچھو کے زہر کا علاج	۱۶۳
آسیب یا جنات کے اثرات کا علاج	۱۶۵
دفع جادو کا علاج	۱۶۶
نظر بد ختم کرنے کی دعائیں	۱۶۸
جامع دعائیں	۱۷۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ :

اس ذات باری کے شکر واحسان سے زبان تر ہے جس نے اپنی ہر طرح کی بے بہا نعمتوں سے اس ناچیز کو سرفراز فرمایا بے بہا نعمتوں میں سے لکھنا پڑھنا تصنیف وتالیف، درس وتدریس، دعوت وتبلیغ تحقیق وتخریج وغیرہ یہ سب کچھ اللہ عزّ وجل کی عطا کردہ سعادت اور توفیق کا نتیجہ ہے ورنہ

؎ کہاں میں اور کہاں یہ نکہت گل

مجلس التحقیق الاسلامی ایک تصنیفی واشاعتی ادارہ ہے اللہ تعالیٰ کا کرم واحسان ہے کہ مجلس نے مختصر مدت میں اللہ کی توفیق اور معاونین کرام کی توجہ سے کئی کارآمد تحقیقی دینی مذہبی اور اصلاحی کتابیں اردو ہندی زبان میں شائع کرکے ملک کے گوشہ گوشہ میں ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم کرچکی ہے اور الحمد للہ یہ مفید سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

ارباب حل وعقد اور علوم وفنون کا گہرائی اور گیرائی کے ساتھ مطالعہ کرنے والوں نے مجلس کی مطبوعات کی تعریف اور تحسین فرمائی ہے اور اہل ذوق ان کتابوں سے بھرپور استفادہ کررہے ہیں شائقین حضرات کی خواہش پر (کتاب الدّعاء) آپ کے ہاتھوں میں دیتے ہوئے مسرت محسوس کرتا ہوں اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔

اللہ وحدہٗ لاشریک جو سارے جہاں کا خالق، مالک، رازق، اور پالنہار ہے سب اسی کے محتاج اور اسی کے در کے بھکاری ہیں اور اپنی حاجات وضروریات اسی کے سامنے پیش کرنے کے لئے مجبور ہیں اس کے سوا کون ہے جو ہماری مصیبتیں، پریشانیاں دور کرے ہمارے رنج وغم دکھ درد کا درماں ہو اور ہماری فریاد سنے اور ہماری حاجتوں کو پوری کردے۔

اسلام میں دعا کی اہمیت بہت زیادہ ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ قَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دٰخِرِیْنَ﴾[۱]

اور تمہارے رب نے کہا دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا، یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہوکر جہنم میں پہونچ جائیں گے۔

حدیث میں بھی دعا کو عبادت کہا گیا ہے:

''اَلدُّعَآءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ''[۲] دعا کرنا عبادت ہے۔

اور ''اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ''[۳] دعا عبادت کا مغز ہے۔

اللہ تعالیٰ کے عظیم فضل وبے پایاں کرم کی دلیل ہے کہ وہ اپنے بندوں کو سوال کا حکم فرماتا ہے پھر ان کی دعا قبول کرکے ان کو اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۱؎ المومن:۶۰

۲؎ مشکوۃ المصابیح محقق:۲/۶۹۳ حدیث:۲۲۳۰

۳؎ مسند احمد:۴/۲۷۱

﴿أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾ ۱

میں پکارنے والے کی پکار قبول کرتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے۔

اللہ تعالی ہر وقت دیتا ہے بے حساب دیتا ہے بشرطیکہ کوئی مانگنے والا ہو اس لئے ہمیں اللہ تعالی سے ہر چھوٹی بڑی حاجتیں مانگنی چاہئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لیسئل احدکم ربّه حاجته کلها حتّی یسئل شسع نعلة اذا انقطع'' ۲

تم اپنی حاجتوں کو اللہ ہی سے مانگو یہاں تک کہ جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اسے بھی اللہ سے مانگو۔

تم کو شکوہ ہے ہمارا مدعا ملتا نہیں ☆ اور دینے والے کو گلہ یہ ہے گدا ملتا نہیں
بے نیازی دیکھ کر بندے کی کہتا ہے کریم ☆ دینے والا دے کسے دست دعا ملتا نہیں

بندہ کو حکم ہے کہ اپنی ہر حاجت اللہ تعالی سے طلب کرے اور جس زبان میں چاہے اس سے سوال ودعا کرے پھر بھی نبی ﷺ سے منقول دعاؤں کی فضیلت زیادہ ہے۔

ضرورت ہے کہ ہم اپنے خالق سے لو لگائیں تعلق پیدا کریں سب کچھ اللہ ہی سے مانگیں قرآن مجید میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک مختلف انبیاء ورسل کی دعائیں منقول ہیں وہ سب بھی اللہ کے حضور اپنی مشکلات اور پریشانیاں پیش کرنے کے لئے کس قدر مجبور ہوتے تھے۔

قرآن وحدیث میں جو دعائیں مذکور ہیں علماء کرام نے انہیں کتابوں کے

---

۱ البقرة:۱۸۶
۲ جامع ترمذی، مشکوۃ ص:۱۹۵

اندر جمع کر دیا ہے عربی وارد و زبان میں دعاء پر مشتمل کئی کتابیں ہیں ان میں اسلامی وظائف، الحزب المقبول، خیار الدعوات، دعائیں، پیارے نبی کی پیاری دعائیں، نزال الابرار، حصن حصین، الکلم الطیب لابن تیمیہؒ، صحیح الکلم الطیب للالبانیؒ وغیرہ جو زیادہ مقبول ہیں۔

دنیا وآخرت میں فوز وفلاح کی طلب سے متعلق دعائیں قرآن وحدیث میں موجود ہیں اس کتاب میں صرف صحیح ومقبول احادیث کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ قارئین ضعیف وموضوع روایات سے بچ کر صحیح روایات کے ذریعہ عمل کی تحریک وترغیب پا سکیں۔

اس کتاب میں دعا کا لغوی وشرعی مفہوم، دعا کی فضیلت واہمیت، آداب دعا، قبولیت دعا کی شرائط دعا کے لئے ظاہری اور باطنی آداب، قبولیت دعا کے اوقات، قبولیت دعا کے مقامات وغیرہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے تاکہ قارئین اس کتاب سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں اللہ کرے یہ کتاب بھی حسب سابق عوام وخواص کے لئے مفید ثابت ہو اور اس کی تقسیم میں حصہ لینے والوں کے لئے دارین میں سرخروئی کا ذریعہ بنائے اور ہم سب کی کوششوں کو قبول فرمائے (آمین)

والسلام
طالب دعا
عبدالرؤف ندوی
مدیر
مجلس التحقیق الاسلامی
تلشی پور، بلرام پور۔ یوپی
۲؍اگست ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ کتاب؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الذی علّم بالقلم علّم الانسان ما لا یعلم والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم و بَعد:

محترم مولانا عبدالرؤف خاں ندوی حفظہ اللہ تعالیٰ (علمی و دینی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں ہیں) مولانا موصوف کی زیر نظر کتاب ''کتاب الدعاء'' دعا واذکار کے موضوع پر کوئی پہلی کتاب نہیں ہے بلکہ اس سے قبل اس موضوع پر درجنوں کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں جن میں کچھ تو ماثور دعاؤں پر مشتمل ہیں اور کچھ خود ساختہ اور ضعیف وموضوع احادیث میں دعاؤں پر مشتمل ہیں لیکن زیر نظر کتاب میں مرقوم دعائیں زندگی کے ہر شعبے سے متعلق وہ دعائیں ہیں جو صحیح وحسن درجے کی احادیث میں وارد ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے نیز وہ ''مخ العبادۃ'' بھی ہے لیکن درحقیقت وہی دعا واذکار مومن کے ہتھیار ہیں جن پر شارع علیہ السلام کی مہر ثبت ہے نا کہ وہ دعائیں جن کا ثبوت نہ ہو، مولانا ندوی نے یہی کوشش کی ہے کہ صحیح احادیث اور ثابت شدہ دعائیں مسلمانوں

تک پہونچ جائیں اس بات کی بھی کوشش کی ہے کہ ہر مسلمان قبولیت دعاء کے آداب وشرائط سے آگاہ ہوتا کہ دعاؤں کا مطلوب فائدہ حاصل ہوسکے۔

یہ موصوف کی پہلی تصنیف نہیں ہے بلکہ اس سے قبل مولانا موصوف کی کئی اہم علمی تحقیقی اصلاحی کتابیں مثلاً ''خانہ ساز شریعت'' اول ودوم، ''اسلامی آداب معاشرت'' ''عورت اسلام کے سائے میں''، ''نقوش وتاثرات'' وغیرہ جیسی تصانیف کے ذریعہ عوام وخواص سے داد تحسین وصول کرچکے ہیں اوران کی مقبولیت کا یہ حال ہے کہ قارئین کے اصرار پر کئی ایڈیشن منظر عام پر آچکے ہیں خصوصاً خانہ ساز شریعت اور آئینہ کتاب وسنت شرک وبدعت کے رد میں ایک شاہکار تصنیف ہے اس پر کام کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا مگر مولانا موصوف کے عزم جواں و بلند حوصلہ نے یہ مشکل کام آسان کر دکھایا جس میں موصوف کے دلائل کی کاٹ تلوار سے بھی زیادہ تیز ہے اوراس کے مجروحین کا بچ نکلنا مشکل ہی نہیں بلکہ محال ہوجاتا ہے اس کتاب کو پڑھ کر صاحب علم ودین مولانا ندوی حفظہ اللہ کی جانفشانی اور تحقیق وچھان بین کی داد دیئے بغیر اور اسلوب بیان کی دلکشیوں اور انداز نگارش کی دلفریبیوں پر داد تحسین کے پھول نچھاور کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

مولانا موصوف نے مجلس التحقیق الاسلامی کی طرف سے نامساعد

حالات میں مختصر مدت میں ہزاروں کی تعداد میں کئی کارآمد علمی دینی اصلاحی کتابیں اردو ہندی میں شائع کر کے ملک کے گوشہ گوشہ میں مفت تقسیم کرتے رہے اور یہ مفید سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

اس عظیم ملی خدمات پر میں مولانا موصوف کو تہہ دل سے مبارک باد دیتا ہوں اور دل کی گہرائیوں سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو مزید توفیق عطا فرمائے اور ان کی حیات کو دراز فرمائے (آمین)

والسلام

علاؤالدین ندوی کٹیہاری

استاذ جامعہ محمدیہ منصورہ مالیگاؤں (مہاراشٹر)

(رئیس قسم الادب)

۲۵ رمئی ۲۰۰۵ء بروز بدھ

بسم الله الرحمن الرحیم

دعاء کا لغوی وشرعی مفہوم

لغوی مفہوم:- دعاء عربی زبان کا لفظ ہے۔اور ''دعاء یدعو'' سے مشتق ہے جس کے معنی سوال کرنے کے ہیں۔کہا جاتا ہے ''دعوتُ اللّٰہَ'' میں نے اللہ سے سوال کیا۔

لغتِ عرب میں یہ لفظ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے [۱]مثلاً

(۱) عبادت کے معنی میں جیسے ''وَلا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لا یَنْفَعُکَ و لا یَضُرُّکَ''[۲] اس آیت میں تدع بمعنی تَعبد (عبادت) ہے۔

(۲) دوسرا معنی استغاثہ کا ہے جیسے ''وَ ادْعُوْ ا شُھَدَائَکُمْ''[۳]

(۳) تیسرا معنی سوال کرنا ہے جیسے ''اُدْعُوْنِیْ أَسْتَجِبْ لَکُمْ''[۴]

(۴) چوتھا معنی قول کا ہے جیسے ''دَعْوَ اھُمْ فِیْھَا سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ''[۵]

(۵) پانچواں معنی نداء و پکار کا ہے جیسے ''یَوْمَ یَدْعُوْکُمْ''[٦]

---

[۱] فتح الباری ۱۱/۱۱۳،مرعاۃ المفاتیح ۳/۳۹۴طبع پاکستان [۲] یونس:۱۰٦
[۳] البقرۃ:۲۳ [۴] المؤمن:٦۰ [۵] یونس:۱۰ [٦] الاسراء:۵۲

(٦) چھٹا معنی ثناء کا آتا ہے جیسے ''قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ أَوِادْعُوْا الرَّحْمٰنَ''[۱]

شرعی مفہوم:- حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

''اَلدُّعَاءُ ھُوَ اِظْھَارُ غَایَۃِ التَّذَلُّلِ وَالافْتِقَارِ اِلَی اللّٰہِ وَ الاِسْتِکَانَۃِ لَہٗ''[۲]

اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزی وانکساری اور محتاجگی ظاہر کرنے کا نام دعاء ہے۔

مُلّا علی قاری فرماتے ہیں:

''اَلدُّعَاءُ ھُوَ طَلَبُ الاَدْنٰی بِالقَوْلِ مِنَ الاَعْلٰی شَیْئًا عَلٰی جِھَۃِ الاِسْتِکَانَۃِ''[۳]

ادنیٰ کا اعلیٰ سے نہایت عجز وفروتنی کے ساتھ کوئی چیز بذریعہ قول طلب کرنے کا نام دعاء ہے۔

---

[۱] الاسراء:۱۱۰ [۲] فتح الباری ۱۱/۱۱۳ [۳] مرعاۃ المفاتیح ۳/۳۹۴طبع پاکستان

دعاء کی فضیلت واہمیت

دعاء اللہ تعالیٰ کے تقرب حاصل کرنے کا بہت بڑا وسیلہ، مشکلات و مصائب میں مومن کا سب سے قیمتی ہتھیار، بے سہاروں کا سہارا اور بے وسیلہ لوگوں کی روحانی ڈھارس اور خیر و برکات کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

دعا کا حکم ان الفاظ میں دیا گیا ہے:

﴿اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾[۱]

مجھے پکارو میں تمہاری دعاء قبول کروں گا۔

﴿وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ﴾[۲]

یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں (تو ان سے کہہ دو) کہ میں قریب ہوں دعاء کرنے والے کی پکار کو سنتا ہوں جب وہ

[۱] المؤمن:۶۰

[۲] البقرۃ:۱۸۶

مجھے پکارتا ہے لوگوں کو چاہئے کہ وہ میری بات مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

﴿أَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ یَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِیْلاً مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾[۱]

کون ہے جو لاچار و مجبور کی دعاء سنتا ہے جب کہ اسے پکارے اور کون ہے جو اس کی تکلیف دور کرتا ہے اور کون ہے جو تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ بھی یہ کام کرنے والا ہے تم لوگ کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام اور اپنے دوسرے بندوں کا نمایاں وصف یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ اپنے رب کے حضور دعا کرتے ہیں فرمایا:

﴿یَدْعُوْنَنَا رَغَباً وَّرَهَباً﴾[۲]

وہ ہم کو رغبت اور خوف سے پکارتے ہیں۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''الدُّعاء مخ العبادۃ''[۳]

دعا عبادت کا مغز اور گودا ہے۔

[۱] النمل:۶۲ [۲] الانبیاء:۹۰ [۳] جامع ترمذی بحوالہ مشکوۃ المصابیح محقق ۱/۱۹۴

نیز فرمایا:

"الدُّعاء سلاح المومن" ۱

دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ" ۲

دعاء عین عبادت ہے۔

اور فرمایا:

"لَيْسَ شَئٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَىٰ مِنَ الدُّعَاءِ" ۳

اللہ تعالیٰ کو دعاء سے بڑھ کر کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔

"لا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ ، وَلا يَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ" ۴

دعاء سے تقدیر وقضا ٹلتی ہے اور نیکی سے عمر میں برکت ہوتی ہے۔

ایک حدیث میں ہے:

"من لم يسئل اللّٰه يَغْضَبُ عليه" ۵

---

۱ مستدرک حاکم ۲ مشکوۃ المصابیح محقق ۲/۶۹۳ رقم الحدیث: ۲۲۳۰
۳ سنن ترمذی بحوالہ مشکوۃ محقق: ۲/۶۹۳ رقم الحدیث ۲۲۳۲
۴ حوالہ سابق: رقم الحدیث: ۲۲۳۳
۵ جامع ترمذی بحوالہ مشکوۃ المصابیح ص: ۱۹۵

جو اللہ تعالیٰ سے سوال و دعاء نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے

لا تسئل بنی آدم حاجة — و اسئل الّذی ابوابه لا تَحْجَبُ
الله يَغْضَبُ اِنْ تركتَ سؤاله — و ابن آدم حين يُسْئل يَغْضَبُ

یعنی انسان کے سامنے اپنی ضروریات کے لئے ہاتھ نہ پھیلاؤ اس سے مانگو جس کے فضل وکرم کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے ہیں اگر بندہ اپنے رب سے مانگنا چھوڑ دے تو وہ ناراض ہوتا ہے لیکن انسان کا معاملہ اس کے برعکس ہے جب کوئی اس سے مانگتا ہے تو وہ غضبناک ہوجاتا ہے۔

روح دعاء:- دعاء کے لطف سے صحیح معنی میں انسان اسی وقت آشنا ہوسکتا ہے جب وہ اپنے اوپر وہی کیفیت طاری کرلے جسے حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے ان لفظوں میں بیان کیا ہے:

"و روح الدعاء ان يرى كل حول و قوة من الله و يصير كالميت فى يد الغسّال و كالتمثال فى يد محرك التماثيل و يجد لذّة المناجاة" ۱

یعنی دعاء کی روح یہ ہے کہ دعاء کرنے والا ہر قوت وحرکت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہی کو سمجھے اور اسکی قدرت وعظمت کے مقابلہ میں اپنے آپ کو اس

---

۱ حجۃ اللہ البالغۃ: ۲/۵۱

طرح بے کس و بے بس سمجھے جس طرح مُردہ غسال کے ہاتھوں میں یا بے جان صورتیں حرکت دینے والے کے قبضے میں (مجبور محض) ہوتی ہیں اور پھر اس کیفیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مناجات اور سرگوشی کی لذت اسے حاصل ہو۔

دعاء کے آداب وشرائط:- لیکن روح دعاء کی یہ کیفیت اسی وقت پیدا ہوسکتی ہے جب قبولیت دعاء کے ان شرائط و آداب کو بھی ملحوظ رکھا جائے جو قرآن و حدیث میں وضاحت کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔ دعاء کو دربارِ الٰہی میں درجۂ قبولیت تک پہونچانے کے لئے حسب ذیل آداب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

(۱) وضوء کرنا:- دعاء کرنے سے پہلے وضوء کرنا مستحب ہے۔ جیسا کہ ابوموسیٰ اشعری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبو عامر کے لئے وضوء کر کے دعاء مانگی:

''فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِىْ عَامِرٍ''[۱]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر وضوء فرمایا پھر ہاتھ اٹھا کر

[۱] صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الوضوء: ۱۱/۲۲۳ رقم الحدیث ۶۳۸۳، صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب من فضائل ابی موسیٰ وأبی عامر: ۸/۲۹۸ رقم الحدیث: ۱۶۵

دعاء فرمائی کہ اے اللہ! اُبو عامر کو بخش دے۔

(۲) استقبال قبلہ:- دعاء کرتے وقت قبلہ رخ ہونا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نماز استسقاء (بارش) کیلئے باہر کھلے میدان میں تشریف لے گئے:

''وَأَنَّهُ لَمَّا اَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ''[۱]

آپ نے جب دعاء کا ارادہ فرمایا تو قبلہ کی جانب رخ کرلیا اور اپنی چادر پلٹ دی۔

(۳) ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنا:- دعاء کرتے وقت ہاتھ اٹھانا مسنون ہے اور اس سے قبولیت کی زیادہ امید ہوتی ہے۔ حضرت اُبوموسیٰ اشعری فرماتے ہیں:

''دَعَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ رَأَيْتُ بَيَاضَ اِبطيه''[۲]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اتنا اوپر اٹھائے کہ بغل کی سفیدی مجھے نظر آنے لگی۔

[۱] صحیح بخاری کتاب الاستسقاء باب استقبال القبلۃ فی الاستسقاء: ۲/۶۵۵ رقم الحدیث: ۱۰۲۸، صحیح مسلم کتاب صلاۃ الاستسقاء: ۳/۴۵۵ رقم الحدیث: ۳

[۲] صحیح بخاری کتاب الدعوات باب رفع الایدی فی الدعاء: ۱۱/۱۷۰

☆ حضرت سلمانؓ سے روایت ہے:

''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْراً''[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارا رب بڑا حیاء دار اور کریم ہے جب بندہ اس کی طرف دعاء کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں خالی ہاتھ واپس کرتے ہوئے شرماتا ہے۔

محدث جلیل علامہ عبید اللہ رحمانی مبارکپوریؒ فرماتے ہیں کہ [2]

'' دعاء میں ہاتھ اٹھانے کے استحباب کی دلیل موجود ہے۔ اور یہ کہ دونوں ہاتھ ملے ہوئے ہونے چاہئیں''۔

(۴) اللہ کی حمد و ستائش بیان کرنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دورد و سلام بھیجنا:- دعاء کی ابتداء اللہ کی حمد وثناء اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے کرے۔ ارشاد نبویؐ ہے:

''اِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهٖ جَلَّ وَ عَزَّ وَ الثَّنَاءِ

---

[1] أبوداؤد أبواب الوتر باب الدعاء ۲/۸۷ حدیث: ۱۴۸۸، ترمذی أبواب الدعوات (۱۰۴)، صحیح سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب رفع الیدین فی الدعاء ۳/۲۶۳ رقم الحدیث: ۳۱۳۱، مسند أحمد بن حنبل ۵/۴۳۸

[2] مرعاۃ المفاتیح (۳/۴۰۵) طبع پاکستان

عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدَ بِمَا شَاءَ ''[1]

تم میں سے کوئی جب دعاء کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف سے شروعات کرے پھر مجھ پر درود بھیجے پھر اپنی چاہت کے مطابق دعاء کرے۔

(۵) اللہ کے أسماء حسنٰی کے وسیلہ سے دعاء کرنا:-

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾[2]

اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں سو ان ناموں سے پکارو۔

ارشاد نبوی ہے:

''لَقَدْ سَأَلْتَ اللّٰهَ بِالِاسْمِ الَّذِیْ اذا سُئِلَ بِهٖ أَعْطٰى وَ اِذَا دُعِيَ بِهٖ أَجَابَ ''[3]

تم نے اللہ سے اس کے ایسے نام سے سوال کیا ہے کہ جب اس سے اس نام کے ساتھ سوال کیا جائے تو وہ عطا کرتا ہے اور جب اس نام کے ذریعے سے دعاء کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔

---

[1] أبوداؤد أبواب الوتر باب الدعاء ۲/۷۷ رقم الحدیث: ۱۴۸۱

[2] الاعراف: ۱۸۰

[3] أبواب الوتر باب الدعاء ۲/۷۹ رقم الحدیث: ۱۴۹۳

اس لئے دعاء میں " یَا ذَا الْجَلالِ وَالاِکْرَامِ " " یَا حَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ " " اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ " وغیرہ اللہ کے اسماءِ حسنیٰ وصفات علیا کا ذکر کرکے پکارے اور پھر جو مانگنا ہو مانگے۔

(۶) گناہوں کا اعتراف کرنا:- انسان اللہ کے حضور اپنی خطاؤں اور گناہوں کا اعتراف کرکے ندامت کا اظہار کرتے ہوئے توبہ واستغفار کرے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بے شک جب کوئی بندہ گناہ کا ارتکاب کرتا اور پھر اپنے رب کے حضور اعتراف کرلیتا ہے کہ اے بار الٰہا! مجھ سے فلاں جرم ہوا تو مجھے معاف فرمادے تو اللہ فرماتا ہے کہ کیا میرے بندے کو علم ہے کہ اس کا کوئی مالک ہے جو اس کی سرزنش یا بخشش پہ قادر ہے؟ جاؤ میں نے اپنے اس بندے کے گناہوں کو معاف فرمادیا"۔[1]

---

[1] بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ " یریدون أن یبدلوا کلام اللہ" ۱۳/۵۷۰ رقم الحدیث: ۷۵۰۷

قبولیت دعاء کے شرائط

(۱) اللہ کی ذات وصفات پر ایمان کامل رکھنا:

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ﴾[1]

اور اے پیغمبر جب میرے بندے میرے بارے میں تم سے دریافت کریں تو ان کو بتادو کہ میں ان کے قریب ہوں دعا کرنیوالے کی دعاء قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے تو چاہئے کہ وہ میری بات مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

(۱) دعاء کرنے والے کا دل اخلاص، انابت، حضور قلب اور سوز یقین سے معمور ہو۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَ ادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ﴾[2]

---

[1] البقرۃ:۱۸۶ [2] الاعراف:۲۹

عبادت کو اسی کے لئے خاص کرتے ہوئے دعا کرو۔

حدیث میں ہے:

’’وَ ادعوا الله و انتم موقنون بالاجابة و اعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لاَ يَسْتَجِيْبُ دعاءً مِنْ قلب غافل لا هٍ‘‘ ۱

اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے اس سے دعاء کرو اور یہ اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ غافل ، بے پرواہ دل کی دعاء کو شرف قبولیت نہیں بخشتا۔

(۳) کسب حلال کا اہتمام:- حرام کمائی کے ساتھ دعاء بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں ہوتی۔

حدیث میں ہے:

’’يطيل السفر اشعث اغبر يمد يديه الى السمآء يا ربّ يا ربّ يا ربِّ و مطعمه حرام ومشربه حرام و ملبسه حرام و غُذِّىَ بالحرام فانى يستجاب لذٰلک‘‘ ۲

انسان دور دراز مقام کا سفر کرتا ہے پراگندہ حال غبار آلود صورت میں

۱ سنن ترمذی بحوالہ مشکوۃ المصابیح محقق: ۲/۴۹۴ حدیث: ۲۴۴۱، سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ: ۵۹۴

۲ صحیح مسلم ص: ۲۴۱

اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے کہتا ہے اے رب! اے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے پینا حرام ہے، لباس حرام ہے اور اس کے گوشت و پوشت کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہے تو ایسی حالت میں دعاء کیسے قبول ہو۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو کسب حلال کا حکم دیا ہے فرمایا:

﴿يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْ ا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحاً﴾ ۱

اے رسول پاکیزہ رزق کھاؤ اور نیک اعمال کرو۔

مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے:

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾ ۲

اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ۔

(۴) کبیرہ گناہوں سے پرہیز:- مثلاً مکروفریب، غیبت، چغلی، حسد، تکبر کینہ سے اپنے نفس کو پاک رکھے۔ اس قسم کے روحانی اور اخلاقی امراض کے ہوتے ہوئے یہ ناممکن ہے کہ دعاء بارگاہ خداوندی میں پہونچنے کے لئے بلند مدارج طے کر سکے جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

۱ المومنون: ۵۱

۲ البقرة: ۱۷۲

"ثَلاَ ثَۃٌ لاَ یُسْتَجَابُ دُعَاؤُ ھُمْ آکِلُ الْحَرَامِ وَ مُکْثِرُ الْغِیْبَۃِ وَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ غِلٌّ أَوْ حَسَدٌ لِلْمُسْلِمِیْنَ "[۱]

تین قسم کے لوگوں کی دعاء اللہ تعالی قبول نہیں فرماتا ۱۔حرام خور ۲۔ بہت زیادہ غیبت کرنے والے ۳۔کینہ پرور اور حاسد۔

نیز ارشاد الٰہی ہے:

﴿اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ ﴾[۲]

اسی کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں اور نیک اعمال کے ذریعے بلند مدارج طے کرتے ہیں۔

یعنی عمل صالح کے ذریعہ پاک کلمات خدا کے یہاں مقبولیت کا درجہ حاصل کر سکتے ہیں اسی بناء پر نیک اعمال کو وسیلہ بنا کر دعا کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے جیسا کہ غار والی حدیث سے معلوم ہوتا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تین شخص کہیں جاتے ہوئے باد باراں کے طوفان میں گھر گئے انہوں نے ایک غار میں پناہ لی، اتفاق سے ایک چٹان لڑھک کر غار کے دہانے پر گر پڑی اور باہر نکلنے کا راستہ بند ہو گیا اس موقع پر ہر ایک نے اپنی دعاء میں

---

۱ تفسیر القرطبی: ۲۰/۱۷۷

۲ فاطر: ۱۰

اپنے سابقہ نیک اعمال کو پیش کر کے اس قید سے نجات حاصل کی ۔(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو صحیح بخاری مشکوۃ باب الرحمۃ والشفقۃ علی الخلق)

اس سے ثابت ہوا کہ حُسن عمل دعاء کی قبولیت کا سبب ہے اور بدعملی اس راہ کی بڑی رکاوٹ۔

دعاء کے باطنی اور ظاہری آداب :- قرآن مجید میں دعاء کے آداب کی طرف مندرجہ ذیل آیت میں رہنمائی کی گئی ہے:

﴿اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعاً وَّ خُفْیَۃً اِنَّہٗ لاَ یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ وَلاَ تُفْسِدُوْا فِی الاَرْضِ بَعْدَ اِصْلاَحِھَا وَ ادْعُوْہُ خَوْفاً وَّ طَمَعاً اِنَّ رَحْمَۃَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴾[۱]

اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ گڑ گڑاتے ہوئے پوشیدہ پکارو، بلاشبہ وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ زمین میں اصلاح کے بعد فساد برپا مت کرو، اور اسے خوف وطمع (دونوں قسم کے ملے جلے جذبات) کے ساتھ پکارو، بیشک اللہ کی رحمت محسنوں سے قریب ہے۔

اس آیت میں صراحۃً واشارۃً دعاء کے چھ آداب بیان کئے گئے ہیں:

۱- دعاء کے وقت تضرع ،خشوع اور عاجزی وانکساری انسان کی ہر ہر حرکت

---

۱ الاعراف: ۵۶

اور ادا سے نمایاں ہو اس کا دل اپنے رب کی عظمت وجلال سے پوری طرح بھر پور ہو۔

۲- اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کی توقع اور اس کے عذاب کے اندیشے سے ملے جلے جذبات دل میں امید وبیم کی ایک اضطرابی کیفیت پیدا کئے ہوں۔

اسی خصوصیت کو دوسری آیات میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

﴿اِنَّھُمۡ کَانُوۡا یُسٰرِعُوۡنَ فِی الۡخَیۡرٰتِ وَ یَدۡعُوۡنَنَا رَغَباً وَّرَھَباً وَکَانُوۡا لَنَا خٰشِعِیۡنَ﴾[۱]

بیشک وہ (انبیاء) نیکیوں میں سبقت کرتے تھے اور ہم کو رغبت وخوف کے ساتھ پکارتے تھے، اور وہ ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔

﴿تَتَجَافٰی جُنُوۡبُھُمۡ عَنِ الۡمَضَاجِعِ یَدۡعُوۡنَ رَبَّھُمۡ خَوۡفاً وَّ طَمَعاً﴾[۲]

ان کے پہلو خواب گاہوں سے الگ ہوجاتے ہیں۔ وہ ڈرتے ہوئے امید رکھتے ہوئے پکارتے ہیں۔

قرآن مجید میں مومنین صالحین کی صفات میں خوف اور طمع دونوں کا ذکر

---

[۱] الانبیاء:۹۰

[۲] السجدۃ:۱۶

ساتھ ساتھ کیا گیا ہے کیونکہ ان دونوں کی یکجائی ہی سے انسان میں توازن اور اعتدال پیدا ہوسکتا ہے۔ اگر انسان کے سامنے صرف اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت وفضل ہی کا تصور ہو تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ وہ سراپا امید بن کر گناہوں پر دلیر نہ ہو جائے۔ اور اگر عذاب ہی کا نقشہ پیش نظر رہے تو مایوسی اور قوت عمل کے تعطل کا قوی اندیشہ ہے۔

علامہ حافظ ابن قیمؒ نے اس حقیقت کو ایک لطیف مثال کے ذریعہ واضح کیا ہے وہ فرماتے ہیں:

''یوں سمجھنا چاہئے کہ اس دنیا کے سفر میں خوف بمنزلہ کوڑے اور تازیانے کے ہے اور امید حدی خوانی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس سفر کی مشقتیں بآسانی برداشت ہوسکتی ہیں۔ محبت رہنما کے درجہ میں ہے جو سواری کی نکیل تھامے ہوئے ہے۔ اگر سوار کے پاس سواری کو قابو میں رکھنے کے لئے کوڑا نہ ہو تو سیدھی راہ سے ہٹ جانے اور پگڈنڈیوں میں بھٹک جانے کا قوی امکان ہے اس خوف کے تازیانے کے بغیر حدود الٰہیہ کی حفاظت ناممکن اور گمراہی یقینی ہے۔ خوف ورجاء اور محبت سے جو دل بھی خالی ہوگا اسکی اصلاح کی کبھی بھی توقع نہیں کی جاسکتی۔ اور جس قدر یہ صفات کمزور ہوں گی اسی لحاظ سے ایمان میں بھی ضعف نمایاں ہوگا۔''[۱]

---

[۱] بدائع الفوائد:۱۵/۳

۳-دُعاء میں جہاں تک ہو سکے اخفا سے کام لیا جائے۔ یعنی خاموشی اور آہستگی سے اپنے رب کے حضور سرگوشی اور مناجات کی جائے۔ دعاء کا اصل ادب یہی ہے الّا یہ کہ کسی موقع پر خود شارع ہی نے بلند آواز سے دعاء کرنے کا حکم دیا ہو۔

حضرت حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ:

''سرّی اور جہری دعاء کے درمیان ستر گنا فرق ہے''۔[1]

حضرت زکریا علیہ السلام کی سرّی دعاء کو اللہ تعالیٰ نے مقامِ مدح میں ذکر فرمایا ہے:

﴿ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴾[2]

جب اس نے اپنے رب کو پوشیدہ طور پر چپکے چپکے پکارا۔

سری دعاء کے فوائد ومنافع بجائے خود نہایت اہم اور اثر انگیز ہیں۔

(الف) دعاء کا یہ طریقہ ایمان اور یقین کی پختگی کا پتہ دیتا ہے کیونکہ داعی یہ ایمان رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی سرگوشیوں کو بھی سنتا ہے۔ اس کا حال اس شخص کا سا نہیں ہوتا جو یہ خیال کرتا ہے کہ اگر ہم بلند آواز سے دعاء

---

۱ بدائع الفوائد: ۳/۹۰

۲ مریم: ۳

کریں تو اللہ تعالیٰ سنتا ہے ورنہ نہیں۔

(ب) ادب وتعظیم کے لحاظ سے بھی یہی طریقہ موزوں ہے۔ دنیا میں بادشاہوں اور حاکموں کے دربار میں گفتگو کرتے ہوئے ضرورت سے زیادہ بلند آواز کرنا گستاخی اور خلاف ادب قرار دیا جاتا ہے۔ پھر وہ خدا جو ہلکی سی ہلکی آواز بھی سن لیتا ہے اس کے حضور میں تو سرّی دعاء اور زیادہ مناسب ہے۔

(ج) یہ صورت خشوع وخضوع اور گریہ وزاری کے لحاظ سے بھی زیادہ موزوں ہے یہ ادا دعاء کی روح اور مغز ہے۔ ایسے موقع پر دعاء کرنے والے کا حال اس عاجز ومسکین سا ہوتا ہے جس کا دل ٹوٹ چکا ہے۔ اعضاء ڈھیلے پڑ چکے ہیں، آواز پست ہوگئی ہے، یہاں تک کہ عاجزی اس حد تک پہونچ چکی ہے کہ زبان کی گویائی کی تاب نہیں ہے، اب حال یہ ہے کہ دل آہ وزاری کے ساتھ دعاء ومناجات میں مشغول ہے، اور زبان انتہائی عاجزی اور مسکینی کی بناء پر خاموش ہے۔ یہ رقت انگیز منظر آواز بلند کرنے کی صورت میں حاصل نہیں ہوسکتا۔

(د) اس شکل میں ریاکاری اور نمائش پسندی کے بجائے اخلاص کا پہلو زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔

(ہ) پوری یکسوئی اور دلجمعی کے ساتھ بندہ اپنے رب سے راز ونیاز کا

موقع پاتا ہے۔ بلند آواز سے یکسوئی اور جمعیت خاطر پراگندہ ہوجاتی ہے جس قدر آواز پست ہوگی اس قدر خدا سے لگاؤ اور تعلق میں اضافہ ہوگا۔

(و) پست آواز میں ایک لطیف نکتہ یہ بھی ہے کہ بندہ اپنے رب سے زیادہ قریب معلوم ہوتا ہے گویا وہ اسطرح سرگوشی کررہا ہے۔جس طرح ایک قریبی دوست اپنے دوست سے کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کی سرّی دعاء کی مدح فرمائی ہے۔

بندہ جس قدر حضور قلب کے ساتھ اللہ کو پکارے گا اسی لحاظ سے اس کو اپنے قُرب کا رب حاصل ہوگا اور جب یہ تصور دل میں جم جائے گا کہ وہ قریب سے بھی زیادہ قریب ہے تو نہایت رازداری سے اپنی درخواست اس کی بارگاہ میں پیش کرے گا۔ایسے موقع پر بلند آوازی پسندیدہ نہ ہوگی۔ ظاہر ہے کہ اگر ہم نشیں ساتھی آہستہ گفتگو سن لیتا ہے تو ایسی صورت میں بلند آواز سے چیخنا چلانا عام طور پر معیوب ہی سمجھا جائے گا۔

اس امر کی تائید ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے صحابہؓ نے ایک سفر میں بلند آواز سے تکبیریں کہنا شروع کردی تھیں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا:

''ارحموا علی انفسکم''   اپنے اوپر رحم کرو۔

تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو تم ایسی ہستی کو پکار رہے ہو جو

سننے والی اور تم سے انتہائی قریب ہے جتنی سواری کی گردن تم سے قریب ہے اس سے کہیں زیادہ وہ تم سے قریب ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿و اِذَا سَأَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ﴾[1]

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے دریافت کیا کہ ہمارا اللہ ہم سے قریب ہے کہ اس سے سرگوشی کریں یا دور ہے کہ زور سے اور بلند آواز سے پکاریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی مندرجہ بالا سوال وجواب سے یہ واضح ہوا کہ سرّی دعاء اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے۔

(ز) سرّی دعاء کی شکل میں سوال وطلب کا سلسلہ عرصہ دراز تک جاری رہ سکتا ہے نہ زبان تھکتی ہے۔اور نہ اعضاء پر بوجھ پڑتا ہے، جہر (بلند آوازی) کی صورت میں زبان اور اعضا جلد ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔

(ح) خدا کی سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کی طرف کامل یکسوئی اور پوری توجہ کے مواقع حاصل کرسکے۔اس نعمت سے بڑھ کر دوسری نعمت اور کیا ہوسکتی ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ کوئی نعمت خواہ چھوٹی ہو یا بڑی حاسدوں کی نگاہ سے

---

[1] البقرۃ:۱۸۶

نہیں بچ سکتی۔ پھر اس نعمت اعلیٰ پر حاسدین کا پیدا ہوجانا بعید از قیاس نہیں ہے، ایسی صورت میں حاسد کی شر بار نگاہوں سے بچنے کی شکل یہی ہوسکتی ہے کہ اس نعمت کو پوشیدہ رکھا جائے۔ اس کا چرچا نہ کیا جائے۔

اسی بناء پر یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام سے فرمایا تھا:

﴿لاَ تَقْصُصْ رُؤْيَاکَ عَلٰی اِخْوَتِکَ فَيَكِيْدُوْا لَکَ کَيْداً﴾[۱]

اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا ورنہ تیرے خلاف وہ کوئی چال چلیں گے۔

کتنے ہی ایسے صاحب دل پارسا گزرے ہیں جو اپنی اس نعمت کو ظاہر کر کے اطمینان قلب کی نعمت سے محروم ہوگئے۔ اسی لئے اس راہ کے سالک کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور مناجات کے نتیجے میں جو احوال و کیفیات محسوس ہوں، ان کو پوشیدہ ہی رکھا جائے۔ خصوصاً اس راہ کے مبتدی کے لئے تو یہ پابندی نہایت ہی ضروری ہے۔ ہاں جن لوگوں میں یہ ربانی کیفیات اور روحانی احوال پوری طرح راسخ ہوجائیں، اور ان کو تیز وتند ہواؤں سے اس پاکیزہ درخت کی مضبوط جڑوں کے اکھڑنے کا اندیشہ

---

[۱] یوسف:۵

نہ رہے تو پھر عوام کی اتباع اور پیروی کے لئے اس حالت کے ظاہر کرنے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ دعاء طلب، ثنا، محبت، انابت اور توجہ الی اللہ جیسے عظیم القدر خزانوں پر مشتمل ہوتی ہے اس لئے اخفاء کا پہلو ہی زیادہ غالب رہنا چاہئے۔

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہئے کہ دعاء اور ذکر دونوں ایک دوسرے کو شامل ہیں اور ذکر کے آداب میں واضح طور پر ارشاد ربانی یہ ہے:

﴿وَ اذْكُرْ رَبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعاً وَّ خِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ﴾[۱]

یعنی اپنے رب کو اپنے دل میں گڑگڑا کر اور ڈر کر بغیر آواز بلند کئے یاد کرو۔

۴- دعاء کا چوتھا ادب یہ ہے کہ دعاء مانگنے میں حد سے تجاوز نہ کیا جائے یہ ادب قرآن کے ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے ﴿اِنَّهٗ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾ اس اعتداء (حد سے بڑھنے) کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں:

(الف) دعاء میں ایسی چیز طلب کرنا جن کا داعی اہل نہیں ہے۔ مثلاً

---

[۱] الاعراف:۲۰۵

انبیاء کرام کے درجات ومراتب مانگنا۔

(ب) ابوداؤد کی روایت ہے کہ عبداللہ بن مغفل نے اپنے بیٹے کو کہتے ہوئے سنا ''اے خدا میں تجھ سے جنت کی دائیں جانب سفید محل کا طالب ہوں'' عبداللہؓ نے فرمایا اے بچے! بس اللہ تعالیٰ سے جنت طلب کرو اور جہنم سے پناہ مانگو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو طہارت اور دعاء میں حد سے بڑھ جائیں گے۔

(ج) حرام کاموں پر نصرت کی طلب۔

(د) اللہ تعالیٰ سے ایسی آرزو کرنا جو وہ پوری نہیں کرتا، مثلاً قیامت تک کی زندگی یا بشری ضروریات کھانے پینے سے بے نیازی حاصل ہو جانا۔ یا یہ سوال کہ بلا شادی بیاہ کے اولاد حاصل ہو جائے۔ اس قسم کے تمام سوالات جو اللہ تعالیٰ کی حکمت، شریعت اور اس کے بنائے ہوئے قوانین فطرت کے خلاف ہوں۔ اعتداء (حد سے بڑھنے) میں شمار ہوں گے۔

(ہ) ابن جریج رحمہ اللہ کا قول ہے کہ چلا چلا کر دعاء کرنا بھی اعتداء میں داخل ہے۔

(د) سب سے بڑا اور خطرناک 'اعتداء یہ ہے کہ بندہ دعاء وعبادت میں

غیر خدا کو بھی شریک کرلے اور ان سے اسی طرح مدد طلب کرے جس طرح خدا سے کی جاتی ہے۔

(ز) دعاء میں تضرع اور عاجزی کے بجائے بے پروائی یا شان تغافل کا اظہار کیا جائے ظاہر ہے کہ اس طرح باب اجابت وقبولیت نہیں کھلتا بلکہ انسان رحمت خداوندی سے دور تر ہوتا جاتا ہے۔

(ح) دعاء یا عبادت میں ایسے طریقے اختیار کرنا جو شریعت سے ثابت نہیں ہیں۔

(ط) دعاء میں بہ تکلف مسجع (قافیہ بندی) کا اہتمام بھی اعتداء ہی کی ایک شکل ہے۔ ہاں اگر بلا تکلف موزوں کلمات زبان پر جاری ہو جائیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

''انظر السجع من الدعاء فاجتنبه''[1]

دعاء میں قافیہ بندی سے پرہیز کرو۔ صحابہ کرام کا یہ طرز عمل نہ تھا۔

۵- مذکورہ بالا آیات میں ذکر ودعاء کے آداب جتلاتے ہوئے ارشاد ہوا ہے:

﴿لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا﴾[2]

---

[1] صحیح بخاری کتاب الدعوات باب ما یکرہ من السجع فی الدعاء: ۱۱/۱۶۶ حدیث: ۶۳۳۷

[2] الاعراف: ۸۵

زمین میں اصلاح اور درستگی کے بعد فساد اور بگاڑ نہ پیدا کرو۔

آیت کے سیاق وسباق سے یہ لطیف اشارہ نکلتا ہے کہ ''مُفسِدِینَ فِی الاَرضِ'' کی دعاء بارگاہ خداوندی میں شرف قبولیت حاصل نہیں کرسکتی۔ فساد فی الارض اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی اور غیر اللہ کی طرف دعوت اس راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے نہ دعاء ومناجات میں لطف وسکون حاصل ہوسکتا ہے اور نہ حق تعالیٰ کے فضل وکرم ہی سے انسان ہمکنار ہوسکتا ہے۔

۶- آداب دعاء بتلاتے ہوئے آخر میں یہ بھی ارشاد فرمایا گیا ہے:

﴿اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِیۡبٌ مِنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ﴾[۱]

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی رحمت صاحب احسان افراد سے بہت ہی قریب ہے۔

احسان کی تعریف حدیث میں اس طرح آتی ہے:

''ان تَعۡبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ فَاِنۡ لَمۡ تَکُنۡ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاکَ''[۲]

اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو (یہ بھی حقیقت ہے کہ) اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔

دعاء کے وقت اگر احسان کی یہ کیفیت پیدا نہ ہو تو رب العالمین سے

---

۱ الاعراف:۵۶   ۲ صحیح بخاری، صحیح مسلم، مشکوۃ ص:۱۱

سرگوشی کی حقیقی لذت حاصل نہیں ہوسکتی، دعاء کا لطف اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی عظمت، خوف، محبت اور ہیبت وجلال دل پر چھا جائے اور ایسا محسوس ہو کہ بندہ اپنے رب کے حضور آمنے سامنے ہو کر عرض معروض کررہا ہے۔

لیکن یہ صفت احسان اسی وقت پیدا ہوسکتی ہے جب انسان اخلاص اور اتباع شریعت دونوں کو اپنی زندگی کے ہر عمل میں جاری وساری کرے۔

۷- ان اوقات واحوال میں دعاء مانگنے کا خاص طور پر اہتمام کیا جائے جن میں دعاء کے مقبول ہونے کی تصریح احادیث میں مذکور ہے۔ ان احوال واوقات کی تفصیل آئندہ صفحات میں بیان ہوگی۔ ان شاء اللہ

۸- دل میں یہ خیال نہ پیدا ہو کہ دعاء کرتے کرتے تھک گیا ہوں لیکن دعاء ہے کہ کسی طرح قبول ہونے ہی میں نہیں آتی۔ اس قسم کے گلے، شکوے کی پرچھائیں بھی دل پر نہیں پڑنی چاہئے۔

حدیث میں ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا:

''یستجاب لاحدکم ما لم ینجل فیقول قد دعوت فلم یستجب''[۱]

---

۱ صحیح مسلم، مشکوۃ ص:۱۹۴

تم میں سے کسی کی دعاء اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ جلد بازی سے کام نہ لے۔ (جلد بازی یہ ہے کہ) دعاء کرنے والا کہتا ہے میں نے دعاء کی لیکن وہ قبول ہی نہیں ہوتی۔

ایک دوسری روایت میں دعاء کی قبولیت کے اثرات تین قسم کے بتلائے گئے ہیں:

''ما من مسلم یدعو بدعوۃ لیس فیھا اثم ولا قطیعۃ رحم الا اعطاہ اللہ بھا احدی ثلاث اما ان یعجل لہ دعوتہ و اما ان یدّخرھا لہ فی الآخرۃ و اما ان یصرف منہ من السوء مثلھا قالوا اذن نکثر قال اللہ اکثر'' ۱

مسلمان کی دعاء بلحاظ قبولیت تین حال سے خالی نہیں ہے، بشرطیکہ دعاء میں کوئی ایسی چیز نہ طلب کی جائے جو گناہ یا قطع رحمی کی موجب ہو۔ (۱) اللہ تعالیٰ دنیا ہی میں بندے کو وہ کچھ عنایت فرما دیتا ہے جس کا وہ آرزومند ہے۔ (۲) دعاء کو آخرت کے لئے ذخیرہ بنا دیتا ہے۔ (۳) مطلوبہ بھلائی کے ہم پلہ کسی برائی یا تکلیف کو اس سے دور کر دیتا ہے اس پر صحابہ کرام نے عرض کیا تب تو ہم خوب کثرت سے دعاء کریں گے، آپ نے ارشاد فرمایا

---

۱ مسند احمد بن حنبل:۱۸/۳، مشکوۃ المصابیح محقق:۶۹۷/۲ حدیث:۲۲۵۹

اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کون سی کمی ہے۔ اس کا فضل و کرم بھی بے شمار ہے۔

۹- فراخی ہو یا تنگی ہر حال میں اپنے رب سے دعاء اور طلب کا سلسلہ جاری رکھنا چاہئے یہ انتہائی خود غرضی کی نشانی ہے کہ مصیبت اور پریشان حالی میں تو خدا کو پکارا جائے لیکن جب آرام و راحت اور خوش حالی حاصل ہو جائے تو خدا کو بھول کر دنیا کی آسائشوں اور تفریحات میں انسان گم ہو جائے۔ یہ کردار تو قرآن نے کفار و مشرکین کا بیان کیا ہے:

﴿وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانُ ضُرًّا دَعَا رَبَّهُ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْآ اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ﴾ ۱

اور جب انسان کو تکلیف پہونچتی ہے تو اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو کر اس کو پکارتا ہے پھر جب خدا اس کو اپنی طرف سے نعمت عطا فرما دیتا ہے تو جس (غرض) کے لئے اس نے پہلے (خدا کو) پکارا تھا اس کو بھلا دیتا ہے۔

اسی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''من سرہ ان یستجیب اللہ لہ عند االشدائد فلیکثر الدعاء فی الرخاء'' ۲

---

۱ الزمر:۸

۲ جامع ترمذی، مشکوۃ ص:۱۹۵

جس شخص کو یہ بات بھلی معلوم ہوتی ہے کہ شدائد ومصائب میں اللہ تعالیٰ اس کی دعاء اور فریاد سنے تو اسے چاہئے کہ راحت اور فارغ البالی کے زمانہ میں بھی خدا کو خوب یاد رکھے اور اس سے دعاء مانگنے میں کوئی کوتاہی نہ کرے۔

۱۰- دعاء کے وقت اپنی حاجت وضرورت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرنے سے پہلے حمد وثناء اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا اہتمام ضروری ہے۔ دعاء سے قبل دو رکعت نفل نماز کی ادائیگی بھی مسنون ہے۔

حدیث میں ہے:

''من کانت له حاجة الی الله تعالیٰ او الی احد من بنی آدم فلیتوضأ و لیحسن وضوئه ثم لیصل رکعتین ثم یثن علی الله عز وجل و یصل علی النبی صلی الله علیه وسلم''[1]

جس کسی شخص کو اللہ تعالیٰ یا کسی انسان سے ضرورت و حاجت پورا کرانے کا معاملہ درپیش ہو تو اسے چاہئے کہ پہلے وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بجالائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام بھیجے، (اس کے بعد اپنی ضرورت خدا کے حضور عرض کرے) (مشکوۃ میں نفل کا ذکر نہیں ہے)۔

---

[1] ترمذی، مستدرک حاکم، مشکوۃ ص:۸۶

۱۱- دعاء کرتے وقت جزم ویقین کا پہلو غالب ہونا چاہئے یعنی بندے کو یہ اعتماد ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کی درخواست ضرور سنے گا۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لا یقل احدکم اذا دعا اللهم اغفرلی ان شئت اللهم ارحمنی ان شئت لیعزم المسئلة فانه لا مکره له''[1]

دعاء کرتے وقت تم میں سے کسی کو یہ نہیں کہنا چاہئے، اے اللہ بخش اگر تو چاہے، رحم فرما اگر تیری مرضی ہو بلکہ سوال کا انداز عزم ویقین لیے ہوئے ہونا چاہئے کیونکہ اللہ کو مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

''ان شئت'' کہنے میں بظاہر بندے کی طرف سے شان بے نیازی کا اظہار بھی ہوتا ہے لہذا اس قسم کے الفاظ سے پرہیزی ضروری ہے۔

۱۲- اللہ کی رحمت کشادہ ہے اس کو تنگ کرنے کی کوشش نہ کی جائے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے ایک بدو کہہ رہا تھا:

'' اللهم ارحمنی و محمداً و لا ترحم معنا احدا''

اے اللہ مجھ پر رحم فرما اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارے علاوہ کسی پر رحم

---

[1] صحیح بخاری، صحیح مسلم، مشکوۃ ص:۱۹۴

نہ فرما۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا:

''لقد تحجرت واسعاً''

تو نے تو اللہ کی کشادہ رحمت کو تنگ کر دیا ہے۔

اسی طرح اگر کوئی شخص امام ہے وہ دعاء کرتے وقت مقتدیوں کو نظر انداز کر کے محض اپنا ہی خیال رکھتا ہے تو یہ طرز عمل بھی خیانت کے ہم معنی ہے جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہے:

''لا یومّ الرجل فیخصُّ نفسہ بالدعاء دونھم فان فعل فقد خانھم''[1]

۱۳- دنیا میں اپنی ضرورت پیش کرنے سے پہلے اپنے گناہوں کا اعتراف بھی ضروری ہے۔

جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا تھا:

﴿رَبَّنَا ظَلَمۡنَآ اَنۡفُسَنَا وَ اِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡلَنَا وَ تَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخَاسِرِيۡنَ﴾[2]

۱ جامع ترمذی، مشکوۃ ص:۹۶

۲ الاعراف:۲۳

اسی طرح مسلمان دعاؤں میں یہ الفاظ ملتے ہیں:

''رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ ظُلۡماً کَثِیۡراً''

یعنی اے رب میں نے اپنی جان پر (تیری نافرمانی کر کے) بہت ہی ظلم کیا ہے۔

۱۴- جب انسان غصہ کی حالت میں ہو یا پائخانہ پیشاب کی حاجت محسوس کر رہا ہو تو ایسے میں دعاء کرتے وقت دلجمعی حاصل نہیں ہو سکتی اس لئے اس قسم کے حالات سے پاک صاف اور بالاتر ہو کر دعاء میں مشغول ہونا چاہئے۔

۱۵- دعاء کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

حدیث میں ہے:

''لینتھین اقوام عن رفع ابصارھم الی السمآء عند الدعاء او لتخطفن أبصارھم''[1]

لوگ اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آ جائیں ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔

۱۶- دعائیہ کلمات کو بار بار دہرایا جائے۔

عبداللہ بن مسعودؓ کی ایک طویل حدیث میں ہے:

۱ صحیح مسلم، مشکوۃ ص:۹۰

’’کا ن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا کرر ثلاثا‘‘[1]

آپ جب دعاء فرماتے تو دعائیہ کلمات تین بار دہراتے۔

۱۷- چھوٹی چیز ہو یا بڑی اللہ ہی سے مانگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’لِیَسْئَلَ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کلھا حَتّٰی یَسْئَلَ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ‘‘[2]

تم میں سے ہر ایک اپنی تمام حاجتیں اپنے رب ہی سے طلب کرے یہاں تک کہ اگر چپل کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اسی سے مانگے۔

۱۸- دعاء کے خاتمہ پر آمین کہنا بھی مسنون ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’اوجب ان ختم بآمین‘‘[3]

آپ نے ایک شخص کو دعاء کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اگر اس نے دعاء کو آمین کے ساتھ ختم کیا تو لازماً اس نے اپنا مدعا حاصل کرلیا۔[4]

---

[1] صحیح مسلم کتاب الجہاد باب اشتد اد غضب اللہ علی من قتلہ: ۶/۳۹۱-۳۹۲ حدیث: ۱۰۷

[2] جامع ترمذی، مشکوۃ ص: ۱۹۵

[3] سنن اَبی داؤد، مشکوۃ ص: ۸۰

[4] کتاب فضائل ماہ رمضان المبارک۔ از فضیلۃ الشیخ عبد الغفار حسن رحمانی سابق استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ یونیورسٹی سعودی عربیہ سے ماخوذ)

قبولیت دعاء کے افضل اوقات

یوں تو اللہ تعالیٰ ہر وقت ہر آن اپنے بندوں کی فریاد سنتا اور ان کی دعاء قبول فرماتا ہے لیکن کچھ خاص ایسے اوقات ہیں جن میں دعائیں بہت جلد مقبول ہوتی ہیں اور اپنا اثر دکھاتی ہیں۔

(ا) سب سے اچھا اور مقبول ترین وقت رات کا پچھلا حصہ ہے اس کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیْلِ ھِیَ اَشَدُّ وَ طْئًا وَ اَقْوَمُ قِیْلاً﴾[1]

بلاشبہ رات کا اٹھنا (نفس کو) کچلنے اور رب تعالیٰ سے گفتگو اور سرگوشی کے لئے بہت ہی زیادہ موزوں ہے۔

ایسے سناٹے وقت میں میٹھی نیند اور نرم و گرم بستر چھوڑ کر اپنے رب سے مناجات کے لئے اٹھنا انتہائی سعادت اور خوش نصیبی کی نشانی ہے۔

حدیث میں ہے:

---

[1] المزمل: ۶

"اِنَّ فِی اللَّیْلِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ یَسْأَلُ اللّٰهَ خَیْراً مِنَ أَمْرِ الدُّنْیَا وَالآخِرَةِ اِلَّا أَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَ ذَلِكَ كُلَّ لَیْلَةٍ"[1]

بے شک ہر رات میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں کوئی مسلمان دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتے ہیں۔

نیز ارشاد نبوی ہے:

"یَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقَی ثُلُثُ اللَّیْلِ الآخِرُ فَیَقُوْلُ مَنْ یَدْعُوْنِی فَأَسْتَجِیْبَ لَهٗ وَ مَنْ یَسْأَلُنِی فَأُعْطِیَهٗ وَ مَنْ یَسْتَغْفِرُنِی فَأَغْفِرَ لَهٗ"[2]

اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے یہاں تک کہ جب رات کا پچھلا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو فرماتا ہے کون مجھے پکارتا ہے کہ میں اس کی دعاء قبول کروں کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں عطا کروں کون

---

[1] صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فی اللیل ساعۃ یستجاب: ۲۹۱/۳ حدیث: ۱۶۶-۱۶۷

[2] صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء نصف اللیل: ۱۵۵/۱۱ حدیث: ۶۳۲۱، مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب الترغیب فی الدعاء: ۲۹۲/۳ حدیث: ۱۶۸، ابوداود کتاب السنۃ باب فی الرد علی الجہمیۃ: ۲۳۴/۴ حدیث: ۴۷۳۳

مجھ سے مغفرت چاہتا ہے کہ میں اسے معاف کردوں۔

(۲) جمعہ کے دن میں بھی ایک ساعت ایسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ دعاء قبول فرماتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

"اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ یَسْأَلُ اللّٰهَ فِیْهَا خَیْراً اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ"[1]

بے شک جمعہ کے روز ایک ایسی گھڑی ہے جسے اگر کوئی مسلمان پالیتا ہے پھر اس میں اللہ سے کسی بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمادیتے ہیں۔

(۳) بعض روایات میں متعین طور پر عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت بتلایا گیا ہے۔[2]

(۴) شب قدر دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے شب قدر کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے، قرآن وحدیث میں اس رات کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

---

[1] صحیح بخاری کتاب الجمعۃ باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ: ۵۲۷/۲ حدیث: ۹۳۵، صحیح مسلم کتاب الجمعۃ باب فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ: ۴۰۳/۳ حدیث: ۱۵

[2] مشکوۃ المصابیح: ۱۲۰

(۵) یوم عرفہ- عرفہ کے دن (۹ ؍ذی الحجہ کو میدان عرفات میں) دعاء کرنے کا بہترین موقع ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''خَیۡرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوۡمِ عَرَفَةَ''[۱]

دعاء مانگنے کا بہترین موقع یوم عرفہ ہے۔

(۶) اذان اور اقامت کے درمیان کا وقت:- اذان اور اقامت کے درمیان دعاء قبول ہوتی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے:

''لَا یُرَدُّ الدُّعَاءُ بَیۡنَ الآذَانِ وَ الإِقَامَةِ فَادۡعُوۡا''[۲]

اذان اور اقامت کے درمیان دعاء رد نہیں ہوتی پس اس وقت دعاء کیا کرو۔

(۷) میدان جہاد میں صف بندی کے وقت دعاء قبول ہوتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ثِنۡتَانِ لَا تُرَدَّانِ ، أَوۡ قَلَّمَا تُرَدَّانِ : اَلدُّعَاءُ عِنۡدَ النِّدَاءِ وَ عِنۡدَ

---

[۱] سنن ترمذی بحوالۂ مشکوۃ المصابیح محقق:۲/۷۹۷ حدیث:۲۵۹۸

[۲] أبوداؤد کتاب الصلاۃ باب ما جاء فی الدعاء بین الآذان والاقامۃ:۱/۱۴۴ حدیث: ۵۲۱ ،سنن ترمذی کتاب الصلاۃ باب ما جاء فی ان الدعاء لا یرد بین الآذان والاقامۃ (۴۴) والدعوات (۱۲۸)، مسند أحمد بن حنبل:۳/۱۵۵۔۲۲۵

البَأسِ حِیۡنَ یُلۡحِمُ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضاً''[۱]

دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا کم ہی رد کی جاتی۔ ایک اذان کے وقت کی دعاء دوسری جب میدان کارزار گرم ہو۔

(۸) سجدہ کی حالت میں بھی دعاء قبول ہوتی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے:

''أَقۡرَبُ مَا یَکُوۡنُ الۡعَبۡدُ مِنۡ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَکۡثِرُوۡا الدُّعَاءَ''[۲]

یعنی سجدے کی حالت میں بندہ اپنے رب سے بہت ہی قریب ہوتا ہے پس ایسی حالت میں خوب دعاء کرو۔

(۹) فرض نمازوں کے بعد بھی دعاء کی مقبولیت کا وقت ہے۔ حضرت أبو أمامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ''أَیُّ الدُّعَاءِ أَسۡمَعُ؟ قَالَ : جَوۡفَ اللَّیۡلِ الآخِرَ وَ دُبُرَ الصَّلَوَاتِ الۡمَکۡتُوۡبَاتِ''[۳]

---

[۱] أبوداؤد کتاب الجهاد باب الدعاء عند اللقاء:۳/۲۱ حدیث:۲۵۴

[۲] صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب ما یقال فی الرکوع والسجود: ۲/۴۳۸ حدیث: ۲۱۵، أبوداؤد کتاب الصلاۃ باب فی الدعاء فی الرکوع والسجود:۱/۲۳۱ حدیث:۸۷۵، صحیح سنن نسائی للالبانی کتاب التطبیق باب أقرب ما یکون العبد من ربّه:۱/۳۶۹ حدیث:۱۱۳۶، مسند أحمد بن حنبل:۲/۴۲۱

[۳] سنن ترمذی بحوالۂ مشکوۃ المصابیح محقق:۱/۳۸۸ حدیث:۱۲۳۱

تنبیہ:-فرض نمازوں کے بعد دعاء کی مقبولیت کا وقت ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی دعاء کرنے میں امام کی اتباع کریں اسی طرح سلام پھیرنے کے فورا بعد بغیر اذکار مسنونہ پڑھے ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنا بھی سنت سے ثابت نہیں ہے۔

(۱۰) تلاوت قرآن یا ختم قرآن مجید کے موقع پر بھی دعاء قبول ہوتی ہے۔حدیث میں ہے:

’’من قرأ القرآن فلیسئل اللہ بہ فانہ سیجئی اقوام یقرأون القرآن یسئلون بہ الناس‘‘[۱]

جو قرآن پڑھے اسے قرآن کے واسطے سے اپنے رب سے مانگنا چاہئے عنقریب ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھ کر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں گے۔

(۱۱) ماہ رمضان میں خصوصاً افطار کے وقت دعاء قبول ہوتی ہے۔

حدیث میں تین قسم کے لوگ ہیں جن کی دعاء رد نہیں ہوتی ان میں سے ایک روزہ دار ہے جو افطار کے وقت اپنے رب کے حضور دعاء کرتا ہے۔

---

۱ جامع ترمذی مشکوۃ المصابیح:۲۲۹

(۱۲) بارش کے وقت بارش میں کھڑے ہو کر دعاء مانگی جائے تو قبول ہوتی ہے۔[۱]

(۱۳) ذکر الٰہی کے لئے مسلمان جمع ہوں تو یہ وقت بھی قبولیت دعاء کے لئے سازگار ہے۔[۲]

قبولیت دعاء کے مقامات

یہ مقامات زیادہ وہ ہیں جن کا تعلق مناسک حج سے ہے:

(۱) بیت اللہ شریف یعنی اس کے قریب یا اس کے اندر

(۲) مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(۳) بیت المقدس

(۴) رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ملتزم پر دعاء قبول ہوتی ہے۔

(۵) صفا ومروہ پر

(۶) جہاں سعی کی جاتی ہے

---

۱ سنن أبی داؤد مشکوۃ المصابیح:٦٦

۲ نزل الابرار

(۷) میدان عرفات میں

(۸) مزدلفہ میں

(۹) تینوں جمرات کے پاس

(۱۰) منیٰ میں

(۱۱) مقام ابراہیم کے پیچھے

جن لوگوں کی دعاء زیادہ قبول ہوتی ہیں

(۱) مظلوم مضطر یعنی مظلوم اور بے قرار پریشان حال بندے کی دعاء اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

﴿أَمَّنْ يُّجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْءَ ﴾[۱]

کیا ہے کوئی جو بے قرار کی فریاد سنے جبکہ وہ اسے پکارے اور ہے کوئی جو اسکی تکلیف کو دور کر دے (یعنی یہ خصوصیت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے)

مظلوم کی دعاء کو اللہ تعالیٰ رد نہیں کرتا ہے۔ کیونکہ ظلم اللہ کو بہت ناپسندیدہ ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر اور بندوں کے مابین حرام قرار دیا ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ''اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ '' (مظلوم کی بد

[۱] النمل: ٦٢

دعاء سے بچو) فرما کر اس کی مزید اہمیت واضح کر دی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَ دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَ دَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ''[۱]

تین قسم کی دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک وشبہ نہیں ۱-مظلوم کی دعاء ۲-مسافر کی دعاء ۳-اولاد کے حق میں باپ کی دعاء۔

(۲) باپ کی دعاء اولاد کے حق میں زیادہ مقبول ہوتی ہے۔

(۳) مسافر کی دعاء

حدیث میں ہے:

'' ثلاثة يستجاب الوالد، المسافر، المظلوم ''[۲]

(۴) روزے دار کی دعاء

(۵) ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والا شخص جو ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے وہ اللہ کا اتنا محبوب بندہ بن جاتا ہے کہ جب وہ دعاء کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعاء کو رد نہیں کرتا۔

[۱] صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی: ۲٦۲/۳ حدیث: ۳۱۲۹

[۲] صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی: ۲٦۲/۳ حدیث: ۳۱۲۹

(٦) انصاف پسند حاکم کی دعاء وہ بادشاہ یا حاکم جو اپنی رعایا میں عدل و انصاف قائم کرتا ہے اللہ تعالی اس کی دعاء بھی رد نہیں کرتا ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے:

’’ثَلاَ ثَةٌ لاَ یُرُدُّ اللّٰهُ دُعَاءَ هُمْ اَلذَّاكِرُ اللّٰهَ كَثِيراً وَالْمَظْلُوْمُ وَالإِمَامُ الْمُقْسِطُ ‘‘۱

تین اشخاص کی دعاء اللہ تعالی رد نہیں فرماتے۔ اللہ کا بکثرت یاد کرنے والا، مظلوم اور انصاف پسند حاکم۔

(۷) صالح اولاد کی دعاء والدین کے حق میں-صالح اولاد جب والدین کے حق میں دعاء کرتی ہے۔تو اللہ تعالی اسے قبول فرماتے ہیں۔

حضرت اُبو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’اِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتَهُ فِي الْجَنَّةِ ، فَيَقُوْلُ : أَنّٰى هٰذَا ؟ فَيُقَالُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ ‘‘۲

بے شک انسان کے مقام ومرتبہ کو جنت میں بلند کیا جاتا ہے تو وہ کہتا

۱ صحیح الجامع الصغیر:۳۰۶۴

۲ صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی کتاب الأدب باب بر الوالدین : ۲۱۴/۳ حدیث: ۲۹۶۸ـ۳۷۲۷،سلسلة الاحادیث الصحیحة (۱۵۹۸)

ہے کہ یہ میرے درجات ومراتب کیسے بلند ہوئے (حالانکہ میرے اعمال و افعال تو ایسے نہیں) تو جواب دیا جائے گا کہ یہ تیری اولاد کی مغفرت وبخشش طلب کرنے کی وجہ سے ہے۔

(۸) مسلمان کی دعاء اپنے غیر حاضر مسلمان بھائی کے حق میں (ترمذی)

(۹) گناہ سے توبہ کرنے والے کی دعاء

(۱۰) آیت کریمہ ﴿لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾ پڑھنے کے بعد دعاء قبول ہوتی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے:

’’لم يدع بها رجل في شي قط الا استجيب له ‘‘

یہ آیت کریمہ جو مسلمان بھی پڑھے گا اس کی دعاء قبول ہوگی۔

(۱۱) حاجی جب تک سفر میں ہوتا ہے اس کی دعاء قبول ہوتی ہے۔ (حصن حصین)

(۱۲) رات کو جاگنے والا اگر’’ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَه لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ‘‘پڑھ کر دعاء کرے تو اس کی عاء قبول ہوگی۔۱

۞۞۞

۱ صحیح بخاری، جامع ترمذی، مشکوۃ المصابیح

دعاء کے اثرات وثمرات

دعاء اگر بارگاہ الٰہی میں قبول ہو جائے تو اس سے بڑھ کر سعادت وخوش نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے یہ تو بڑا ہی اعلیٰ مقام ہے، دعاء بظاہر اگر قبول نہ بھی ہو تب بھی اپنے رب سے اس بہانے مناجات اور سرگوشی کی جو نعمت حاصل ہو جاتی ہے وہ کیا کچھ کم سعادت ہے پھر اس دعاء کے نتیجے میں مومن بندے کو تسکین روح اور اطمینان قلب کی جو دولت حاصل ہوتی ہے اس کی برکتوں کا تو اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿اَلاَ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنَّ الْقُلُوْبَ﴾[۱]

یہ وہ دولت ہے جس کے لئے بھرپور خزانوں والے سرمایہ دار اور وسیع اختیارات رکھنے والے ارباب اقتدار بھی ترستے ہیں لیکن یہ نعمت ملتی اسی کو ہے جو ایمان باللہ، ایمان بالآخرت اور حُبِّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سے مالا مال ہو۔

---

۱ الرعد:۲۸

قبولیت کی صورتیں

حضرت اُبوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَـا مِنْ مُسْلَمٍ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدَىٰ ثَلَاثٍ: اِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ ، وَ اِمَّا أَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهُ فِي الآخِرَةِ ، وَاِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا،قالوا : اِذَنْ نُكْثِرُ ۔ قال : ''اَللّٰهُ أَكْثَرُ'' [1]

جب بھی کوئی مسلمان اللہ سے ایسی دعاء کرتا ہے جو گناہ اور رشتہ ناطہ کاٹنے سے متعلق نہ ہو تو اللہ اسے ان تینوں چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا فرماتے ہیں۔

۱-اس کی دعاء جلدی قبول کر کے اس کا مطالبہ پورا کرتے ہیں۔

۲-یا اسکی دعاء کو آخرت کے لئے ذخیرہ بنا لیتے ہیں۔

۳-یا اس دعاء کے ذریعہ کوئی آنے والی مصیبت دور کر دیتے ہیں۔

صحابہ کرام نے عرض کیا کہ پھر تو ہمیں بہت زیادہ دعائیں کرنی چاہئیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کا فضل بہت ہے اور اس سے بھی زیادہ دینے والا ہے۔

---

[1] مسند اُحمد بن حنبل-۳/۱۸، مشکوۃ المصابیح بتحقیق الالبانیؒ-۲/۶۹۷ رقم الحدیث:۲۲۵۹

فضائل سُورالقرآن

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام اوراس کا نازل کردہ مقدس صحیفہ ہے،قرآن مجیداوراسکی سورتوں اوراس کی آیتوں کی فضیلت سے متعلق بکثرت نصوص وارد ہیں مثلاً:

۞ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گا۔[۱]

۞ اس پرعمل کرنے والوں کواللہ تعالیٰ سربلند فرماتا اوراس سے اعراض کرنے والوں کوپستی میں مبتلا کردیتا ہے۔[۲]

۞ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’من قرأ حرفاً من کتاب الله فله حسنة والحسنة بعشر امثالها لا اقول الم حرف و لکن الف حرف ولام حرف و میم حرف‘‘[۳]

[۱] صحیح مسلم صلاۃ المسافرین باب۴۲ رقم الحدیث:۸۰۴

[۲] صحیح مسلم صلاۃ المسافرین باب۴۲ رقم الحدیث:۸۱۷

[۳] ترمذی أبواب ثواب القرآن ماجاء فی من قرأحرفاً من القرآن ماله من الأجر

جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اورایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اورمیم ایک حرف ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راویت ہے:

’’الذی یقرأ القرآن وهو ما هربه مع السفرة الکرام البررة والذی یقرأ القرآن و تیتعتع فیه وهو علیه شاق له اجران‘‘[۱]

جوشخص قرآن پڑھتا ہے اوروہ صحت کے ساتھ قرآن پڑھنے میں ماہر ہےتو وہ قیامت کے دن بزرگ نیکوکارفرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جوشخص لکنا تاہے اوراسے قرآن پڑھنے میں دشواری پیش آتی ہے اسے دوہرا اجرو ثواب نصیب ہوگا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث ہے بیان فرماتے ہیں:

’’خیرکم من تعلّم القرآن و علّمه‘‘[۲]

تم میں بہتر وہ ہے جوقرآن خودسیکھےاوردوسروں کوسکھائے۔

[۱] صحیح بخاری کتاب التفسیر سورہ عبس ۸/۸۹۵ حدیث:۴۹۳۷ وصحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب الماہر بالقرآن والذی یتتعتع فیہ۳/۳۴۳ رقم الحدیث: ۷۹۸ [۲] صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب خیرکم من تعلّم القرآن وعلّمہ ۹/۹۱ رقم الحدیث:۵۰۲۷

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

’’ قرآن پڑھنے والے کو کہا جائے گا پڑھو اور ترقی کے منازل طے کرتے چلو اسی طرح ترتیل سے پڑھو جس طرح دنیا میں پڑھا کرتے تھے تمہاری آخری منزل وہ ہوگی جہاں تم آیات کی تلاوت ختم کروگے‘‘[1]

اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ اپنے دور خلافت میں مدینہ سے مکہ تشریف لے جا رہے تھے مکہ کا گورنر ان کے استقبال کے لئے مکہ سے باہر آ گیا تو حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا مکہ میں کس کو قائم مقام بنایا ہے تو گورنر نے ایک آزاد کردہ غلام کا نام ذکر کیا تو خلیفۂ وقت نے تعجب کا اظہار کیا تو اس نے کہا کہ اللہ کی کتاب اور فرائض کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا:

’’ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یرفع بھذا الکتاب اقواما و یضع بہ آخرین ‘‘[2]

---

[1] سنن أبي داؤد کتاب الصلاۃ باب استحباب الترتیل فی القرأۃ ۲/۳/۷ رقم الحدیث: ۱۴۶۴، سنن ترمذی أبواب ثواب القرآن باب الذی لیس فی جوفہ قرآن کالبیت الخرب

[2] صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل من یقوم بالقرآن ویعلّمہ، ۳/۳۵۸ رقم الحدیث: ۸۱۷

اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو قرآن کی وجہ سے بلند کرے گا اور اس کے چھوڑ دینے کی وجہ سے کچھ لوگوں کو ذلیل کرے گا۔

سورۂ فاتحہ کی فضیلت

سورۂ فاتحہ قرآن مجید کی عظیم سورت ہے جس کی احادیث میں بڑی فضیلت آئی ہے فاتحہ کے معنی آغاز اور ابتدا کے ہیں اس لئے اسے فاتحہ یعنی فاتحۃ الکتاب کہا جاتا ہے اس کے اور بھی متعدد نام احادیث سے ثابت ہیں مثلاً:

’’**امّ القرآن ، السبع المثانی ، القرآن العظیم ،الشفاء**‘‘[1]

سورۂ فاتحہ کی فضیلت میں قرآن کی آیت:

﴿**وَ لَقَدْ آتَيْنَاکَ سَبْعاً مِنَ الْمَثَانِی وَالْقُرآن العظیم**﴾[2]

ہم نے آپ کو سات ایسی آیات دی ہیں جو بار بار دہرائی جاتی ہیں اور قرآن عظیم دیا ہے۔

حضرت ابوسعید رافع بن معلّٰی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا:

’’ میں تمہیں قرآن کی ایک سورت بتاؤں گا جو قرآن کی سب سورتوں

---

[1] تفسیر ابن کثیر ۱/۹ [2] سورۃ الحجر: ۸۷

سورہ بقرہ پڑھا کرو اس کا پڑھنا باعث خیر و برکت ہے اور اس کا چھوڑ دینا باعث ندامت ہے (بطلہ) یعنی جادوگر اس سے دفاع کی طاقت نہیں رکھتے۔[۱]

سورہ کہف کی فضیلت

کہف کے معنی غار کے ہیں اس سورت میں اصحاب کہف کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس کی ابتداء کی دس آیات اور آخری دس آیات کی فضیلت احادیث میں بیان کی گئی ہے جو ان کو یاد کرے اور پڑھے وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔[۲]

اور جو اس کی تلاوت کرے گا آئندہ جمعہ تک اس کے لئے ایک خاص نور کی روشنی ہوگی۔[۳]

اس کے پڑھنے سے گھر میں سکینت و برکت نازل ہوتی ہے۔

”عن البراء بن عازب قال : كان رجل يقرأ سورةَ الكهف و عنده فَرَسٌ مربوط بشطنين فتغشته سحابة فجعلت تدنو و

[۱] صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل قرآۃ القرآن وسورۃ البقرۃ: ۳۴۹/۳ حدیث: ۸۰۴

[۲] صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین فضل سورۃ الکہف: ۳۵۲/۳ حدیث: ۸۰۹

[۳] المستدرک للحاکم ۳۶۸/۲ صححہ الالبانی فی الجامع الصغیر رقم: ۶۴۷۰

جعل فرسه ينفر منها فلما أصبح أتى النبى صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال : تلك السكينة تنّزلت للقرآن“[۱]

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ ایک شخص سورہ کہف پڑھ رہا تھا اس کے پاس ہی ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا پس اس شخص کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا۔ پس وہ بادل اس کے قریب ہوتا تھا اور اس کا گھوڑا بادل کو دیکھ کر اچھلنے کودنے لگا پس جب صبح ہوئی تو وہ آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا وہ سکینت تھی جو قرآن پڑھنے سے نازل ہوئی ہے۔

سورۂ یٰسین کی فضیلت

سورۂ یٰسین کے فضائل میں بہت سی روایات مشہور ہیں مثلاً یہ کہ قرآن کا دل ہے اسے قریب المرگ شخص پر پڑھو وغیرہ لیکن سند کے لحاظ سے کوئی بھی روایت درجہ صحت کو نہیں پہونچتی بعض بالکل موضوع ہیں یا پھر ضعیف ہیں قلب قرآن والی روایت کو علامہ البانیؒ نے موضوع قرار دیا ہے۔[۲]

[۱] صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل سورۃ الکہف ج: ۶۹/۹ حدیث: ۵۰۱۱، صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب نزول السکینۃ لقرآۃ القرآن ج: ۳۴۰/۳ حدیث: ۷۹۵

[۲] سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ حدیث: ۱۶۹

یہ بھی کافی مشہور ہے کہ سکرات اور جاں کنی کی حالت میں آدمی کے پاس سورۂ یٰسین پڑھنے سے پریشانی میں کمی آجاتی ہے اور آسانی سے روح قبض کر لی جاتی ہے لیکن یہ حدیث سنداً ثابت نہیں ہے۔[1]

سورۂ ملک کی فضیلت

اس سورت کی فضیلت میں متعدد روایات آئی ہیں جن میں سے صرف چند روایت صحیح یا حسن ہیں ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی کتاب میں ایک سورت ہے جس میں تیس آیات ہیں یہ آدمی کی سفارش کرے گی یہاں تک کہ اس کو بخش دیا جائے گا''[2]

---

[1] سنن أبی داؤد کتاب الجنائز باب القرأة عند المیت ۱۹۱/۳ حدیث: ۳۱۲۱ ضعیف سنن ابن ماجہ ص: ۱۱۱ حدیث: ۲۷۳، مصنف ابن أبی شیبۃ ۷۴/۴، المستدرک ۵۶۵/۱، البیہقی ۳۸۳/۳، مسند أحمد ۲۶/۵، عمل الیوم واللیلۃ للنسائی ص: ۵۸، یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس حدیث کی سند میں تین علتیں ہیں ۱- أبوعثمان مجہول ہیں ۲- أبوعثمان کے باپ بھی مجہول ہیں ۳- اضطراب واقع ہے۔

مذکورہ بالا علتوں کے پائے جانے کی وجہ سے ابن القطان نے معلول قرار دیا ہے۔ اور أبوبکر بن العربی نے دارقطنی سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ''اس حدیث کی سند ضعیف اور متن مجہول ہے'' اس باب میں کوئی بھی حدیث صحیح نہیں ہے۔ ارواء الغلیل ۱۵۱/۳ حدیث: ۶۸۸، مشکوۃ المصابیح محقق ۵۰۹/۱ حدیث: ۱۶۲۲

[2] سنن أبی داؤد کتاب الصلاۃ باب فی عدد الآی ج: ۵۷/۲ حدیث: ۱۴۰۰، سنن ترمذی أبواب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل سورۃ الملک، مسند احمد ۲۹۹/۲، ۳۲۱

دوسری روایت میں ہے کہ:-

''قرآن مجید میں ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والی کی طرف سے لڑے گی حتی کہ اسے جنت میں داخل کروائے گی''[1]

ترمذی کی ایک روایت میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سونے سے قبل سورہ الم السجدہ اور سورۃ الملک ضرور پڑھتے تھے۔[2]

ایک روایت علامہ البانی نے ''الصحیحۃ'' میں نقل کیا ہے:

''سورہ تبارك هی المانعة من عذاب القبر''[3]

یعنی سورہ ملک عذاب قبر سے روکنے والی ہے یعنی اس کا پڑھنے والا امید ہے کہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا بشرطیکہ وہ احکام وفرائض کا پابند ہو۔

سورہ اخلاص کی فضیلت

سورہ اخلاص یہ مختصر سورت بڑی فضیلت کی حامل ہے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثلث ایک تہائی قرآن قرار دیا ہے اور اسے رات کو

---

[1] مجمع الزوائد ۱۲۷/۷ علامہ البانیؒ نے صحیح الجامع الصغیر میں ذکر کیا ہے حدیث: ۳۶۴۴

[2] سنن ترمذی أبواب فضائل القرآن باب ماجاء فی سورۃ الملک

[3] الصحیحۃ ۱۳۱/۳ حدیث: ۱۴۰

پڑھنے کی ترغیب دی ہے۔[1]

بعض صحابہ ہر رکعت میں دیگر سورتوں کے ساتھ اسے بھی ضرور پڑھتے تھے جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا۔تمہاری اس کے ساتھ محبت تمہیں جنت میں لے جائے گی ۔[2]

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور مغرب کی سنتوں میں دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھتے تھے۔اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تیسری رکعت میں سورہ اخلاص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سریہ میں بھیجا وہ نماز پڑھتے وقت ہر رکعت کو ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ سے ختم کرتے تو لوگوں نے

---

[1] صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل ''قل هو الله احد'' ج:۹/۱۷-۶۲ حدیث : ۵۰۱۳، ۶۶۴۳، ۷۳۷۴، صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل قرأۃ ''قل ھو اللہ احد'' ج:۳/۳۵۴-۳۵۵ حدیث : ۸۱۱، ۸۱۲، سنن ترمذی أبواب فضائل القرآن باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص

[2] صحیح بخاری التوحید وکتاب الاذان باب الجمع بین السورتین فی الرکعۃ : ۲/۳۲۴-۳۲۵ حدیث:۷۷۴، مسلم صلاۃ المسافرین، باب فضل قراء ۃ قُلْ هُوَالله احد ، وسنن ترمذی أبواب فضائل القرآن باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص

اس کا ذکر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے کہا ان سے پوچھو ایسا کیوں کیا انہوں نے کہا کہ اس میں اللہ کی صفت ہے اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ میں یہ پڑھوں اللہ کے رسول نے کہا ان سے کہہ دو اللہ ان سے محبت کرتا ہے۔[1]

سورہ معوّذتین ''الفلق والنّاس'' کی فضیلت

ان دونوں سورتوں کی مشترکہ فضیلت متعدد احادیث میں بیان کی گئی ہے مثلاً ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آج کی رات مجھ پر ایسی آیات نازل ہوئی ہیں جن کی مثال میں نے کبھی نہیں دیکھی''۔

یہ فرما کر آپ نے یہ دونوں سورتیں پڑھیں ۔[2]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں اور جنوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے جب یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں تو آپ نے ان کے پڑھنے کو معمول بنالیا اور باقی دوسری چیزیں چھوڑ دیں ۔[3]

---

[1] صحیح بخاری کتاب الأذان باب الجمع بین السورتین فی الرکعۃ ج ۲/۳۲۴ حدیث : ۷۷۴

[2] صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل قرأۃ المعوذتین ج:۳/۳۵۶ حدیث:۸۱۴

[3] سنن ترمذی أبواب الطب باب ما جاء فی الرقیة بالمعوذتین

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

''جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی تکلیف ہوتی تو آپؐ معوّذتین ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونکتے پھر پورے جسم پر پھیرتے جب آپؐ کی تکلیف زیادہ ہوگئی تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپ کے ہاتھوں کی برکت کی امید سے آپ ﷺ کے جسم پر پھیرتی۔[۱]

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام یہی دونوں سورتیں لے کر حاضر ہوئے اور فرمایا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور یہ جادو فلاں کنوئیں میں ہے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیج کر اسے منگوایا یہ ایک کنگھی کے دندانوں اور بالوں کے ساتھ ایک تانت کے اندر گیارہ گرہیں پڑی ہوئی تھیں اور موم کا ایک پتلا تھا جس میں سوئیاں چبھوئی ہوئی تھیں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے حکم کے مطابق آپ ان دونوں سورتوں میں سے ایک ایک آیت پڑھتے جاتے اور گرہ کھلتی جاتی خاتمے تک پہونچتے پہونچتے ساری گرہیں کھل گئیں اور آپ اس طرح اچھے

---

[۱] صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل المعوّذات: ۷۶/۹ حدیث: ۵۰۱۶، صحیح مسلم کتاب السلام باب رقیۃ المریض بالمعوذات: ۴۳۷/۷ حدیث: ۲۱۹۲

ہوگئے جیسے کوئی شخص جکڑ بندی سے آزاد ہو جائے۔[۱]

آپؐ کا معمول بھی تھا کہ رات کو سوتے وقت سورۂ اخلاص اور معوذتین ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلیوں پر پھونکتے اور پھر انہیں پورے جسم پر مَلتے۔ پھر سر سے چہرے اور جسم کے اگلے حصے پر ہاتھ پھیرتے اس کے بعد جہاں تک آپ کے ہاتھ پہونچتے تین دفعہ ایسا کرتے۔[۲]

ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بچھو نے ڈس لیا نماز سے فراغت کے بعد آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوا کر اس کے اوپر مَلا اور ساتھ ساتھ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ پڑھتے رہے۔[۳]

---

[۱] صحیح بخاری مع الفتح۔ کتاب الطب باب السحر ج: ۲۷۲/۱۰ حدیث: ۵۷۶۳، صحیح مسلم کتاب السلام باب السحر ج: ۴۲۹/۷ حدیث: ۲۱۸۹

[۲] صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل المعوذات ج: ۷۶/۹ حدیث: ۵۰۱۷، ۵۷۴۸، ۶۳۱۹

[۳] تفسیر احسن البیان: تفسیر معوّذتین مجمع الزوائد ۱۱۱/۵، اور ہیثمی نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔

نماز سے متعلق دعائیں

وضو کے بعد کی دعائیں:- وضو کے شروع میں ''بسم اللّٰه''
پڑھیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا ''بسم اللّٰه''
کہتے ہوئے وضو کرو۔[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص پورا وضو کرے اور پھر یہ دعاء پڑھے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس سے چاہے داخل ہو۔''[2]

''أَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ''

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

ترمذی کی روایت میں یہ دعاء ''اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ

[1] صحیح سنن نسائی کتاب الطہارۃ باب التسمیۃ عندالوضوج: ۱/۳۴ حدیث: ۷۸۔ ابن خزیمہ الصلوۃ باب ذکر تسمیۃ اللہ وعزوجل عندالوضوء- حدیث: ۱۴۴

[2] صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب ذکرالمستحب عقب الوضوء ج: ۲/۱۱۹-۱۲۰ احدیث: ۲۳۴

وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ '' بھی مذکور ہے مگر انہوں نے اسے مضطرب ضعیف کی ایک قسم قرار دیا ہے۔[1]

مسجد میں داخل ہونے کی دعاء:- مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعاء پڑھیں:

''اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ''[2]

اے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔

اگر نمازی مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعاء پڑھ لے تو باقی دن شیطان سے محفوظ رہے گا۔

''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ''[3]

میری عظمت والے اللہ اس کی عزت والے چہرے اور اس کی قدیم بادشاہت کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔

مسجد سے نکلنے کی دعاء:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[1] ترمذی أبواب الطہارۃ باب مایقال بعدالوضوء

[2] صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب مایقول اذا دخل المسجد ۳/۲۴۲ حدیث: ۷۱۳

[3] ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب فیمایقول الرجل عندخولہ المسجد ج: ۱/۱۲۷ احدیث: ۴۶۶

جب تم مسجد سے نکلو تو یہ دعاء پڑھو۔

’’اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ‘‘[۱]

اے اللہ بے شک میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

اذان کے بعد کی دعاء:- حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان کا جواب دے اور پھر اذان ختم ہونے پر یہ دعاء پڑھے اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

’’اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَ ابْعَثْہُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَ عَدْتَّہٗ‘‘[۲]

اس پوری پکار (اذان) کے اور قیامت تک) قائم رہنے والی نماز کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور بزرگی عطا فرما اور انہیں مقام محمود میں پہونچا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔

اذان کے جواب کی فضیلت:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جب تم اذان کی آواز سنو تو وہ جو کہتا ہے تم بھی اس کی مثل کہو‘‘[۳]

---

۱ صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب مایقول اذا دخل المسجد ج:۳/۲۴۲ حدیث:۱۳۰۷

۲ صحیح بخاری کتاب الاذان باب الدعاء عند النداء - ج:۲/۱۲۰ حدیث:۶۱۴

۳ صحیح مسلم الصلوۃ باب استحباب القول مثل قول الموذّن رقم الحدیث:۳۸۴

صرف ’’حَیَّ عَلیٰ الصَّلوٰۃِ حَیَّ عَلیٰ الفَلاح‘‘ کے جواب میں ’’لاَ حَولَ وَلا قُوَّۃَ اِلّاَ باللّٰہ‘‘ پڑھا جائے۔

اذان ختم ہونے کے بعد درود ابراہیمی پڑھا جائے۔

پھر دعائے وسیلہ ’’اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ ......‘‘ آخر تک جو اوپر درج ہے پڑھے۔

اذان فجر میں ’’حَیَّ عَلیٰ الفَلاح‘‘ کے بعد دوبار ’الصلوۃ خیرٌ من النَوْمِ‘‘ کہا جائے گا۔

دعاء استفتاح:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر اولیٰ اور قرأت کے درمیان کچھ دیر خاموش رہتے پس میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان، اے اللہ کے رسول ﷺ آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش رہ کر کیا پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا:

’’اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ . اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ‘‘[۱]

---

۱ صحیح بخاری کتاب الاذان باب مایقول بعد التکبیر ج:۲/۲۸۸ حدیث:۷۴۴ و صحیح مسلم کتاب المساجد باب مایقال بین تکبیرۃ الاحرام والقرأۃ - ج:۳/۱۰۴ حدیث:۵۹۸

اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے جیسے تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری کر رکھی ہے اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہ (اپنی بخشش کے) پانی، برف اور اولوں سے دھوڈال۔

یا یہ دعاء پڑھیں:

''سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ''[1]

اے اللہ! تو پاک ہے ہم تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیرا نام بڑا ہی بابرکت ہے تیری بزرگی بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اس دعاء کے بعد سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھیں۔

رکوع کی دعائیں:- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ دعاء پڑھتے:

---

[1] ترمذی الصلاۃ باب مایقول عند افتتاح الصلوۃ - حدیث: ۲۴۳ وسنن أبی داؤد کتاب الصلاۃ باب من رأی الاستفتاح سُبْحَانَك حدیث: ۷۷۵-۷۷۶، ابن ماجہ اقامۃ الصلوۃ باب افتتاح الصلاۃ - حدیث: ۸۰۴، اسے حاکم ۲۳۵/۱، اور حافظ ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

۱-''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ''[1]

میرا رب عظیم ہر عیب سے پاک ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے رکوع میں تین بار ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ'' کہا اس کا رکوع پورا ہو گیا مگر یہ ادنیٰ درجہ (کم از کم تعداد) ہے''۔[2]

(نوٹ) رکوع میں تین بار یا اسے زیادہ پڑھے۔

۲-'' سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ''[3]

اے اللہ! ہمارے پروردگار تو اپنی تعریفوں کے ساتھ پاک ہے اے اللہ! مجھے بخش دے، بھی پڑھنا مستحب ہے۔

۳-سجدہ کی دعائیں: ''سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِکَۃِ

---

[1] صحیح مسلم صلاۃ المسافرین باب استحباب تطویل القرأۃ فی صلاۃ اللیل ج: ۳۱۸/۳ حدیث: ۷۷۲

[2] سنن أبی داؤد کتاب الصلوۃ باب مایقول الرجل فی رکوعہ وسجودہ: ۲۳۰/۱ حدیث: ۸۷۰ ،صحیح سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ باب التسبیح فی الرکوع والسجود: ۲۶۸/۱ حدیث: ۷۳۳، مسند أحمد: ۱۵۵/۴، اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔

[3] صحیح بخاری کتاب الاذان باب الدعا فی الرکوع ۳۵۸/۲ حدیث: ۷۹۴ وصحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب مایقال فی الرکوع والسجود: ۴۳۸/۲ حدیث: ۴۸۴

وَالرُّوْحِ'' ہے۔[۱]

۴-چوتھی دعاء:- ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَ جِلَّہٗ وَ اَوَّلَہٗ وَ آخِرَہٗ وَ عَلانَیَّتَہٗ وَ سِرَّہٗ''[۲]

سجدہ کی دعائیں:- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ دعاء پڑھتے:

۱-''سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی''[۳]

یعنی میرا پروردگار ہر عیب سے پاک ہے۔

۲-''سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِکَۃِ وَالرُّوْحِ''[۴]

فرشتوں اور روح (جبریل) کا پروردگار نہایت پاک ہے۔

نوٹ:-سجدہ میں تین بار یا اس سے زیادہ پڑھیں۔

قومہ کی دعاء:- رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کرتے ہوئے سیدھے کھڑے ہوجائیں اور امام مقتدی اور منفرد سبھی حضرات رکوع

---

[۱] صحیح مسلم الصلوۃ باب مایقال فی الرکوع والسجود ج:۲/۴۴۰ حدیث:۲۲۳، وسنن أبی داؤد الصلوۃ باب ما یقول الرجل فی رکوعہ وسجودہ حدیث: ۸۷۲ [۲] صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب ما یقال فی الرکوع والسجود :۲/ ۴۳۸ حدیث: ۲۱۶ [۳] کتاب صلاۃ المسافرین باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل ج:۳/۳۱۸ حدیث:۷۷۲

[۴] صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب مایقال فی الرکوع والسجود:۲/۲۴۰ حدیث:۴۸۷

سے قومہ میں جاتے وقت یہ دعاء پڑھیں:

''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْدُ حَمْداً کَثِیْراً طَیِّباً مُّبَارَکاً فِیْہِ''[۱]

اللہ نے سن لی جس شخص نے اسکی تعریف کی اے اللہ! تو ہمارا رب ہے بہت عمدہ اور برکت والی تعریف تیرے ہی لائق ہے۔

جلسے کی دعائیں:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعاء پڑھتے تھے:

۱-''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ ارْحَمْنِیْ وَ عَافِنِیْ وَ اھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ''[۲]

اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے عافیت سے رکھ اور مجھے روزی عطا کر۔

۲-حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان پڑھا کرتے تھے:

---

[۱] صحیح بخاری کتاب الاذان باب ۱۲۶ ج:۲/۳۶۲ حدیث:۷۹۹

[۲] ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب الدعاء بین السجدتین ج:۱/۲۲۴ حدیث:۸۵۰ ترمذی الصلاۃ باب مایقول بین السجدتین، وابن ماجۃ کتاب اقامۃ الصلوۃ باب مایقول بین السجدتین :۱/۲۹۰ حدیث:۸۹۸۔ جلسہ کی دعاء بعض احادیث کے اندر اس لفظ کے ساتھ مذکور ہے۔

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ ارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَ عَافِنِیْ وَ اھْدِنِیْ وَ اجْبُرْنِیْ''

''رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ''[1]

اے میرے رب مجھے معاف فرما۔ اے میرے رب مجھے معاف فرما۔

تشہد:- ''اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ أَشْھَدُ أَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ''[2]

میری ساری قولی و بدنی اور مالی عبادت صرف اللہ کے لئے خاص ہے اے نبی! آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت وسلامتی اور برکتیں ہوں اور ہم پر اور اللہ کے دوسرے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

نوٹ:۔ تشہد میں ''أَشْھَدُ أَنْ لاَ اِلٰہَ'' پر انگلی اٹھانا اور ''اِلَّا اللّٰہُ'' پر انگلی کو

---

[1] ابوداؤد ابواب الرکوع والسجود باب مایقول الرجل فی رکوعہ وسجودہ ج:١/٢٣١ حدیث: ٨٧٤ صحیح سنن نسائی کتاب التطبیق باب الدعاء بین السجدتین ج:١/٣٧٢ حدیث:١١٤٤ سنن دارمی: ١/٣٠٣۔٣٠٤

[2] صحیح بخاری کتاب الأذان باب التشہد فی الآخرۃ ج:٢/٣٩٦ حدیث: ٨٣١، ٨٣٥ وصحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب التشہد فی الصلاۃ ج:٢/٣٥١ حدیث: ٤٠٢

گرانا کسی بھی صریح حدیث سے ثابت نہیں ہے بلکہ احادیث نبویہ کے ظاہری مفہوم سے ابتداء تشہد ہی سے اشارہ کرنا ثابت ہوتا ہے اور خصوصاً حدیث (یحرکھا) کے مطابق اختتام نماز تک اسے حرکت دیتے رہنا چاہئے۔[1]

درود شریف:- ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ''[2]

یا الٰہی رحمت فرما محمد ﷺ اور آل محمد پر جس طرح تو نے رحمت فرمائی ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم پر بیشک تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے یا الٰہی برکت فرما محمد ﷺ اور آل محمد پر جس طرح تو نے برکت فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔

نوٹ:- کسی بھی روایت میں درود شریف میں ''سیدنا'' ''یا مولانا'' کا لفظ موجود نہیں ہے۔

درود شریف کے بعد کی دعائیں:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول

---

[1] مرعاۃ المفاتیح: ٣/٢٨٨

[2] صحیح بخاری کتاب أحادیث الانبیاء باب ١٠ : ج:٦/٥٠٣ حدیث : ٣٣٧٠، ٤٧٩٧، ٦٣٥٧

اللہ ﷺ نماز میں آخری قعدہ میں یوں دعاء فرماتے تھے:

’’اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ وَ أَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ فِتۡنَةِ الۡمَسِیۡحِ الدَّجَّالِ ، وَاَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ فِتۡنَةِ الۡمَحۡیَا وَفِتۡنَةِ الۡمَمَاتِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡمَاثَمِ وَالۡمَغۡرَمِ‘‘[۱]

یا الٰہی ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں دجال کے فتنے سے اور پناہ میں آتا ہوں موت وحیات کے فتنے سے یا الٰہی ! میں گناہ سے اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

’’اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ ظُلۡمًا کَثِیۡراً وَّ لاَ یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا أَنۡتَ فَاغۡفِرۡلِیۡ مَغۡفِرَةً مِّنۡ عِنۡدِکَ وَ ارۡحَمۡنِیۡ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡغُفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ‘‘[۲]

اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا ہے پس تو ایسی بخشش کے ساتھ جو تیرے نزدیک ہے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم کر بے شک تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

---

[۱] صحیح بخاری کتاب الاذان باب الدعاء قبل السلام ج:۲/۴۰۳ حدیث:۸۳۲، صحیح مسلم کتاب المساجد باب ما یستعاذمنه فی الصلوة ج:۳/۹۴ حدیث:۵۸۹، صحیح مسلم کی روایت میں ’’الممات‘‘ سے پہلے ’’فتنة‘‘ کا لفظ نہیں ہے۔

[۲] صحیح بخاری کتاب الأذان باب الدعاء قبل السلام ج:۲/۴۰۴ حدیث:۸۳۴ صحیح مسلم کتاب الذکر باب استحباب خفض الصوت بالذکر ج:۹/۳۲_۳۳ حدیث:۲۷۰۵

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشہد کے بعد سلام پھیرنے سے قبل یہ دعاء پڑھتے تھے:

’’اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ مَا قَدَّمۡتُ وَمَا أَخَّرۡتُ وَمَا أَسۡرَرۡتُ وَ مَا أَعۡلَنۡتُ وَ مَا اَسۡرَفۡتُ وَ مَا أَنۡتَ أَعۡلَمُ بِهٖ مِنِّیۡ أَنۡتَ الۡمُقَدِّمُ وَ أَنۡتَ الۡمُؤَخِّرُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ ‘‘[۱]

اے اللہ! تو میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہ معاف فرما اور جو میں نے زیادتی کی اور وہ جو گناہ تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے (وہ بھی معاف فرما) تو ہی اپنی درگاہ عزت میں) آگے کرنے والا اور اپنی بارگاہ جلال سے پیچھے کرنے والا ہے صرف تو ہی سچا معبود ہے۔

نماز کے بعد مسنون اذکار: -سلام پھیرنے کے بعد امام اور مقتدی کو چاہئے کہ ایک بار اونچی آواز سے اللہ اکبر کہیں جیسا کہ حدیث میں ہے:

’’عَنۡ ابۡنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنۡتُ اَعۡرَفُ انقضاء صلاةِ النبیِ ﷺ بِالتَّکۡبِیۡرِ ‘‘[۲]

---

[۱] صحیح مسلم کتاب صلاة المسافرین باب صلاة النبی ﷺ و دعائه باللیل ج:۳/۳۰۹ حدیث:۷۷۱

[۲] صحیح بخاری کتاب الأذان باب الذکر بعد الصلوة ج:۲/۴۱۳ حدیث:۸۴۲ و صحیح مسلم کتاب المساجد باب الذکر بعد الصلاة:۳/۹۰ حدیث:۵۸۳

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی نماز کے ختم ہونے کو تکبیر (اللہ اکبر) کی آواز سے جانتا تھا۔

پھر اس کے بعد تین بار ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰه'' کہیں جیسا کہ حضرت ثوبانؓ کی روایت سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰه'' کہتے تھے۔[1]

پھر یہ دعاء پڑھے:

''اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ''[2]

یا الٰہی ! تو (السلام) ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے اے ذوالجلال والاکرام تو بڑا ہی بابرکت ہے۔

اس کے بعد یہ پڑھے:

''رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ''[3]

اے رب! تو میری مدد فرما اپنے ذکر و شکر اور اپنی بہترین عبادت کرنے پر۔

---

۱ صحیح مسلم کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ ۳/۹۶-۹۷ حدیث:۵۹۱

۲ صحیح مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلوۃ:۳/۹۶-۹۷ حدیث:۵۹۱

۳ سنن نسائی کتاب السہو، باب نوع آخر من الدعاء:۳/۵۳

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد کہتے تھے:

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ''[1]

اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ساری تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یا اللہ! تو جو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور تو جسے روک رکھے اسے کوئی دینے والا نہیں اور نہ کسی دولت مند کو اسکی امیری کچھ نفع دے سکتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے جو ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھے:

''۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر[2] اور ۱۰۰ کو مکمل کرنے کے لئے ایک مرتبہ'' **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ**

---

۱ صحیح بخاری کتاب الآذان باب الذکر بعد الصلاۃ:۲/۴۱۳ حدیث:۸۴۴ وصحیح مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ:۳/۹۷-۹۸ حدیث:۵۹۳

۲ صحیح مسلم کی روایت میں ۳۴ دفعہ اللہ اکبر کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں طریقے جائز ہے کتاب المساجد باب استحباب الذکر:۳/۱۱۱ حدیث:۵۹۶

لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ ولَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَيٍ قَدِیْرٌ'' [1] کہے۔

آیۃ الکرسی:- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے''جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو اس کو بہشت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روکتی''۔[2]

مطلب یہ ہے کہ آیۃ الکرسی پڑھنے والا موت کے بعد سیدھا جنت میں جائے گا۔

﴿اَللّٰہُ لاَ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لاَ تَاخُذُہٗ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ لَّہٗ مَا فِیْ السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِیْ الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَ مَا خَلْفَھُمْ وَلاَ یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلاَ یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ﴾[3]

اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ زندہ ہے ہمیشہ قائم رہنے والا ہے وہ اونگھتا

[1] صحیح مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ:۳/۱۰۲ حدیث:۵۹۷

[2] نسائی عمل الیوم واللیلۃ ص:۱۸۲ حدیث:۱۰۰ اسے ابن حبان اور منذری نے صحیح کہا ہے الترغیب والترہیب:۲/۴۵۳

[3] البقرۃ:۲۵۵

ہے نہ سوتا ہے اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی اجازت کے بغیر کون اس کے پاس کسی کی سفارش کرسکتا ہے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ ان سے پہلے گزرا اور جو کچھ ان کے بعد ہوگا اور لوگ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرسکتے (معلوم نہیں کرسکتے) مگر جتنا وہ چاہتا ہے (اتنا علم جسے چاہے دے دیتا ہے) اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور ان دونوں کی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں وہ بلند و بالا بڑی عظمتوں والا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی [1] پڑھ لیتا ہے تو اللہ کی طرف سے اس کے لئے محافظ مقرر کردیا جاتا ہے اور طلوع فجر تک شیطان اسکے قریب نہیں آتا''[2]

قنوت وتر کی دعاء:- حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھکو رسول

[1] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو شخص آیۃ الکرسی سوتے وقت پڑھ لیتا ہے وہ شیطان کے ہر شر و فساد سے مامون و محفوظ رہتا ہے اور اس کی اللہ کی جانب سے حفاظت کی جاتی ہے۔ صحیح بخاری کتاب الوکالۃ باب اذا وکل رجلا فترک الوکیل شیئاً فاجازہ الموکل: ج:۴/۶۱۲۔۶۱۳ حدیث:۲۳۱۱ و عمل الیوم واللیلۃ للنسائی ص:۵۳۲ حدیث:۹۵۹

[2] سنن أبی داؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح ج:۴/۳۲۰ حدیث:۵۰۷۹ عمل الیوم واللیلۃ للنسائی ص:۱۸۸ حدیث:۱۱۱

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کلمات سکھائے کہ میں ان کو قنوت وتر میں کہوں :

”اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَ عَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَ تَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْمَا أَعْطَیْتَ وَ قِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلاَ یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّہٗ لاَ یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلاَ یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَیْتَ“[1]

---

[1] سنن أبی داؤد کتاب الصلاۃ باب القنوت فی الوتر : ۲/۶۳ حدیث: ۱۴۲۵ سنن ترمذی أبواب الوتر باب ماجاء فی القنوت فی الوتر حدیث: ۴۶۴، صحیح سنن نسائی للالبانیؒ کتاب قیام اللیل باب الدعاء فی الوتر ج: ۱/۵۵۹ حدیث: ۱۷۴۴ صحیح سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ باب ماجاء فی القنوت فی الوتر ج: ۱/۳۴۸ حدیث: ۹۷۵، سنن دارمی : ۱/۳۷۳ حدیث: ۱۹۷۔۱۹۸، مسند احمد: ۱/۱۹۹، بیہقی: ۲/۲۰۹، ۴۹۶

تنبیہ: (۱) اس دعاء قنوت میں ” وَلاَ یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ “ کے الفاظ مذکورہ کتب میں سے صرف بیہقی میں ہیں اور صحیح سند سے ثابت ہیں التلخیص الحبیر: ۱/۲۴۹

(۲) ابن ماجہ میں ”وَتَبَارَکْتَ“ سے پہلے ”سُبْحَانَكَ“ کی زیادتی ہے جبکہ حدیث کی دوسری کتابوں میں یہ زیادتی نہیں ہے اور یہ وہم خود امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کو ہوا یا کسی ناسخ سے اس میں غلطی ہوگئی ہو کیونکہ یہ زیادتی مصنف ابن أبی شیبہ ۲/۳۰۰ ج: ۱۰ حدیث: ۹۷۵۴ اور ابن أبی عاصم فی السنۃ (۳۷۴) میں نہیں ہے ۔ اس لئے ”سُبْحَانَكَ“ کی زیادتی کو دعاء قنوت میں شامل کرنا صحیح نہیں ہے۔

(۳) ” تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَیْتَ “ کے بعد ”نَسْتَغْفِرُکَ وَ نَتُوْبُ اِلَیْکَ“ کی زیادتی جزری نے حصن حصین (۱۷۳) میں کی ہے اور امام نووی نے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اے اللہ! میری ہدایت کر ان لوگوں میں جن کی تو نے ہدایت کی اور مجھکو عافیت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت دی اور میرا مددگار ہو جا ان لوگوں میں جن کا تو مددگار ہوا اور میرے لئے برکت دے ان چیزوں میں جو تو نے عطا کیں اور ان چیزوں کی برائی سے مجھکو محفوظ رکھ جن کا تو نے حکم کیا

(گذشتہ صفحہ کا) روضۃ الطالبین ۱/۲۵۳ میں صراحت کی ہے کہ یہ علماء کی طرف سے اضافہ ہے اور ان کلمات کی کچھ اصلیت نہیں ہے لہذا یہ زیادتی حضرت عائشہؓ کی حدیث ”مَنْ أَحْدَثَ فِیْ أَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَد “متفق علیہ بحوالۂ مشکوۃ المصابیح ج: ۱/۵۱ حدیث: ۱۴۰ کی رو سے مردود اور غیر مقبول ہے اور حدیث میں وارد شدہ اذکار و دعاؤں میں اپنی طرف سے کسی قسم کی زیادتی نہیں کرنی چاہئے۔

(۴) ”وصلی اللہ علی النبی محمد“ دعاء کے آخر میں یہ کلمات فقط نسائی کی ایک روایت میں ہیں امام نووی نے المجموع ۴/۴۹۹ میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح یا حسن ہے اور ”اذکار“ ص: ۵۸ میں اسے حسن کہا ہے ۔ حافظ ابن حجر نے نووی کا تعاقب کرتے ہوئے کہا کہ اس کی سند منقطع ہے التلخیص الجیر: ۱/۲۴۸ صحیح ابن خزیمہ (۱۰۹۷) میں ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ وہ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں قنوت وتر کے آخر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے تھے نیز اسی طرح اسماعیل قاضی کی فضل الصلاۃ علی النبی (۱۰۷) وغیرہ میں أبو حلیمہ معاذ بن حارث انصاری سے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں تراویح کی امامت میں قنوت وتر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ثابت ہے پس یہ زیادتی سلف صالحین کے اس پر عمل پیرا ہونے کے سبب مشروع ہوئی لہذا اس پر بدعت کا اطلاق کرنا غیر مناسب ہے ”ھٰذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب“

کیونکہ تو حکم کرتا ہے اور تجھ پر حکم نہیں کیا جاتا اور بے شک وہ شخص ذلیل نہیں ہوتا جس کا تو دوست ہو گیا اور وہ شخص عزیز نہیں ہوتا جس کو تو نے دشمن رکھا تو برکت والا ہے اے میرے پروردگار تو بلند مرتبہ والا ہے اور اللہ کے نبی محمد ﷺ پر رحمت نازل کرے۔

وتر کے بعد کی دعاء:- ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وتر کا سلام پھیر لیتے تو فرماتے:

''سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ''[1]

پاک ہے وہ بادشاہ جو سارے عیبوں سے بری ہے۔

نوٹ:- نسائی اور احمد کی روایتوں میں یہ ہے کہ اس کلمے کو تین بار فرماتے اور تیسری بار بلند آواز کے ساتھ کھینچ کر فرماتے۔ دارقطنی کی روایت میں اس کے بعد یہ کلمہ زیادہ ہے:

'' وَ رَبُّ الْمَلَائِکَةِ وَالرُّوحِ ''[2]

تہجد کی دعاء:- حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول

[1] سنن أبی داؤد کتاب الصلاۃ باب فی الدعاء فی الوتر ج:۲/۶۵ حدیث:۱۴۳۰، صحیح سنن نسائی للالبانی:۱/۵۶۰ حدیث:۱۷۴۹، مسند احمد:۵/۱۲۳ عمل الیوم واللیلۃ للنسائی ص:۴۴۵ حدیث:۷۴۰

[2] سنن دارقطنی:۲/۳۱

اللہ ﷺ جب رات کو تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعاء پڑھتے:

''اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِکُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ، وَلَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَ وَعْدُکَ الْحَقُّ وَ لِقَاؤُکَ حَقٌّ، وَقَوْلُکَ حَقٌّ، وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَکَ أَسْلَمْتُ، وَبِکَ آمَنْتُ وَ عَلَيْکَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْکَ أَنَبْتُ، وَبِکَ خَاصَمْتُ، وَاِلَيْکَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَ مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ أَوْ لَا اِلٰهَ غَيْرُکَ ''[1]

اے اللہ! تیرے ہی لئے ساری تعریف ہے تو ہی زمین اور آسمان اور

[1] صحیح بخاری کتاب التہجد باللیل ج:۳/۳ حدیث:۱۱۲۰، ۶۳۱۷ صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب صلاۃ النبی ﷺ و دعائہ باللیل ج:۳/۳۰۷ حدیث:۷۶۹ صحیح سنن نسائی:۱/۵۲۷ حدیث:۱۶۱۸ صحیح سنن ابن ماجہ:۱/۴۰۲ حدیث:۱۱۲۲، بخاری میں'' لَا اِلٰـهَ اِلَّا أَنْتَ أَوْ اِلٰه غَيْرُكَ ''شک کے ساتھ ہے۔ مسلم میں صرف'' لَا اِلٰـهَ اِلَّا أَنْتَ '' ہے۔ ابن ماجہ میں ''لا اله الا انتَ وَلَا اِلٰه غَيْرُكَ وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِكَ '' ہے اور نسائی میں '' لَا اِلٰـهَ اِلَّا أَنْتَ '' کے بعد'' وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ '' ہے۔

ان میں جو کچھ ہے سب کو قائم رکھنے والا ہے تیرے ہی لئے ساری تعریف ہے زمین و آسمان اور ان میں جو کچھ ہے ان سب کی بادشاہت تیرے ہی لئے ہے تیرے ہی لئے ساری تعریف ہے تو ہی زمین و آسمان کا بادشاہ ہے تیرے ہی لئے ساری تعریف ہے تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیری ملاقات حق ہے، تیرا کلام حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، تمام انبیاء حق ہیں، محمد ﷺ حق ہیں، قیامت حق ہے، اے اللہ! میں تیرے ہی سامنے جھک گیا میں تیرے ہی اوپر ایمان لایا میں نے تجھ ہی پر بھروسہ کیا، میں نے تیری ہی طرف رجوع کیا، تیری مدد سے دشمنوں سے جھگڑا کیا اور صرف تجھے ہی اپنا حاکم مانا لہٰذا تو میرے اگلے پچھلے اور پوشیدہ و ظاہر تمام گناہوں کو معاف کر دے، تو ہی آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

نماز تہجد کے بعد کی دعاء:- نماز تہجد پڑھ لینے کے بعد آپ ﷺ یہ دعاء پڑھتے تھے:

''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْراً وَّ فِیْ بَصَرِیْ نُوْراً وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْراً وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْراً وَّعَنْ یَسَارِیْ نُوْراً وَ فَوْقِیْ نُوْراً، وَ تَحْتِیْ نُوْراً وَّ أَمَامِیْ نُوْراً وَّ خَلْفِیْ نُوْراً وَّ اجْعَلْ لِیْ نُوْراً''

اے اللہ! میرے دل میں نور دے اور میری بینائی میں نور دے اور میرے کان میں نور دے اور میرے داہنے نور دے اور میرے بائیں نور دے اور میرے اوپر نور دے اور میرے نیچے نور دے اور میرے آگے نور دے اور میرے پیچھے نور دے اور میرے لئے نور دے۔

اور بعض روایات میں یہ بھی ہے:

''وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْراًوَّ فِیْ عَصَبِیْ نُوْراً وَّ فِیْ لَحْمِیْ نُوْراً وَّفِیْ دَمِیْ نُوْراً وَّ فِیْ شَعْرِیْ نُوْراً وَّفِیْ بَشْرِیْ نُوْراً''[۱]

اور میری زبان میں نور دے اور میرے پٹھے میں نور دے اور میرے گوشت میں نور دے اور میرے خون میں نور دے اور میرے بالوں میں نور دے اور میرے ظاہر بدن میں نور دے۔

صحیحین کی ایک روایت میں یہ بھی ہے:

''وَ اجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْراً وَّ اعْظَمْ لِیْ نُوْراً''

---

[۱] صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء اذا انتبہ من اللیل ج:۱۱/۱۳۹۔۱۴۰ حدیث:۳۶۱۶، صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ و سلم و دعائہ باللیل ج:۳/۳۰۰ حدیث:۷۶۳

اور میری جان میں نور دے اور میرے لئے بڑا نور دے۔

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ بھی ہے:

''اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْراً ''

اے اللہ مجھ کو نور دے۔

قنوت نازلہ:- جو دعاء جنگ، مصیبت، غلبہ دشمن کے وقت پڑھی جاتی ہے اسے قنوت نازلہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں (رکوع کے بعد) یہ دعاء پڑھتے تھے ویسے کسی بھی نماز میں قنوت نازلہ پڑھ سکتے ہیں اسے فرض نمازوں میں رکوع کے بعد پڑھنا چاہئے جبکہ قنوت وتر رکوع سے پہلے پڑھنی چاہئے:

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَ لِلْمُوْمِنِیْنَ وَالْمُوْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَ أَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَ عَدُوِّھِمْ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ کَفَرَۃَ أَھْلِ الْکِتَابِ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَ یُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیُقَاتِلُوْنَ أَوْلِیَائَکَ اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَأَنْزِلْ بِھِمْ بَأسَکَ الَّذِیْ لاَ تَرُدُّہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ''[1]

[1] مصنف عبدالرزاق :۳/۱۱۱، السنن الکبریٰ للبیہقی :۲/۲۱۰، ۲۱۱۔ مختصر الوتر مع قیام اللیل:۲۳۱

اے اللہ! ہمیں اور تمام مومن مردوں، مومن عورتوں مسلمان مردوں مسلمان عورتوں کو بخش دے اور ان کے دلوں میں الفت ڈال دے ان کی باہمی اصلاح فرما دے اپنے اور ان کے دشمنوں پر ان کی مدد فرما الٰہی کافروں کو اپنی رحمت سے دور کر جو تیری راہ سے روکتے تیرے رسولوں کو جھٹلاتے اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں الٰہی! ان کے درمیان پھوٹ ڈال دے ان کے قدم ڈگمگا دے اور ان پر اپنا وہ عذاب اتار جسے تو مجرم قوم سے نہیں ٹالا کرتا۔

دعائے استخارہ:- جب کسی کو کسی جائز امر در پیش ہو اور وہ اس میں متردد ہو کہ اسے کروں یا نہ کروں یا جب کسی کام کا ارادہ کرے تو اس موقع پر استخارہ کرنا سنت ہے اسکی صورت یہ ہے کہ وضو کر کے دو رکعت نفل خشوع و خضوع اور حضور قلب سے پڑھے رکوع و سجود اور قومہ و جلسہ بڑے اطمینان سے کرے پھر فارغ ہو کر یہ دعاء پڑھے:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ أَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ أَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمُ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ وَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ أَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَ

یَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَ اقْدُرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ أَرْضِنِیْ بِهٖ"[1]

یا الٰہی میں اس کام میں تجھ سے تیرے علم کی مدد سے خیر مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری قدرت کے ذریعہ قدرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں تو قدرت رکھتا ہے میں قدرت نہیں رکھتا تو جانتا ہے میں جانتا نہیں تو ہی غیب کا علم رکھنے والا ہے اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ چیز میرے دین دنیا و آخرت اور انجام کار کے لئے بہتر ہے۔تو تو مجھے اس پر قادر بنا دے میرے لئے اسے آسان کردے اور میرے لئے اس میں برکت عطا فرما اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ چیز میرے دین دنیا و آخرت اور انجام کار کے لئے بدتر ہے تو تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے ہٹا دے اور مجھے خیر پر جہاں بھی ہو قادر بنادے اور مجھے اس پر خوش رہنے کی توفیق دیدے۔

---

[1] صحیح بخاری کتاب التہجد باب ما جاء فی التطوع مثنی مثنی ج: ۳/۶۱۔۶۲ حدیث: ۱۱۶۲، ۶۳۸۲، ۷۳۹۰، سنن أبی داؤد کتاب الصلاۃ باب فی الاستخارۃ ج: ۲/۸۹۔۹۰ حدیث: ۱۵۳۸، سنن ترمذی أبواب الوتر باب ماجاء فی صلاۃ الاستخارۃ، صحیح سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ باب ماجاء فی صلاۃ الاستخارۃ ج: ۱/۴۱۱ حدیث: ۱۱۴۴، مسند أحمد: ۳/۳۴۴

نوٹ:-بہتر ہوگا کہ استخارہ خود کیا جائے اور سات بار استخارہ کیا جائے استخارہ رات یا دن کی جس گھڑی میں آپ چاہیں کر سکتے ہیں سوائے اوقات مکروہہ کے۔اور "أَنَّ هٰذَا الامرَ" کی جگہ اپنی ضرورت کا نام لے۔

بیمار کی مزاج پُرسی کی فضیلت اور اس وقت کی دعائیں:-

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو مسلمان دوسرے مسلمان کی دن کے اول حصے میں (دوپہر سے پہلے) عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے شام تک رحمت و مغفرت کی دعاء کرتے ہیں اور جو مسلمان دن کے آخری حصے میں (دوپہر کے بعد) مزاج پُرسی (عیادت) کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے صبح تک رحمت اور مغفرت کی دعاء کرتے ہیں نیز اس کے لئے بہشت میں باغ ہے"[1]

نبی ﷺ نے فرمایا ہے مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی تیمارداری کے لئے جاتا ہے تو وہ واپس لوٹتے وقت جنت کے میوے چُنتا ہے"[2]

---

[1] ترمذی، الجنائز باب ماجاء فی عیادۃ المریض حدیث: ۹۷۰ و ابوداؤد، الجنائز باب فی فضل العیادۃ ج: ۳/ ۱۸۵ حدیث: ۳۰۹۸ ، اسے ابن حبان (۷۰۱) امام حاکم (۱/۳۴۱، ۳۴۲) اور حافظ ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

[2] صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل عیادۃ المریض: ۸/۳۶۷ حدیث: ۲۵۶۸، سنن ترمذی أبواب الجنائز باب ماجاء فی عیادۃ المریض حدیث: ۹۶۷

جب مریض کی عیادت کے لئے جائیں تو رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی درج ذیل دعائیں اس کے حق میں کریں۔

(۱) آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی تیمارداری کے لئے جاتا ہے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے تو شفایاب ہو جاتا ہے الاّ یہ کہ اسکی موت کا وقت ہی آ چکا ہو۔

”أَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَكَ“[۱]

میں بزرگ و برتر اللہ عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ تجھے شفا سے نوازے۔

(۲) رسول اللہ ﷺ ایک دیہاتی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اس سے یہ کلمات کہے:

”لاَ بَأسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ“[۲]

ڈر نہیں (غم نہ کر) اگر اللہ نے چاہا (یہی بیماری تجھے گناہوں) سے پاک کرنے والی ہے۔

---

[۱] ابوداؤد، الجنائز باب الدعاء للمریض عند العیادة ج: ۳/۱۸۷ حدیث: ۳۱۰۶۔ اسے ابن حبان، امام حاکم: ۱/۳۴۲، ۴۱۶/۴ ، اور امام نووی نے صحیح کہا ہے۔

[۲] صحیح بخاری کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام ج ۶/۴۷۷ حدیث: ۳۶۱۶، ۵۶۵۶، ۵۶۶۲، ۷۴۷۰۔

(۳) ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ مریض کے جسم پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور یہ دعاء پڑھتے تھے:

”أَذْهِبِ الْبَأْسَ ، رَبَّ النَّاسِ، وَ أَشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لاَ شِفَآءَ اِلاَّ شِفَآؤُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَماً“[۱]

اے انسانوں کے رب! بیماری دور کر اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں ایسی شفا دے جو کسی بیماری کو نہیں چھوڑتی۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب کسی مسلمان کو تکلیف (مصیبت یا نقصان) پہونچے تو وہ یہ کہے:

”اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ أجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَ أَخْلِفْ لِيْ خَيْراً مِنْهَا“[۲]

ہم سب اللہ کیلئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اے اللہ مجھے میری مصیبت میں اجر اور نعم البدل عطا فرما تو اللہ تعالی اس کے

---

[۱] صحیح بخاری المرضی باب دعاء العائد للمریض ج: ۱۰/۱۶۱ حدیث: ۵۶۷۵، ۵۷۴۳، ۵۷۴۴، ۵۷۵۰، وصحیح مسلم کتاب السلام باب استحباب رقیة المریض ج: ۷/۴۳۵ حدیث: ۲۱۹۱

[۲] صحیح مسلم کتاب الجنائز باب مایقال عند المصیبة: ۳/۴۹۰ حدیث: ۹۱۸

بدلے میں اس سے اچھی چیز عنایت فرما دیتا ہے۔

(۵) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جسم کے درد کی شکایت کی آپ نے فرمایا اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھو پھر تین مرتبہ بسم اللہ کہو اور سات دفعہ یہ کلمات پڑھو:

''أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ''[۱]

میں اللہ کے غلبے اور قدرت کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو میں پاتا ہوں اور اس سے ڈرتا ہوں (عثمان فرماتے ہیں) کہ میں نے اسی طرح کیا تو اللہ تعالی نے میری تکلیف دور کردی۔

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو ان الفاظ کے ساتھ دم کیا کرتے تھے:

''أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ''[۲]

میں تم دونوں کو اللہ کے پورے کلمات کے ساتھ اس کی پناہ میں دیتا

[۱] صحیح مسلم السلام باب استحباب وضع یدہ علی موضع الالم مع الدعا: ۴۴۵/۷ حدیث: ۲۲۰۲

[۲] صحیح بخاری احادیث الانبیاء باب: ۱۰ حدیث: ۳۳۷۱، صحیح سنن ابن ماجہ: ۱۷۹/۳ حدیث: ۸۲۵۷

ہوں ہر شیطان اور زہریلے جانور کی برائی سے اور ہر نظر بد کی برائی سے۔

(۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ بیمار ہیں آپ نے فرمایا ہاں تو جبرئیل علیہ السلام نے یہ دعاء پڑھی:

''بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ''[۱]

اللہ کا نام لے کر میں آپ پر دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دے ہر نفس اور ہر حسد کرنیوالی آنکھ کی برائی سے اللہ آپ کو شفا دے میں اللہ کا نام لے کر آپ پر دم کرتا ہوں۔

(۸) ''اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ''[۲]

اے اللہ ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔

نماز جنازہ کی دعائیں:- نماز جنازہ پڑھنے کے لئے میت کی چارپائی اس طرح رکھیں کہ میت کا سر شمال جانب اور پاؤں جنوب جانب

[۱] صحیح مسلم کتاب السلام باب الطب والمرض والرقی: ۴۲۴/۷ حدیث: ۲۱۸۶

[۲] صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل الدعاء: ۲۰/۹ حدیث: ۲۶۹۰

ہوں پھر باوضو ہوکر صفیں باندھیں میت اگر مرد ہے تو امام اس کے سر کے سامنے کھڑا ہو اور اگر عورت ہے تو اس کے درمیان کھڑا ہو۔ [1] پھر دل میں نیت کر کے دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں اور پہلی تکبیر کہہ کر سورہ فاتحہ پڑھیں [2] اور کوئی سورت [3] پڑھے دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھیں تیسری تکبیر کے بعد درج ذیل دعاؤں میں کوئی دعاء پڑھے:

(۱)'' اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ أَحْیَیْتَهُ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّیْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَی الاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلاَ تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ '' [4]

[1] ترمذی الجنائز باب ماجاء این یقوم الامام من الرجل والمرأۃ حدیث:۱۰۳۵۔۱۰۳۶

[2] یہاں دعا'' اللھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَکَ '' پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ دیکھئے مسائل الامام احمد لابی داود:۱۵۳،احکام الجنائز وبدعہا للالبانی ص:۱۱۹،صحیح بخاری کتاب الجنائز باب قرأۃ فاتحۃ الکتاب:۲۶۱/۳ حدیث:۱۳۳۵

[3] صحیح سنن نسائی:۵۴/۲ حدیث:۱۹۸۶۔۱۹۸۷،احکام الجنائز:۱۱۹

[4] سنن ترمذی أبواب الجنائز باب مایقول فی الصلاۃ علی المیت،صحیح سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ماجاء فی الدعاء فی الصلاۃ علی الجنازۃ:۱۷/۲ حدیث:۱۲۲۶،سنن أبی داود کتاب الجنائز باب الدعاء للمیت :۲۱۱/۳ حدیث: ۳۲۰۱ ،صحیح سنن نسائی کتاب الجنائز باب الدعاء:۵۴/۲ حدیث:۱۹۸۵

اے اللہ ہمارے زندہ اور مردے کو چھوٹے اور بڑے کو، مرد اور عورت کو، حاضر اور غائب کو بخش دے اے اللہ ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو تو فوت کرے اسے ایمان پر فوت کرے اے اللہ ہمیں (میت) کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں کسی آزمائش میں نہ ڈال۔

ایک روایت میں ہے:

''وَلاَ تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ '' [1]

اور فتنہ میں نہ ڈالنا۔

(۲)'' اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَ ارْحَمْهُ وَ عَافِهٖ وَ أعْفُ عَنْهُ وَاَکْرِمْ نُزُلَهٗ وَ وَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَ أغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَ نَقِّهٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ أبْدِلْهُ خَیْراً مِنْ دَارِهٖ وَ أَھْلاً خَیْراً مِّنْ أَھْلِهٖ وَ زَوْجًا خَیْراً مِّنْ زَوْجِهٖ وَ أدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ{وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَ عَذَابَ النَّارِ }'' [2]

اے اللہ اسے معاف فرما اس پر رحم فرما اسے عافیت میں رکھ اس سے در

[1] عمل الیوم واللیلۃ:۵۸۴ حدیث:۱۰۸۰

[2] صحیح مسلم الجنائز باب الدعاء للمیت فی الصلاۃ:۳۵/۴۔۳۶ حدیث:۹۶۳

گز رفر مااس کی بہترین مہمانی فرمااس کی قبر کشادہ فرمااس کے گناہ پانی اولوں اور برف سے دھوڈال اسے گناہوں سے اس طرح صاف کردے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے اسے اس کے (دنیا والے) گھر سے بہتر گھر (دنیا کے) لوگوں سے بہتر لوگ اور اسکی بیوی سے بہتر جوڑا عطا فرما اسے جنت میں داخل فرما اور فتنہ قبر کے عذاب سے اور عذاب جہنم سے بچا۔

بچہ ہو تو یہ دعاء پڑھے:

''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنا سَلْفاً وَّ فَرَطاً وَ اَجْراً''۱

اے اللہ اس لڑکے کو ہمارے لئے پیشرو، پہلے سے سامان کرنے والا اور ثواب کا ذریعہ کردے۔

پھر اللہ اکبر کہہ کر دونوں طرف ہلکی آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے۲

میت کو قبر میں رکھنے کی دعاء:- ''بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلیٰ مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ''۳

اللہ کے نام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب اور طریقے پر (اسے دفن کرتے ہیں)

---

۱ صحیح بخاری:۳/۲۶۱ معلقاً عن الحسن باب قرأۃ فاتحۃ الکتاب علی الجنازۃ:۶۵
۲ سنن کبریٰ:۴/۴۳، مجمع الزوائد:۳/۳۴، مستدرک:۱/۳۶۰
۳ ابوداؤد، الجنائز باب فی الدعاء للمیّت اذا وضع فی قبرہ:۳/۲۱۴ حدیث:۳۲۱۳

زیارت قبور کی دعائیں:- ''اَلسَّلَامُ عَلٰی أَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ یَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ''۱

مومن اور مسلم گھر والوں پر سلامتی ہو ہم میں سے آگے جانے والوں اور پیچھے رہ جانے والوں پر اللہ تعالی رحم فرئے اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی عنقریب تم سے ملنے والے ہیں۔

مسلم ہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

''أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ''۲

میں اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کی دعاء کرتا ہوں۔

تعزیت کے مسنون الفاظ:- ''اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهُ مَا اَعْطٰی وَ كُلُّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ''۳

یقیناً اللہ کا مال ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دے رکھا ہے اس کے ہاں ہر چیز کے (فنا ہونے) کا وقت مقرر ہے (لہذا) صبر

---

۱ صحیح مسلم، الجنائز باب ما یقال عند دخول القبور والدعاء لاھلھا:۴/۴۸ حدیث:۹۷۴
۲ صحیح مسلم حوالہ مذکور حدیث:۹۷۵
۳ صحیح بخاری الجنائز باب قول النبی ﷺ یعذب المیت ببکاء اھله علیه اذا کان النوح من سنته:۳/۱۹۴ حدیث:۱۲۸۴

کر کے اس کا اجر وثواب حاصل کرنا چاہئے۔

صبح وشام کی دعائیں:- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو بندہ روزانہ صبح وشام اس دعاء کو تین مرتبہ پڑھے تو کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہونچا سکتی۔

''بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لاَ یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْئٌ فِی الْأَرْضِ وَ لاَ فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ''[۱]

میں اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہونچا سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے

(۲) عبد اللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انتہائی تاریک رات کو جس میں بارش ہو رہی تھی ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے تا کہ آپ ہم لوگوں کو نماز پڑھائیں پس آپ سے ملاقات ہوگئی آپ نے فرمایا کہ پڑھو ہم لوگ خاموش رہے پھر فرمایا پڑھو پھر ہم لوگ خاموش رہے تیسری بار پھر فرمایا میں نے کہا یا رسول اللہ کیا پڑھوں فرمایا کہ صبح

---

[۱] ترمذی الدعوات باب ماجاء فی الدعاء اذا أصبح واذا أمسی حدیث: ۳۳۸۵، أبوداؤد الأدب باب مایقول اذا أصبح :۳۲۳/۴ حدیث: ۵۰۸۸، صحیح سنن ابن ماجہ :۲۶۴/۳ حدیث:۳۱۳۴، احمد:۶۶/۱، ۷۲

وشام تین تین مرتبہ **''قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد''** اور **''معوّذتین''** (یعنی **قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق** اور **قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ**) پڑھ لیا کرو یہ تینوں سورتیں ہر چیز سے تجھ کو کفایت کریں گی۔[۱]

(۳) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو تعلیم دیتے ہوئے فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یہ دعاء پڑھے:

''اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَ بِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ''[۲]

الٰہی ہم نے تیری مدد سے صبح کی اور شام کی اور تیرے ہی مدد سے ہم زندہ رہتے ہیں اور تیری ہی قدرت سے ہم مریں گے اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

اور شام کو یہ دعاء پڑھیں:

---

[۱] أبوداؤد الأدب باب ما یقول اذا أصبح :۳۲۱/۴-۳۲۲، حدیث:۵۰۸۲، نسائی :۱۶۷/۲، أحمد:۳۱۲/۵، امام نووی نے ان کی سندوں کو اذکار ص:۷۳ میں صحیح قرار دیا ہے

[۲] ترمذی الدعوات باب ماجاء فی الدعاء اذا أصبح واذا أمسی :۳۳۸۸، أبوداؤد الأدب باب مایقول اذا أصبح:۳۱۷/۴ حدیث:۵۰۶۸، صحیح ابن ماجہ الدعاء باب ما یدعو بہ الرجل اذا أصبح و اذا أمسی:۲۶۴/۳ حدیث:۳۱۳۳

"اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَ بِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ"

بعض روایتوں میں صبح کی دعاء میں "وَ اِلَیْکَ النُّشُوْرُ" اور شام کی دعاء میں "وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ" ہے اور یہی زیادہ مناسب اور زیادہ صحیح ہے۔

رات اور دن کی دعائیں:- شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیدالاستغفار یہ ہے:

"اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ"[1]

اے اللہ تو ہی میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو نے مجھ کو پیدا کیا اور میں ترے عہد اور وعدے پر ہوں جس قدر مجھ سے ہوسکا میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز کی برائی سے جس کو میں نے کیا تیرے آگے اقرار کرتا ہوں تیری نعمت کا جو مجھ پر ہے اور اقرار کرتا ہوں اپنے گناہ کا پس تو مجھ کو بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا ہے۔

---

[1] صحیح بخاری الدعوات باب فضل الاستغفار:۱۱/۱۱۷حدیث:۶۳۰۶، ۶۳۲۳

آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ دعاء دن کو پڑھے اور اس پر یقین رکھتا ہو تو اگر اس دن شام ہونے سے پہلے مرجائے تو وہ جنتی ہے اور جو شخص یہ دعاء رات کو پڑھے اور اس پر یقین رکھتا ہو تو اگر اس رات کو صبح ہونے سے پہلے مرجائے تو وہ جنتی ہے۔

(۲) جو شخص یہ دعاء سو مرتبہ صبح کے وقت پڑھ لیتا ہے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اس کے لئے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اس سے سو برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور شام ہونے تک وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے:

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ"[1]

رات کے ضروری کام:- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات شروع ہوجائے یا فرمایا کہ جب شام کا وقت ہوجائے تو اپنے لڑکوں کو باہر جانے سے روکو کیونکہ شیاطین اس وقت منتشر ہوتے ہیں پس جب تھوڑی سی رات گزر جائے تو انکو چھوڑ دو اور دروازوں کو بند کردو اور اللہ کا نام ذکر کرو (بسم اللہ کہو) کیونکہ

---

[1] صحیح بخاری بدء الخلق باب صفۃ ابلیس وجنودہ:۶/۴۱۷حدیث:۳۲۹۳، صحیح مسلم الذکر والدعاء باب فضل التہلیل والتسبیح:۹/۲۱حدیث:۲۶۹۱

شیاطین ایسے بند دروازوں کو نہیں کھولتا ہے اور اپنی مشکوں گڑھوں کا منہ باندھ دو اور اللہ کا ذکر کرو اور اپنے برتنوں کو ڈھانک دو اور اللہ کا ذکر کرو اور اگر چھپانے کی کوئی چیز نہ ملے تو لکڑی اس برتن پر بسم اللہ کہہ کر رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔[1]

بخاری کی ایک روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برتنوں کو چھپا دو اور مشکوں کو باندھ دو اور دروازوں کو بند کر دو اور شام کے وقت اپنے بچوں کو اپنے ساتھ رکھو کیونکہ جن اس وقت منتشر ہوتے ہیں اور اچک لے جاتے ہیں اور سونے کے وقت چراغوں کو بجھا دو کیونکہ چھوٹا موذی یعنی چوہا اکثر بتی کو کھینچ کر لے جاتا ہے اور گھر والوں کو جلا دیتا ہے۔

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ برتنوں کو ڈھانک دو اور مشکوں کا منہ باندھ دو کیونکہ سال میں ایک ایسی رات ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے جب ایسے برتن پر جو ڈھکا ہوا نہیں ہے یا ایسی مشک جس کا منہ بندھا ہوا نہیں ہے اس کا گزر ہوتا ہے تو اس کا کوئی حصہ ضرور اس میں اتر جاتا ہے۔

سونے کے وقت کی دعائیں:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

[1] صحیح بخاری الاشربۃ باب تغطیۃ الاناء: ۱۰/۱۰۹ حدیث: ۵۶۲۳، ۶۲۹۶، صحیح مسلم الاشربۃ باب الأمر بتغطیۃ الاناء: ۷/۲۰۱ حدیث: ۲۰۱۲

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی خواب گاہ میں تشریف لاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکھٹا کر کے ان میں پھونکتے اور "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" اور "قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" ان میں پڑھتے پھر ان دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم مبارک پر پھیرتے پہلے ان دونوں کو اپنے سر اور منہ اور سامنے کے جسم پر لیجاتے ایسا ہی تین بار کرتے (یعنی پڑھتے اور پھونکتے اور ہاتھ پھیرتے)۔[1]

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ رمضان کی حفاظت کے لئے مقرر فرمایا پس ایک شخص میرے پاس آیا اور دونوں ہاتھوں سے کھانے کی چیزیں اٹھانے لگا میں نے اس کو پکڑا اور کہا کہ میں تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلوں گا اس نے کہا کہ میں محتاج اور صاحب عیال ہوں پس میں نے اس پر رحم کیا اور اس کو چھوڑ دیا جب میں نے صبح کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ رات تیرے قیدی نے کیا کیا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس نے شکایت کی کہ میں سخت محتاج اور صاحب عیال ہوں پس میں نے اس پر رحم کیا اور اس کو چھوڑ دیا اسی طرح وہ تین بار آیا اور کھانے کی

[1] صحیح بخاری فضائل القرآن باب فضل المعوذات: ۹/۶۷ حدیث: ۵۰۱۷، ۵۷۴۸، ۶۳۱۹

چیزیں اٹھانے لگا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تیسری بار ہے ہر بار تو کہتا ہے کہ پھر نہ آؤں گا اور پھر آتا ہے اس نے کہا کہ تو مجھے چھوڑ دے میں تجھے ایسے کلمات سکھائے دیتا ہوں جس سے اللہ تجھ کو نفع دے گا جب تو اپنے بستر خواب پر آئے تو آیۃ الکرسی ''اَللّٰـهُ لاَ اِلٰــهَ اِلاَّ هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم'' شروع سے آخر تک پڑھ لے کیونکہ اس کے پڑھ لینے سے صبح تک اللہ کی طرف سے برابر تیرے لئے ایک نگہبان رہے گا اور شیطان تیرے نزدیک نہ آئے گا پس میں نے اس کو چھوڑ دیا جب میں نے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا میں نے عرض کیا کہ اس نے یہ کہا کہ میں تجھ کو ایسے کلمات سکھائے دیتا ہوں جن سے اللہ تجھ کو نفع دے گا تو آپؐ نے فرمایا کہ بے شک اس نے تم سے سچ کہا حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے۔ اے ابوہریرہ کیا تو جانتا ہے کہ تین راتوں سے تو کس کے ساتھ مخاطب تھا میں نے عرض کی کہ نہیں فرمایا کہ وہ شیطان ہے۔[۱]

(۳) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی خوابگاہ میں تشریف لاتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر لیٹتے

---

[۱] صحیح بخاری الوکالۃ باب اذا وکل رجلا فترک الوکیل شیئاً فاجازہ الموکل: ۶۱۲/۴ـ۶۱۳، حدیث: ۲۳۱۱، ۳۲۷۵، ۵۰۱۰

پھر یہ دعا پڑھتے:

''اَللّٰهُمَّ بِاِسْمِکَ أَمُوْتُ وَ اَحیٰ''[۱]

اے اللہ تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور جیوں گا۔

جاگنے کی دعاء:-

'' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ''[۲]

اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو جلایا بعد اس کے کہ ہم کو مار ڈالا اور اسی کے پاس اٹھ کے جانا ہے۔

دفع بے خوابی کی دعاء:- '' لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰـهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ ''[۳]

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے قہّار ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان چیزوں کا جو دونوں کے بیچ میں ہے پروردگار ہے غالب ہے بڑا بخشنے والا ہے۔

نیند میں ڈرنے کی دعاء:- ''أَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ

---

[۱] صحیح بخاری الدعوات باب وضع الید تحت الخذ الیمنی: ۱۳۸/۱۱ حدیث: ۶۳۱۴

[۲] صحیح بخاری کتاب الدعوات باب مایقول اذا نام رقم الحدیث: ۶۳۱۲

[۳] اسے حاکم نے روایت کرکے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے: ۱/ ۵۴۰ عمل الیوم واللیلۃ نسائی وابن السنی اور دیکھئے صحیح الجامع: ۲۱۳/۴

وَعَقَابِهٖ وَ شَرَّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنَ وَ اَنْ يَحْضُرُوْنَ''[۱]

اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعہ اس کے غضب عذاب اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانی فریب سے اور موت کے وقت ان کے حاضر ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔

کھانا کھانے سے پہلے کی دعاء:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو پہلے'' بِسْمِ اللّٰهِ '' کہنا بھول جائے تو کھانے کے درمیان میں جب یاد آجائے تو یہ کہے''بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ آخِرَهٗ''[۲]

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اس کے اول وآخر میں۔

کھانا کھانے کے بعد کی جامع دعائیں:- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھالیا جاتا تو آپؐ یہ فرماتے:

---

[۱] سنن أبی داؤد کتاب الطب باب کیف الرقی ج:۴/۱۲ حدیث:۳۸۹۳، احمد:۲/۱۸۱ اور دیکھئے صحیح الترمذی:۳/۱۷۱

[۲] سنن أبی داؤد کتاب الأطعمة باب التسمية علی الطعام ج:۳/۳۴۷ حدیث:۳۷۶۷، سنن ترمذی أبواب الاطعمة باب ما جاء فی التسمية علی الطعام ج:۴/۲۸۸ اور دیکھئے صحیح الترمذی:۲/۱۶۷ اوصحیح سنن ابن ماجہ میں ''بسم اللہ فی اولہ وآخرہ'' فی کی زیادتی کے ساتھ ہے:۳/۱۱۸ حدیث:۲۶۵۹

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيْراً طَيِّباً مُبَارَكاً فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ[۱] وَّلاَ مُوَدَّعٍ وَلاَ مُسْتَغْنىً عَنْهُ رَبَّنَا ''[۲]

ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے بہت زیادہ پاکیزہ اور بابرکت تعریف نہ کفایت کیا گیا اور نہ یہ آخری کھانا ہے نہ اس سے بے نیازی برتی جاسکتی ہے اے ہمارے رب۔

(۲) معاذ بن انس الجہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کھانا کھائے پھر یہ دعاء پڑھے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

'' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلاَ قُوَّةٍ''[۳]

ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے مجھ کو کھانا کھلایا اور مجھے

---

[۱] صحیح بخاری کتاب الاطعمة باب مایقول اذا فرغ من طعامہ:۹/۲۳۷ حدیث:۵۴۵۸ وصحیح ابن ماجہ:۳/۲۲۲ حدیث:۲۶۷۲

[۲] غَیْرَ مَکْفِیٍّ کا مطلب ہے ہم نے جو کھانا کھایا ہے وہ مابعد کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ اے اللہ تیری نعمتیں تو سدابہار رہنے والی ہیں زندگی بھر ختم ہونے والی نہیں ہیں وَلاَ مُوَدَّعٍ کا مطلب ہے یہ ہمارا آخری کھانا نہیں ہے بلکہ جب تک زندگی ہے کھاتے رہیں گے۔

[۳] سنن أبی داؤد أوائل کتاب اللباس ج:۴/۴۲ حدیث:۴۰۲۳، صحیح ترمذی أبواب الدعوات:۳/۱۵۹، صحیح سنن ابن ماجہ:۳/۱۲۲ حدیث:۲۶۷۳

یہ کھانا عطا کیا بغیر کسی قوت اور بغیر میری کسی طاقت کے جو میری طرف سے ہو۔[۱]

کھانا کھلانے والے کے حق میں دعائیں:- مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث طویل میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا:

(۱) ''اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِیْ وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِیْ ''[۲]

اے اللہ اس شخص کو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اس شخص کو پلا جس نے مجھے پلایا

(۲) ''اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَ اغْفِرْلَھُمْ وَ ارْحَمْھُمْ ''[۳]

اے اللہ! جو کچھ تو نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں ان کو برکت دے پھر

---

[۱] کھانے کے بعد والی دعا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلْنَا مُسْلِمِیْنَ ''جو لوگوں کے مابین رائج ہے اس کی سند ضعیف ہے ملاحظہ ہو ضعیف سنن ابن ماجہ ص:۲۶۶ (۳۳۴۶)، الکلم الطیب: (۱۸۸) مختصر الشمائل المحمدیۃ: ۱۶۳، مشکوۃ المصابیح محقق ج:۱۲۱۶/۲ حدیث:۴۲۰۴

[۲] صحیح مسلم الاشربۃ باب اکرام الضیف وفضل ایثارہ: ۲۶۰/۷، ۲۶۱ حدیث: ۲۰۵۵، أحمد:۵۰۲/۶

[۳] صحیح مسلم الاشربۃ باب استحباب وضع النوی خارج التمر: ۲۴۴/۷ حدیث:۲۰۴۲، و احمد:۱۸۸/۴۔۱۹۰

ان کو بخش دے پھر ان پر رحم فرما۔

چاند دیکھنے کی دعاء:- ''(اَللّٰہُ اَکْبَرُ) اَللّٰھُمَّ! أَھِلَّہُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَ التَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضیٰ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ''[۱]

اللہ بہت بڑا ہے اے اللہ تو اسے ہم پر امن وامان، سلامتی اور اسلام اور ان چیزوں کی توفیق کے ساتھ جن کو تو دوست رکھتا ہے اور پسند کرتا ہے یہ چاند ہم کو دکھا (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

افطار کی دعاء:- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو یہ فرماتے:

''ذَھَبَ الظَمأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ ''[۲]

پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہو گئیں اور اجر ثابت ہو گیا اگر اللہ نے چاہا۔

افطار کرانے والے کے حق میں دعاء:- ''اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ

---

[۱] سنن ترمذی أبواب الدعوات باب ما یقول عند رویۃ الھلال :۵۰۴/۵، سنن دارمی: ۳۳۶/۱، الفاظ دارمی کے ہیں اور ترمذی کے الفاظ یہ ہیں'' اَللّٰھُمَّ! أَھِلَّہُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ''

[۲] أبوداؤد الصوم باب القول عند الافطار: ۳۰۶/۲ حدیث: ۲۳۵۷، دارقطنی: ۱۸۵/۲، مستدرک: ۱۲۲/۱

الصَّائِمُوْنَ وَ اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَ صَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ ''[۱]

روزہ دار تمہارے یہاں افطار کریں اور پاک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر درود بھیجیں۔

شب قدر کی دعاء:- ''اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ''[۲]

اے اللہ تو عفو درگزر کرنے والا بڑا داتا ہے اور درگزر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے یوں مجھے معاف فرمادے۔

عیدین میں تکبیرات کے الفاظ:- عیدین میں تکبیرات کے الفاظ کسی صحیح حدیث میں ذکر نہیں ہے البتہ بعض صحابہ کرام اور تابعین عظام سے یہ الفاظ تکبیرات کے منقول ہیں:

(۱)''اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْراً''

(۲)''اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدِ''

---

[۱] سنن أبی داؤد کتاب الاطعمۃ باب الدعا لرب الطعام: ۳/۳٦۷ ونسائی عمل الیوم واللیلۃ حدیث: ۳۸۵۴

[۲] سنن ترمذی مع تحفۃ الأحوذی أبواب الدعوات: ۴/۲٦۴، صحیح سنن ابن ماجہ: ۳/۲۵۹ حدیث: ۳۱۱۹۔۳۹۱۸۔ أحمد: ۱/۴۱۹، ۴۳۸، مستدرک: ۱/۵۳۰

(۳)''اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدِ''[۱]

امام شافعیؒ نے زیادتی الفاظ کے ساتھ بھی نقل کیا ہے:

''اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْراً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْراً وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَ اَصِيْلا لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلاَ نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، صَدَقَ وَعْدَهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ''[۲]

قربانی کی دعاء:- جانور کو قبلہ رخ اس کے بائیں پہلو پر لٹا کر دایاں قدم اس کے دائیں پہلو پر رکھ کر ذبح کریں۔[۳]

قربانی کے چار دن ہیں یوم النحر دسویں ذی الحجہ اور تین ایام تشریق یعنی دسویں، گیارہویں، بارہویں، تیرہویں کی شام تک۔[۴]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سینگ والا چت کبرے مینڈھے کی قربانی کی انہوں نے ''بِسْمِ اللّٰهِ

---

[۱] فتح الباری: ۲/۵۸۷

[۲] زاد المعاد: ۲/۳۹۵

[۳] فتح الباری: ۱۰/۲۲

[۴] احمد ابن حبان الصحیحۃ: ۲۴۷٦

وَ اللّٰــهُ اَكْبَـرُ‘‘ پڑھ کراپنے ہاتھ سے ذبح کیا حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ ان کا قدم جانور کے گردن پر تھا اور آپ نے ’’بِسْــمِ اللّٰـهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ‘‘ پڑھا۔[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سیاہ دنبہ لانے کا حکم دیا جب حاضر خدمت کیا گیا تو آپ نے حضرت عائشہؓ کو حکم دیا اے عائشہ چاقو لاؤ پھر کہا اسے پتھر پر تیز کرو میں نے ایسا ہی کیا پھر آپؐ نے فرمایا کہ مینڈھے کو پکڑ کر چت لٹاؤ پھر ذبح کیا اور یہ دعاء پڑھی:

’’بِسْــمِ اللّٰـهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ‘‘

اگر دوسرے کی طرف سے ذبح کر رہا ہے تو ’’مِـنْ مُـحَـمَّـدٍ‘‘ کی جگہ ’’مِنْ‘‘ کہہ کر اس شخص کا نام لے جن کی طرف سے قربانی پیش کرنی مقصود ہو۔[2]

---

[1] صحیح بخاری کتاب الأضاحی باب من ذبح الأضاحی بیدہ ج:۱۰/۲۲ حدیث:۵۵۵۸، صحیح مسلم کتاب الأضاحی باب استحباب الضحیة وذبحها مباشرة ج:۷/۱۳۳ حدیث:۱۹۶۶ سنن أبی داؤد کتاب الضحایا باب مایستحب من الضحایا ج:۳/۹۵ حدیث:۲۷۹۴، سنن ترمذی ج:۲/۸۸(۱۲۰۸) نسائی:۳/۹۱۵، صحیح ابن خزیمة:۴/۲۸۶(۷۵۹) سنن دارمی:۲/۵

[2] صحیح مسلم کتاب الاضاحی باب استحباب الضحیة ج:۷/۱۳۴ حدیث:۱۹۶۷۔ سنن أبی داؤد کتاب الضحایا باب مایستحب من الضحایا ج:۳/۹۴ حدیث:۲۷۹۲، مسند احمد:۶/۷۸ سنن بیهقی:۹/۲۶۷

ویسے چھری چلانے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف دعائیں ثابت ہیں:

(۱) بروایت حضرت انسؓ: ’’بِسْمِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ‘‘۔[1]

(۲) بروایت عائشہؓ: ’’بِسْـمِ اللّٰـهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ‘‘[2]

(۳) بروایت جابرؓ: ’’بِسْمِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا عَنِّیْ وَ عَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِیْ‘‘[3]

(۴) بروایت جابرؓ: ’’اِنِّـیْ وَجَّهْـتُ وَجْهِـیَ لِـلَّـذِیْ فَطَـرَ السَّـمٰـوَاتِ وَالْأَرْضَ عَـلٰـی مِـلَّةِ اِبْـرَاهِيْمَ حَنِيْفاً وَّ مَا أَنَا مِنَ الْـمُشْـرِكِيْـنَ ، اِنَّ صَلاَتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْـعَـالَـمِيْـنَ، لاَ شَـرِيْکَ لَـهٗ وَ بِـذٰلِکَ أُمِـرْتُ وَ أَنَـا مِـنَ الْـمُسْـلِمِيْـنَ، اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَ لَکَ عَنْ (مُحَمَّدٍ وَ أُمَّتِهٖ) بِسْمِ اللّٰـهِ وَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ‘‘ عن کے بعد جس کی طرف سے قربانی کی جا رہی ہے

---

[1] بخاری کتاب الأضاحی باب من ذبح الأضاحی بیدہ ج:۱۰/۲۲ حدیث:۵۵۵۸

[2] مسلم کتاب الأضاحی باب استحباب الضحیة ج:۷/۱۳۴ حدیث:۱۹۶۷

[3] سنن آبی داؤد کتاب الأضاحی باب فی الشاة يضحی بها عن جماعة ج:۳/۹۹ حدیث:۲۸۱۰

اس کا نام لے۔(۱)

آتش دوزخ سے نجات کی دعاء:-

''اَللّٰھُمَّ أَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ''[۲]

اے اللہ مجھے آگ سے پناہ دے۔

سجدۂ تلاوت کی دعائیں:-

(۱)''سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ

---

[۱] سنن أبی داؤد کتاب الضحایا باب مایستحب من الضحایا ج:۳/۹۵ حدیث:۲۷۹۵، أحمد:۳/۳۷۵۔علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کوضعیف سنن أبی داؤد ص:۲۷۳ ۲۷۹۵/۵۹۷ ، اور ضعیف سنن ابن ماجہ میں ص: ۲۵۰/۶۱۱-۳۱۷۹، اور مشکوۃ المصابیح محقق ج:۱/۴۵۹ حدیث:۱۴۶۱ میں پہلے ضعیف قرار دیا تھا اور اسی بنیاد پر دیگر علماء نے بھی ضعیف قرار دیا ہے۔لیکن امام ابن خزیمہ، حاکم اور علامہ ذہبی رحمہم اللہ کی تصحیح کی وجہ سے اسے حسن قرار دیا ہے۔اور محمد بن اسحاق سے تحدیث کی صراحت ثابت ہے۔اور ابوعیاش المعافری کو حافظ ابن حجر نے مقبول کہا ہے لہذا قربانی کرتے وقت اس دعاء کا پڑھنا مستحب ہے۔

دیکھئے مرعاۃ المفاتیح ج: ۵/۹۲ ، ہدایۃ الرواۃ الی تخریج أحادیث المصباح والمشکاۃ تخریج البانی رحمہ اللہ ص:۲/۱۲۸،تراجع العلامۃ الالبانی فیما نص علیہ تصحیحاً و تضعیفا ص: ۲/۳۰ ، کشف المناہج والتناقیح فی تخریج أحادیث المصابیح ج: ۱/۵۳۲ حدیث:۱۰۴۳

[۲] أبوداؤد، أحمد ابن ماجہ حسّنہ الحافظ

وَ قُوَّتِهٖ فَتَبَارَکَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ''[۱]

میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدہ ریز ہوا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت اور قدرت سے اس کے کان اور آنکھیں بنائیں پس بابرکت ہے اللہ کی ذات جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے۔

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدۂ تلاوت میں یہ دعاء پڑھتے تھے:

''اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ آمَنْتُ ، وَ لَکَ أَسْلَمْتُ ، أَنْتَ رَبِّیْ، سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ شَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَکَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ''[۲]

اے اللہ! میں تیرے سامنے سجدہ ریز ہوا اور تجھ ہی پر ایمان رکھتا ہوں اور تیرا ہی فرماں برادر ہوں تو ہی میرا رب ہے میرا چہرہ اس ذات کے سامنے جھکا جس نے اسے پیدا کیا اور اس کے کان اور آنکھیں بنائیں بابرکت ہے اللہ جو تمام بنانے والوں سے بہتر ہے۔

---

[۱] سنن أبی داؤد کتاب الصلاۃ باب مایقول اذا سجد : ۲/۶۰ حدیث:۱۴۱۴، سنن ترمذی مع تحفۃ الاحوذی أبواب الدعوات باب ماجاء مایقول فی سجود القرآن:۴/۲۳۹ صحیح سنن نسائی للالبانی:۱/۳۶۵ حدیث:۱۱۲۸۔الحاکم:۱/۲۲۰

[۲] صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی کتاب اقامۃ الصلاۃ باب سجود القرآن ج: ۱/۳۱۲ حدیث:۸۷۳-۱۰۶۳

آب زمزم پینے کی دعاء:- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جب بھی آب زمزم پیتے تو یہ دعاء کرتے تھے:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْماً نَافِعاً وَّ رِزْقاً وَّاسِعاً وَّشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ ''[۱]

اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم کشادہ روزی اور ہر مرض سے شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔[۲]

اس حدیث کی تائید صحیح اور مرفوع حدیثوں سے بھی ہوتی ہے (مَاءُ زمزم لما شرب لہٗ) زمزم کا پانی ہر اس چیز کے لئے مفید ہے جس کے لئے پیا جائے۔[۳] وغیرہ

مرغ کی آواز سننے کی دعاء:-

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ ''[۴]

اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل چاہتا ہوں۔

---

۱ مستدرک:۱/۴۷۳، دار قطنی:۲/۸۸، ارواء الغلیل:۴/۳۳۲

۲ زمزم کا پانی کھڑے ہوکر پینا جائز ہے گو بیٹھ کر پینا افضل ہے دیکھئے فتح الباری:۳/۶۳۰

۳ صحیح سنن ابن ماجہ:۳/۵۹ (۲۵۰۲۔۳۱۱۸) ومسند احمد:۳/۳۵۷۔۳۷۲

۴ صحیح بخاری بدءالخلق باب خیر مال المسلم غم یتبع بھا شعف الجبال :۶/۴۳۱ حدیث:۳۳۰۳، صحیح مسلم الذکر والدعاء باب استحباب الدعاء:۹/۵۵ حدیث:۲۷۲۹

گدھے اور کتے کی آواز سننے کی دعاء:-

''أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ''[۱]

میں مردود شیطان سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

پریشانی کی دعائیں:-

''لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ''[۲]

تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو پاک ہے اور بیشک میں قصوروار ہوں۔

''یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ''[۳]

اے زندہ اے تھامنے والے میں تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں۔

حسن خاتمہ کے لئے دعائیں:-

''رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّآتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ''[۴]

اے پروردگار! ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے مٹا دے اور ہم کو نیک بندوں کے ساتھ اٹھا۔

''رَبِّ ھَبْ لِیْ حُکْماً وَّأَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ ''[۵]

اے پروردگار! مجھے علم ودانش عطا فرما اور نیکوکاروں میں شامل کر۔

---

۱ صحیح بخاری بدءالخلق باب خیر مال المسلم غم یتبع بھا شعف الجبال :۶/۴۳۱ حدیث:۳۳۰۳، صحیح مسلم الذکر والدعاء باب استحباب الدعاء:۹/۵۵ حدیث:۲۷۲۹

۲ الانبیاء:۸۷ ۳ مستدرک:۱/۵۰۹ ۴ آل عمران:۱۹۳ ۵ الشعراء:۸۳

بیت الخلاء جانے کی دعاء:- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ جاتے تو یہ فرماتے:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَائِثِ'' [۱]

اے اللہ! میں ناپاک جن کے مردوں اور عورتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعاء:- عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ سے نکلتے تو فرماتے:

''غُفۡرَانَکَ'' [۲]

اے اللہ! میں تجھ سے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں۔

(نوٹ) پائخانہ[۳] جنوں اور شیطانوں کا گھر اور ٹھکانہ ہوتا ہے اس لئے

---

[۱] صحیح بخاری الوضوء باب مایقول عند الخلاء: ۱/۳۲۲ حدیث: ۱۴۲، صحیح مسلم الحیض باب ما یقول اذا أراد دخول الخلاء: ۲/۳۰۶ حدیث: ۳۷۵

[۲] ترمذی الطہارۃ باب مایقول اذا اخرج من الخلاء، أبوداؤد الطہارۃ باب مایقول الرجل اذا اخرج من الخلاء: ۱/۸ حدیث: ۳۰، وأحمد: ۱/۲۶۹، صحیح سنن ابن ماجہ: ۱/۱۱۳ حدیث: ۳۰۳، زاد المعاد: ۲/۳۸۷

[۳] بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد کی دعاء'' اَلۡحَمۡدُ اللّٰہِ الَّذِیۡ أَذۡھَبَ عَنِّی الاَذٰی وَ عَافَانِیۡ '' صحیح سند سے ثابت نہیں ہے بلکہ ضعیف ہے اس کی سند میں اسماعیل بن مسلم مکی واقع ہیں جن کو حافظ ابن حجر نے تقریب التہذیب میں ضعیف قرار دیا ہے۔ تقریب التہذیب ص: ۱۱۰ (۴۸۴) الارواء: ۱/۹۲ حدیث: ۵۳، ضعیف سنن ابن ماجہ حدیث: ص: ۲۸ (۵۷-۳۰۴) مشکوۃ المصابیح للالبانی ص: ۱۲۰ حدیث: ۳۷۴

پائخانہ میں جاتے وقت یہ دعاء ضرور پڑھنی چاہئے۔

بیوی سے پہلی ملاقات کی دعاء:- بیوی سے پہلی ملاقات پر اس کی پیشانی پر دایاں ہاتھ رکھ کر یہ دعاء پڑھیں:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُکَ خَیۡرَھَا وَ خَیۡرَ مَا جَبِلۡتَھَا عَلَیۡہِ وَ أَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شَرِّھَا وَ شَرِّمَا جَبِلۡتَھَا عَلَیۡہِ'' [۱]

اے اللہ! میں تجھ ہی سے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس خیر کا بھی جو تو نے اس کی فطرت میں رکھی ہے اور اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس شر سے جو تو نے اس کی فطرت میں رکھی ہے۔

جماع کے وقت کی دعاء:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے تم میں سے کوئی بھی اپنی بیوی سے جماع کرنا چاہے تو یہ دعاء پڑھے:

''بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبۡنَا الشَّیۡطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّیۡطَانَ مَا رَزَقۡتَنَا'' [۲]

اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور جو چیز تو ہمیں

---

[۱] أبوداؤد النکاح باب فی جامع النکاح: ۲/۲۴۸ حدیث: ۲۱۶۰، صحیح سنن ابن ماجہ: ۲/۱۴۱ حدیث: ۱۹۴۵۔ الکلم الطیب: ۲۰۷

[۲] صحیح بخاری الدعوات باب ما یقول اذا أتی اھلہ: ۱۱/۲۲۸ حدیث: ۶۳۸۸، صحیح مسلم النکاح باب مایستحب أن یقولہ عند الجماع: ۵/۲۵۸ حدیث: ۱۴۳۴

عطا فرما اسے بھی شیطان سے بچا اگر اس جماع کے بعد انہیں بچہ دیا جاتا ہے تو شیطان اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

شادی کرنے والے کو دی جانے والی دعائیں:۔

''بَارَکَ اللّٰہُ''۱؎

اللہ تیرے لئے برکت عطا فرمائے۔

(۲) ''بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ وَ بَارَکَ عَلَیْکَ وَ جَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ ''۲؎

اللہ تیرے اندر برکت عطا کرے اور تیرے اوپر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کو خیر پر اکٹھا کرے۔

(۳) ''اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ وَ بَارِکْ عَلَیْھِمْ''۳؎

اے اللہ! ان کے لئے اس گٹھ جوڑ میں برکت فرما اور ان پر اپنی برکت نازل فرما۔

۱؎ صحیح بخاری الدعوات باب الدعاء للمتزوج:۱۱/۲۲۷ حدیث:۶۳۸۶

۲؎ أبوداؤد النکاح باب ما یقال للمتزوج:۲/۲۴۱ حدیث:۲۱۳۰۔ ترمذی النکاح باب ما یقال للمتزوج حدیث:۱۰۹۱، صحیح سنن ابن ماجہ النکاح باب تھنئة النکاح :۲/۱۳۷ حدیث:۱۹۳۲، أحمد:۲/۲۸۱

۳؎ صحیح سنن ابن ماجہ النکاح باب تھنئة النکاح:۲/۱۳۸ حدیث:۱۵۶۰۔۱۹۳۳

گھر سے نکلنے کی دعاء:۔

''بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ''۱؎

اللہ ہی کے نام سے میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور گناہوں سے باز رہنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کی مدد سے ہے۔

یہ دعاء پڑھنے پر آپ کو یہ خوشخبری (اللہ کی طرف سے) ملتی ہے۔

یہ دعاء تجھے کافی ہے تجھے بچا لیا گیا ہے اور تجھے سیدھا راستہ دکھایا گیا ہے اور شیطان تجھ سے دور ہو گیا ہے اور وہ دوسرے شیطان سے کہتا ہے کہ تو اس آدمی پر کیسے غلبہ حاصل کر سکتا ہے جبکہ اسے ہدایت دے دی گئی ہے اور اسے بچا لیا گیا ہے۔

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعاء:۔

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ''۲؎

اے اللہ میں تجھ سے داخل ہونے کی بھلائی اور باہر نکلنے کی بھلائی مانگتا

۱؎ ترمذی الدعوات باب ما یقول اذا خرج من بیته :۵/۴۹۰ حدیث:۳۴۲۶، وأبوداؤد الأدب باب ما جاء فیمن دخل بیته ما یقول :۴/۳۲۵ حدیث:۵۰۹۵، صحیح سنن ترمذی للالبانی:۳/۱۵۱ حدیث:۲۷۲۴

۲؎ أبوداؤد الأدب باب ما جاء فیمن دخل بیته ما یقول :۴/۳۲۵ حدیث:۵۰۹۶

ہوں اللہ ہی کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ ہی کے نام سے ہم باہر نکلے اور اللہ ہی پر ہمارا توکل واعتماد ہے جو ہمارا پروردگار ہے۔

صحیح روایت میں ہے کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے تمہارے لئے رات گزارنے کی جگہ ہے نہ کھانا کھانے کی جگہ ہے۔[۱]

بازار میں داخل ہونے کی دعاء:- ''لاَ اِلٰـهَ اِلّاَ الـلّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَـرِيْکَ لَـهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لاَ يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى کُلِّ شَیٍّ قَدِيْرٌ''[۲]

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے اس کا سارا ملک ہے اور اسی کے لئے ساری تعریفیں ہیں جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ ہے نہیں مرے گا اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے۔

لباس پہننے کی دعاء:- ''اَلْـحَـمْـدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ کَسَانِىْ هٰذَا الثَّوْبَ وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّىْ وَلاَ قُوَّةٍ''[۳]

---

[۱] صحیح مسلم الاشربۃ باب آداب الطعام: ۷/۲۰۷حدیث: 2018

[۲] ترمذی: ۵/۲۹۱،مستدرک: ۱/۵۳۸اور دیکھئے صحیح الترمذی: ۳/۱۵۲

[۳] ابوداؤد اللباس: ۴/۴۲حدیث: ۴۰۲۳، مستدرک: ۴/۱۹۲، ۱۹۳

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور مجھے نصیب کیا بغیر کسی حیلے اور بغیر کسی قوت کے جو میری طرف سے ہو۔

نیا لباس پہننے کی دعاء:- ''اَلـلّٰهُـمَّ لَکَ الْـحَـمْـدُ أَنْـتَ کَسَوْتَنِيْهِ أَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِهٖ وَ خَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهٖ وَ شَرَّ مَا صُنِعَ لَهٗ''[۱]

اے اللہ! تیرا ہی شکر ہے تو نے ہی یہ کپڑا پہنایا ہے میں تجھ سے اس کپڑے کی برائی سے اور ان چیزوں کی برائی سے جن کے لئے کپڑا ابنایا گیا ہے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

آئینہ دیکھنے کی دعاء:- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنا چہرۂ مبارک آئینے میں دیکھتے تو یہ دعاء فرماتے:

''اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَنْتَ خَلْقِىْ فَحَسِّنْ خُلُقِىْ''[۲]

---

[۱] ترمذی اللباس باب مایقول اذا البس ثوبا جدیدا (۱۷۶۸) شمائل ترمذی: ۱/۱۳۸، ۱۳۹، ابوداؤد اللباس: ۴/۴۱حدیث: ۴۰۲۰، أحمد: ۳/۳۰''الحمد لله کسانی ما أواری به عورتی و أتجمل به فی حیاتی''یہ حدیث ضعیف ہے مشکاۃ المصابیح: ۲: ۱۲۵۱ حدیث: ۴۳۷۴، التعلیق الترغیب: ۳/۱۰۰ الضعیفۃ: ۴۶۴۹، ضعیف سنن ابن ماجہ ص: ۲۹۲حدیث: ۳۶۲۳

[۲] مسند أحمد: ۱/۴۰۳، ۶/۶۸۔۱۵۵وابن حبان وصححہ وابن مردویہ کذا فی نزل الابرار: ۲: ۳۷۲

اے اللہ تو نے ہی میری صورت اچھی بنائی پس تو ہی میری سیرت کو اچھا کردے۔

چھینک کی دعاء:- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے تو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' پڑھے اور اسکا بھائی یا اس کا ساتھی ''يَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہے پھر چھینکنے والا کہے ''يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ'' اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلىٰ كُلِّ حَالٍ'' ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے۔[1]

آندھی کی دعاء:- ''اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا فِيْهَا وَ خَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّمَا فِيْهَا وَ شَرِّمَا اُرْسِلَتْ بِهٖ''[2]

اے اللہ میں تجھ سے اس ہوا کی بھلائی اور ان چیزوں کی بھلائی جو اس ہوا میں ہیں اور ان چیزوں کی بھلائی جس کے ساتھ یہ ہوا بھیجی گئی ہے مانگتا ہوں

[1] صحیح بخاری کتاب الأدب باب اذا عطس کیف یشمّتُ: ۱۰/۱۴۱۷ حدیث: ۶۲۲۴، أبوداؤد الأدب باب ماجاء فی تشمیت العاطس: ۴/۲۰۷-۲۰۸ حدیث: ۵۰۳۳، مسند احمد: ۲/۳۵۳

[2] صحیح مسلم الاستسقاء باب التعوذ عند رؤیۃ الریح: ۳/۴۶۴ حدیث: ۸۹۹، أبوداؤد الأدب باب مایقول اذا ہاجت الریح: ۴/۳۲۶ حدیث: ۵۰۹۷، ترمذی: ۲۲۵۳، أحمد: ۲/۲۵۰، ۲۶۸، ۴۰۹، ۴۳۷

اور اس ہوا کی برائی سے اور ان چیزوں کی برائی سے جو اس ہوا میں ہیں اور ان چیزوں کی برائی سے جن کے ساتھ یہ ہوا بھیجی گئی ہے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

بارش طلب کرنے کی چند دعائیں:-

(۱) ''اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا''[1]

اے اللہ ہمیں پلا۔ اے اللہ ہمیں پلا۔ اے اللہ ہمیں پلا۔

(۲) ''اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا''[2]

اے اللہ ہمیں بارش دے۔ اے اللہ ہمیں بارش دے۔ اے اللہ ہمیں بارش دے۔

(۳) ''اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثاً مُّغِيْثاً مَرِيْئاً مُرِيْعاً نَافِعاً غَيْرَ ضَآرٍ عَاجِلاً غَيْرَ آجِلٍ''[3]

اے اللہ! تو ہمیں ایسی بارش سے سیلاب کر جو مددگار خوشگوار اور سرسبز کرنے والی نفع بخش ہو نقصان دہ نہ ہو جلد ہو دیر سے نہ ہو۔

(۴) ''اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَ بَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ

[1] بخاری الاستسقاء باب الاستسقاء فی المسجد: ۲/۶۳۶ حدیث: ۱۰۱۳

[2] صحیح بخاری الاستسقاء باب الاستسقاء فی خطبۃ الجمعۃ: ۲/۶۴۵ حدیث: ۱۰۱۴، مسلم صلاۃ الاستسقاء باب الدعاء فی الاستسقاء: ۳/۴۵۹ حدیث: ۸۹۷

[3] أبوداؤد کتاب الصلاۃ باب رفع الیدین فی الاستسقاء: ۱/۳۰۳ حدیث: ۱۱۶۹

وَ أَحيِي بَلَدَکَ الْمَيِّتَ ''[1]

اے اللہ تو اپنے بندوں کو پانی پلا اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنے غیر آباد شہر کو آباد کر دے۔

بارش ہوتے وقت کی دعاء:-

''اَللّٰهُمَّ صَيِّباً نَافِعاً'' [2]

اے اللہ اسے فائدہ مند بارش بنادے۔

بارش ختم ہونے کے بعد کی دعاء:-

''مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ رَحْمَتِهِ ''[3]

ہمیں اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ملی۔

کثرت بارش سے خوف کی دعاء:-

''اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلىٰ الآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ وَ مَنَابِتِ الشَّجَرِ ''[4]

---

[1] أبوداؤد کتاب الصلاۃ باب رفع الیدین فی الاستسقاء:۱/۳۰۵ حدیث:۱۱۷۶

[2] صحیح بخاری الاستسقاء باب مایقال اذا امطرت:۲/۶۵۸ حدیث:۱۰۳۲

[3] صحیح بخاری المغازی باب غزوۃ الحدیبیۃ :۷/۵۵۷ حدیث:۴۱۴۷، صحیح مسلم الایمان باب بیان کفر من قال مطرنا بالنوء:۱/۳۳۶ حدیث:۷۱

[4] صحیح بخاری الاستسقاء باب الاستسقاء فی المسجد الجامع:۲/۶۳۶ حدیث:۱۰۱۳، ۱۰۱۴ وصحیح مسلم صلاۃ الاستسقاء باب الدعاء فی الاستسقاء:۳/۴۵۹ حدیث:۸۹۷

اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا ہمارے اوپر نہ برسا اے اللہ ٹیلوں اور پہاڑوں اور وادیوں کے شکم اور درخت اگنے کی جگہوں پر بارش برسا۔

کڑک اور بجلی کی دعاء:- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رعد اور بجلیوں کی آواز سنتے تو یہ فرماتے:

''اَللّٰهُمَّ لاَ تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَ لاَ تُهْلِكْنَا بِعَذَابِکَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذَالِکَ ''[1]

اے اللہ! ہم کو اپنے غضب سے قتل نہ کر اور ہم کو اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہم کو عافیت دے۔

ادائے قرض کی دعائیں:- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف لائے ایک انصاری جن کا نام ابوامامہ رضی اللہ عنہ تھا بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ اے ابوامامہ کیا بات ہے کہ میں تجھے مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھتا ہوں حالانکہ یہ نماز کا وقت نہیں ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ بہت سے غم اور بہت سے قرض مجھے لپٹ گئے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں تجھے ایسا کلام نہ

---

[1] احمد:۲/۱۰۰، ترمذی مع تحفۃ الاحوذی الدعوات باب مایقول اذا سمع الرعد:۴/۲۴۵، ط۔ پاکستان

سکھا دوں کہ جب تو اسے کہے تو اللہ تیرے قرض ادا کردے کہا کیوں نہیں فرمایا کہ صبح وشام یہ پڑھا کر:

’’اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسْلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ ضَلَعِ الدَّیْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ ‘‘[۱]

اے اللہ فکروغم سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عاجزی اور کاہلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بزدلی اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قرض کے بوجھ اور مردوں کے ظلم وغلبہ سے پناہ چاہتا ہوں۔

ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا اللہ نے میرے غم دور کردیئے اور میرے قرض ادا کردیئے۔

(۲)’’ اَللّٰھُمَّ اَکْفِنِیْ بِحَلاَلِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ‘‘[۲]

اے اللہ! اپنے حلال روزی کے ذریعے مجھ کو اپنے حرام سے بچا اور اپنے فضل ورحمت سے مجھے اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے۔

---

[۱] صحیح بخاری الدعوات باب التعوذ من غلبة الرجال :۱۱/۲۰۷ حدیث:۶۳۶۳، ۶۳۶۹، وأبوداؤد کتاب الصلاۃ فی الاستعاذۃ:۲/۹۳ حدیث:۱۵۵۵

[۲] ترمذی أبواب الدعوات باب:۱۱۱ حدیث:۳۵۶۳، وأحمد:۱/۱۵۳

رنج وغم کے وقت کی دعائیں:۔

(۱)’’لاَ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لاَ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لاَاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ‘‘[۱]

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ بڑا ہے تحمل والا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ عرش عظیم کا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ آسمانوں کا رب ہے اور زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔

(۲)’’ لاَ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ‘‘[۲]

تیرے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں سے ہوں۔

(۳)’’ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ ‘‘[۳]

اے ہمیشہ زندہ! اے ہمیشہ خلق کی تدبیر میں قائم میں تیری رحمت ہی

---

[۱] صحیح بخاری الدعوات باب الدعاء عند الکرب:۱۱/۱۷۵ حدیث:۶۳۴۶، صحیح مسلم الذکر والدعاء باب دعا الکرب:۹/۵۵ حدیث:۲۷۳۰

[۲] ترمذی:۵/۵۲۹، حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے:۱/۵۰۵ اور دیکھئے صحیح الترمذی:۳/۱۶۸

[۳] ترمذی:۲/۱۲۱۱ ابن السنی (۱۰۹) حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

سے فریاد طلب کرتا ہوں۔

(۴) ’’ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لاَ أُشْرِکُ بِهٖ شَیْئاً ‘‘[۱]

اللہ اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا ہوں۔

غصہ دور کرنے کی دعاء:-

’’أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ‘‘[۲]

راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

حاکم یا شیطان یا اورکسی سے ڈرنے والے کے لئے دعائیں:- ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قوم سے نقصان کا خوف ہوتا تو یہ دعا پڑھتے:

’’ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ‘‘[۳]

اے اللہ! ہم تجھ کو ان کے مقابلہ میں کرتے ہیں اوران کی برائیوں سے

---

[۱] ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب فی الاستغفار: ۲/۸۷ حدیث: ۱۵۲۵، صحیح سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء عند الکرب: ۳/۲۶۸ حدیث: ۳۹۵۱

[۲] صحیح بخاری بدء الخلق باب صفۃ ابلیس: ۶/۴۱۵ حدیث: ۳۲۸۲، صحیح مسلم البر والصلۃ باب فضل من یملک نفسہ عند الغضب: ۸/۴۰۹ حدیث: ۲۶۱۰

[۳] ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب مایقول اذا خاف قوما: ۲/۸۹ حدیث: ۱۵۳۷، أحمد: ۴/۴۱۵

تیری پناہ چاہتے ہیں۔

(۲) ’’ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ ‘‘[۱]

یعنی اللہ ہم کو کافی ہے اوروہ کیا اچھا کارساز ہے۔

بخاراور ہر قسم کے درد اور زخم کی دعاء:- عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک درد کی شکایت کی جس کی تکلیف وہ اپنے جسم میں پاتے تھے جب سے وہ مسلمان ہوئے تھے پس ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جگہ تیرے جسم میں درد ہے اس پر ہاتھ رکھ اور تین تین بار پڑھ ’’ بِسْمِ اللّٰه ‘‘ اورسات بار پڑھ ’’ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُوَ أُحَاذِرُ ‘‘[۲]

آشوب چشم کی دعاء:- عبداللہ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا آپ کے گھر والوں میں سے یا آپ کے اصحاب میں سے کسی کو آشوب چشم ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا فرماتے:

’’اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَ اجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِیْ

---

[۱] صحیح بخاری کتاب التفسیر باب الَّذِیْن قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم: ۸/۲۸۹ حدیث: ۴۵۶۳

[۲] صحیح مسلم۔ السلام باب استحباب وضع یدہ علی موضع الألم: ۷/۴۴۵۔۴۴۶ حدیث: ۲۲۰۲

الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ ''[1]

اے اللہ مجھ کو میری بینائی سے فائدہ مند کر اور اس کو میرا وارث کر اور مجھ کو دشمن میں میرا بدلہ دکھا دے اور اس شخص پر جس نے مجھ پر ظلم کیا میری مدد کر۔

پرہیز گاری اور پاکدامنی کی دعائیں:-

(۱) ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافِ وَالْغِنٰی ''[2]

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور پرہیز گاری اور پاکدامنی اور سوال خلق سے بے نیازی اور تونگری مانگتا ہوں۔

(۲) '' اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَأَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ ''[3]

اے اللہ میری ہدایت میرے دل میں ڈال دے اور مجھے میرے نفس کے شر سے پناہ میں رکھ۔

(۳) '' اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَطَھِّرْ قَلْبِیْ وَ أَحْصِنْ فَرْجِیْ ''[4]

اے اللہ میرے گناہ معاف فرما میرے دل کی آلودگیاں صاف کر دے اور میری شرمگاہ کی حفاظت فرما۔

---

[1] نزل الابرار: ۲٦۷

[2] صحیح مسلم الذکر والدعا باب التعوذ من شر ما عمل: ۹/۴۷ حدیث: ۲۷۲۱

[3] سنن ترمذی أبواب الدعوات باب: ۷۰ حدیث: ۳۴۸۳

[4] مسند أحمد: ۵/۲۵۷

بدبختی اور دشمنوں کی خوشی سے پناہ مانگنے کی دعاء:-

'' اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلاَءِ وَ دَرْکِ الشَّقَآءِ وَ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَ شَمَاتَةِ الاَعْدَاءِ ''[1]

اے اللہ بے شک میں بلا کی مشقت اور بدبختی کے پانے اور قضا کی برائی اور دشمنوں کے مضحکے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

برے اخلاق واعمال سے بچنے کی دعاء:-

'' اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الاَخْلاَقِ وَالاَعْمَالِ وَالْأَھْوَاءِ ''[2]

اے اللہ! میں برے اخلاق، اعمال اور خواہشات سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

مہلک بیماریوں سے حفاظت کی دعاء:-

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّیءِ الْأَسْقَامِ ''[3]

---

[1] صحیح بخاری الدعوات التعوذ من جھد البلاء: ۱۱/۱۷۷۔۱۷۸ حدیث: ٦۳۴۷، صحیح مسلم الذکر والدعاء باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء: ۹/۳٦۔۳۷ حدیث: ۲۷۰۷

[2] ترمذی أبواب الدعوات باب من دعاء داؤد علیہ السلام

[3] سنن أبی داؤد کتاب الصلاۃ باب فی الاستعاذۃ: ۲/۹۳ حدیث: ۱۵۵۴

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں برص (سفید داغ) کی بیماری سے، دیوانگی سے جذام (کوڑھ کی بیماری) سے اور دیگر بری ومہلک بیماریوں سے۔

فالج اور دیگر بیماریوں سے بچنے کی دعاء:- حضرت اُبان بن عثمان اپنے والد محترم عثمان بن عفان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ دعاء پڑھے گا اسے شام تک کوئی مصیبت نہیں پہونچے گی اور اگر شام کے وقت پڑھے گا تو رات بھر ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ رہے گا:

''بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لاَ یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی ا لْاَرْضِ وَلاَ فِی السَّمَاءِ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ''

اس اللہ کے نام سے جس کے نام کی برکت سے زمین وآسمان کو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتی وہ سب کچھ سننے والا اور ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

حضرت اُبان کو آخری عمر میں فالج ہو گیا تھا جب آپ نے یہ حدیث بیان کی تو سننے والا تعجب کی نگاہ سے آپ کی جانب دیکھنے لگا (خود ہی حدیث کے راوی ہیں اور فالج زدہ بھی ہیں) تو حضرت اُبان نے فرمایا میری طرف کیا دیکھتے ہو اللہ کی قسم نہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر جھوٹ بولا اور

نہ ہی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولا بلکہ ہوا یوں کہ جس دن مجھ پر فالج کا حملہ ہوا اس دن میں کسی بات پر غصہ میں آ گیا اور یہ دعاء پڑھنا بھول گیا تھا۔[1]

سفر کی دعاء:- **''اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّالَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلیٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ فِی سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَ التَّقْوٰی وَ مِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَ اطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَفَرِ وَ كَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَ سُوْءِ الْمُنْقَلِبِ فِی الْمَالِ وَالاَهْلِ''**

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارا پابند کیا حالانکہ ہم اسے قابو میں نہیں لا سکتے تھے، اور یقیناً ہم اپنے رب ہی کی طرف واپس جانے والے ہیں اے اللہ ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا

---

[1] سنن أبي داؤد کتاب الأدب باب مایقول اذا أصبح :۴/۳۲۳ حدیث: ۵۰۸۸، سنن ترمذی أبواب الدعوات باب ماجاء فی الدعاء اذا أصبح واذا أمسیٰ، صحیح سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب ما یدعو به الرجل اذا أصبح و اذا أمسی :۳/۲۶۴ حدیث: ۳۱۳۴_۳۹۳۸ تخریج الأحادیث المختارۃ (۲۹۱_۲۹۲)

(سوال کرتے ہیں) جسے تو پسند فرمائے اے اللہ ہمارا یہ سفر ہم پر آسان فرما دے اور اس کی لمبی مسافت ہم سے لپیٹ دے اے اللہ تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی اور گھر والوں کا نگراں ہے اے اللہ میں سفر کی سختی سے اور تکلیف دہ منظر سے اور واپسی پر مال اور اہل میں بری تبدیلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

سفر سے واپسی پر بھی یہی الفاظ کہتے اور ان میں یہ اضافہ کرتے:

''آئبون ، تَائِبُوْنَ ، عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ''[1]

ہم سفر سے واپس آنے والے ہیں تیری طرف رجوع کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے اور اپنے رب ہی کی تعریف کرنے والے ہیں۔

سواری پر بیٹھنے کی دعاء:- علی بن ربیعہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں علی مرتضیٰ کے پاس اس وقت موجود تھا جب ان کے سواری کا جانور ان کے سوار ہونے کے لئے لایا گیا پس جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو کہا ''بِسْمِ اللّٰہ '' پھر جب جانور کی پیٹھ پر برابر بیٹھ گئے تو کہا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' پھر کہا:

''سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَ مَا کُنَّالَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلیٰ

[1] صحیح مسلم الحج باب مایقول اذا رکب الی سفر الحج وغیرہ: ۱۲۱/۵ حدیث: ۱۳۴۲، ابوداؤد الجہاد باب مایقول الرجل اذا سافر: ۳۳/۳ حدیث: ۲۵۹۹، ترمذی الدعوات بـاب مـا جاء ما یقول اذا رکب الدّابة (۳۴۴۴)

رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ''

پاک ہے وہ جس نے ہمارے لئے اس سفر کو فرمانبردار کر دیا اور ہم اسکی طاقت رکھنے والے نہ تھے اور بے شک ہم اپنے پروردگار ہی کی طرف ضرور پھر جانے والے ہیں۔

پھر تین بار کہا'' اَلْحَمْدُلِلّٰہِ '' پھر تین بار کہا'' اَللّٰہُ اَکْبَر '' پھر کہا:

''سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لاَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا أَنْتَ ''[1]

تو سارے عیبوں سے پاک ہے بیشک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اب تو مجھ کو بخش دے بیشک تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا ہے۔

مسافر کی مقیم کے لئے دعاء:-

''أَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ لاَ تَضِیْعُ وَدَائِعُہٗ ''[2]

میں آپ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔

[1] أبوداؤد الجہاد باب مایقول الرجل اذا رکب: ۳۴/۳ حدیث: ۲۶۰۲، ترمذی الدعوات باب ماجاء مایقول اذا رکب الدابۃ (۳۴۴۳) أحمد: ۵۷/۱-۱۱۵

[2] أحمد: ۴۰۳/۲ صحیح سنن ابن ماجہ: ۳۹۹/۲ حدیث: ۲۲۹۵-۲۸۷۵، ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ: ۴۹۹

مسافر کو رخصت کرنے کی دعاء:-

(۱)'' أَستَودِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَ أَمَانَتَكَ وَ خَوَاتِيمَ عَمَلِكَ ''[۱]

(۲)'' زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقوىٰ وَ غَفَرَ ذَنبَكَ وَ يَسَّرَ لَكَ الْخَيرَ حَيثُمَا كُنتَ ''[۲]

اللہ تعالیٰ آپ کو تقویٰ نصیب کرے آپ کے گناہ بخش دے اور جہاں بھی جاؤ آپ کے لئے بھلائی اور نیکی میسر کرے۔

سفر سے واپسی کی دعاء:- (۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر جہاد یا حج اور عمرے کے سفر سے واپس تشریف لاتے تو راستے میں ہر بلند جگہ پر چڑھتے وقت تین مرتبہ'' الله اکبر الله اکبر الله اکبر '' فرماتے اور شہر کے قریب پہونچ کر یہ دعاء پڑھتے:

'' لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

---

[۱] ترمذی الدعوات باب مایقول اذا اودع انسانا: ۴۶ (۳۴۳۹) وأبوداؤد الجهاد باب فی الدعاء عند الوداع: ۳۴/۳ حدیث: ۲۶۰۰۔ أحمد: ۲/۷، حاکم: ۴۴۲/۱، ۹۷/۲، ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا ہے اسکی موافقت ذہبی نے کی ہے زاد المعاد: ۴۴۷/۲

[۲] ترمذی الدعوات باب مایقول اذا ودع انسانا: ۴۶ (۳۴۴۰) حاکم: ۹۷/۲

وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ اٰئِبُونَ تَائِبُونَ ، عَابِدُونَ ، سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعدَهُ وَنَصرَ عَبدَهُ وَ هَزَمَ الأَحزَابَ وَحدَهُ''[۱]

اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی ہر تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے ہم واپس آنے والے ہیں اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے مخالف گروہوں کو سکشت دی۔

دوران سفر جب کہیں قیام کریں:- خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی جگہ پر قیام کے وقت درج ذیل دعاء پڑھتا ہے جب تک کہ وہ اس جگہ قیام کرتا ہے اسے کوئی چیز تکلیف نہیں پہونچا سکتی۔

'' اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ''[۲]

میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ساتھ اس کی مخلوقات کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

---

[۱] أبوداؤد الجهاد باب مایقول الرجل اذا سافر: ۳۳/۳ حدیث: ۲۵۹۹، ترمذی الدعوات باب ماجاء مایقول اذا ركب الدابة (۳۴۴۴)

[۲] صحیح مسلم الذكر والدعاء باب فی التعوذ من سوء القضا: ۳۷/۹ حدیث: ۲۷۰۸، صحیح سنن ابن ماجه كتاب الطب باب الفزع والأرق ومايتعوذ منه: ۱۸۴/۳ حدیث: ۲۸۷۳۔۳۶۱۳

بلندی پر چڑھنے اور اس سے اترنے کی دعاء:-

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جب بلندی پر چڑھتے تو ''الله اکبر'' کہتے اور جب اترتے تو ''سبحان الله'' کہتے۔[۱]

لڑکوں کی حفاظت کی دعاء:- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی حفاظت کے لئے یہ دعاء فرمایا کرتے تھے:

''أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ وَّ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَآمَّةٍ''[۲]

اللہ کے پورے کلموں کے ذریعہ سے ہر شیطان اور زہریلے ہلاک کرنے والے جانور اور ہر نظر لگانے والی آنکھ سے پناہ مانگتا ہوں۔

دیوانے کا علاج:- خارجہ بن صلت رحمہ اللہ اپنے چچا (علاقہ[۳]) بن صمار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر مسلمان ہوئے پھر آپ کے یہاں سے رخصت ہوکر چلے راہ میں ایک قوم پر

---

[۱] صحیح بخاری الجہاد باب التسبیح اذا ہبط وادیا:۱۶۶/۶۔۱۶۷حدیث:۲۹۹۳

[۲] صحیح بخاری احادیث الانبیاء باب:۱۰ج:۵۰۳/۶حدیث:۳۳۷۱

[۳] بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام عبداللہ ہے

گذر ہوا جس میں ایک دیوانہ لوہے میں جکڑا ہوا تھا اس کے گھر والوں نے ان سے کہا کہ ہم کو یہ خبر ملی ہے کہ تمہارے یہ صاحب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بھلائی لائے ہیں پس کیا تمہارے پاس اس دیوانے کی کوئی دوا ہے خارجہ بن صلت کے چچا کا بیان ہے کہ میں نے فاتحہ الکتاب کا منتر اس پر پڑھا وہ اچھا ہوگیا اس پر انہوں نے سو بکریاں مجھے دیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کو اسکی خبر دی آپ نے فرمایا کہ اس سورت کے سوا اور بھی کچھ پڑھا تھا میں نے کہا نہیں فرمایا کہ ان بکریوں کو قبول کرے میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو شخص ناجائز منتر کے ذریعہ سے کھاتا ہے وہ برا ہے اور تونے تو سچے منتر کے ذریعے سے کھایا ہے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ خارجہ بن صلت کے چچا نے تین دن تک صبح وشام سورہ فاتحہ کا منتر اس پر پڑھا اور جب سورہ فاتحہ ختم کرتے تھے تو اپنے تھوک کو جمع کر کے اس پر تھوک دیتے تھے۔[۱]

سانپ اور بچھو کے زہر کا علاج:- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کا ایک قبیلہ عرب پر گذر ہوا جس نے ان کی مہمانی نہ کی اسی درمیان میں اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے ڈنک مارا اس قبیلہ والوں نے ان لوگوں سے کہا کہ تمہارے ساتھ کوئی دوا ہے

---

[۱] احمد:۲۱۰/۵، ۲۱۱، ۲۵۰، وأبوداؤد الطب باب کیف الرقی:۱۳/۴حدیث:۳۸۹۶

یا کوئی منتر پڑھنے والا ہے ان لوگوں نے کہا کہ تم لوگوں نے ہماری مہمانی نہیں کی ہم تمہارا کام مفت نہیں کریں گے ہمارے لئے کچھ اجرت مقرر کردو انہوں نے چند بکریاں (جن کی تعداد تیس تھی) اجرت مقرر کیں پھر ان میں سے ایک شخص سورہ فاتحہ پڑھنے لگا اور اپنے تھوک کو منہ میں جمع کر کے اس پر تھوکنے لگا پس وہ شخص اچھا ہو گیا پھر بکریاں ان کو دے دی گئیں ان لوگوں نے کہا کہ ہم نہیں لیں گے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیں آپ سے پوچھا گیا آپ ہنسے اور فرمایا کہ تجھکو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ یہ سورہ منتر ہے ان بکریوں کو لے لو اور میرے لئے بھی حصہ لگاؤ۔[1]

نوٹ :- سات بار پڑھے جیسا کہ ترمذی کی روایت میں ہے۔

(۲) علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی حالت میں ایک بچھو نے ڈنک مارا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اللہ بچھو پر لعنت کرے کہ نمازی بے نمازی کسی کو بھی نہیں چھوڑتا پھر نمک اور پانی منگوا کے اس سے اس مقام کو تر کرنے لگے اور

[1] صحیح بخاری الطب باب النفث فی الرقیۃ : ۱۰/ ۲۵۷ حدیث: ۵۷۴۹، صحیح مسلم السلام باب لابأس بالرقی : ۷/ ۴۴۳، ۴۴۴ حدیث: ۲۲۰۱، أبوداؤد الطب باب کیف الرقی: ۴/ ۱۴ حدیث: ۳۹۰۰، ترمذی: ۴/ ۲۰٦۳

"قُلْ یَا ایُّها الکَافِرُوْنَ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقْ" اور "قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" پڑھتے جاتے تھے۔[1]

آسیب یا جنات کے اثرات کا علاج:- جنات وشیاطین کے اثرات اور ان کے شر سے بچنے کے لئے بہترین علاج یہ ہے کہ نمازوں کی پابندی کرنا اور دیگر واجبات شرعیہ پر عمل کرنا اور محرمات سے بچنا اور صبح وشام کے اذکار ہمیشہ پڑھتے رہنا قرآن مجید کی پابندی سے تلاوت کرنا اس سے انسان جنات اور شیاطین کے شر سے دور رہتا ہے اور اگر انسان کی غفلت اور سستی کی وجہ سے اس پر جنات کا اثر ہو چکا ہو تو اس کا شرعی علاج درج ذیل ہے

(۱) سورہ فاتحہ، آیۃ الکرسی، سورہ بقرہ کی آخری دو آیات اور تینوں قل یعنی سورہ اخلاص سورۃ فلق اور سورہ الناس پڑھکر تین مرتبہ مریض پر دم کیا جائے لیکن اسکے لئے ضروری ہے کہ پڑھنے والوں کو بھی کامل یقین ہو کہ اللہ نے قرآن مجید میں شفا رکھی ہے اور مریض کو بھی یقین ہو۔

(۲) مریض کے کان میں اذان دی جائے تو یہ طریقہ بھی درست ہے کیونکہ شیطان اذان سنکر بھاگ جاتا ہے۔[2]

[1] طبرانی المعجم الصغیر: ۲/ ۸۳۰، مجمع الزوائد: ۵/ ۱۱۱، طبرانی نے اسکی سند کو حسن قرار دیا ہے۔ نزل الابرار (۲٦۹)

[2] آداب الدعاء والدواء ص: ۱۷۴

دفع جادو کا علاج:- لبید بن اعصم یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا اور کمان کے چلے میں گیارہ گرہیں دیکر کنواں ذوران میں ایک پتھر کے نیچے دبا دیا آپؐ بیمار ہوگئے جبریل علیہ السلام معوذتین "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقْ . قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ "جس میں گیارہ آیتیں ہیں لیکر نازل ہوئے اور آپ کو جادو کے حالات سے خبر دی آپ نے اس کنویں سے اس چلے کو منگوایا اور یہ دونوں سورتیں پڑھنے لگے جب ایک آیت پڑھتے تھے ایک گرہ کھلتی تھی یہاں تک کہ آخر میں سب گرہیں کھل گئیں اور آپ صحت مند ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے گویا اسی میں بندھے تھے کھل گئے ۔[1]

(۲) قعقاع بن حکیم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ کعب بن احبار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر یہ کلمات نہ ہوتے جن کا میں ورد رکھتا ہوں تو یہود اپنے جادو کے ذریعہ سے مجھکو گدھا بنا دیتے ان سے کہا گیا کہ وہ کون سے کلمات ہیں کہا:

"أَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِیْ لَيْسَ شَيْئٌ اَعْظَمُ مِنْهُ وَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بِرٌّ وَ لاَ فَاجِرٌ وَ بِاَسْمَآءِ

[1] تفسیر جلالین ص:۵۰۸، صحیح بخاری الطب باب السحر :۱۰/۲۷۲ حدیث:۵۷۶۳، صحیح مسلم السلام باب السحر :۷/۴۲۹ حدیث:۲۱۸۹

اللّٰهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَءَ وَ بَرَءَ"[1]

(پناہ مانگتا ہوں اللہ کی ذات سے اور اللہ کے سارے اچھے ناموں کی جن کو میں نے جان لیا اور جن کو نہیں جانا ان سب چیزوں کی برائی سے جن کا اس نے اندازہ کیا اور جن کو بلا تفاوت پیدا کیا اور پھیلایا)

نوٹ:- دفع جادو، آسیب اور جنات کیلئے یہ آیتیں بہت مفید ہیں سورہ فاتحہ سورہ بقرہ کے شروع کی چار آیتیں "مُفْلِحُوْن" تک اور آیۃ الکرسی اور اس کے بعد دو آیتیں اور سورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں "لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ " سے آخر تک اور آخر سورہ بنی اسرائیل کی "قُلِ اَدْعُو اللّٰه " سے آخر سورہ تک اور سورہ الصافات سے شروع کی دس آیتیں "لازِبٌ" تک اور سورہ رحمٰن کی دو آیتیں "یَا مَعْشَر الْجِنّ" سے "تنصران" تک اور آخری سورہ حشر "لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآن" سے آخر سورہ تک اور سورہ جن کے شروع کی دس آیتیں "شَطَطًا" اور چاروں قل یعنی سورہ اخلاص، سورہ الناس، سورہ الفلق، سورہ کافرون۔ درج ذیل بالا آیتیں بلند آواز سے مریض پر پڑھ کر دم کریں جب تک مریض شفایاب نہ ہوجائے یہ عمل جاری

[1] مؤطا امام مالک: ۲/۳۷۷، الشعر :۱۰:۱۲

رکھیں انشاء اللہ ضرور فائدہ ہوگا۔

نظر بد ختم کرنے کی دعائیں:- یہاں چند دعائیں اور اذکار نقل کئے جاتے ہیں جن کا پڑھنا اور پڑھکر مریض پر دم کرنا مفید ہے اور اس سے نظر بد دور ہو جاتی ہے:

(۱)''بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْئٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ''[۱]

اللہ کے نام سے تم پر دم کرتا ہوں ہر چیز سے حفاظت کے لئے جو تم کو تکلیف پہونچا رہی ہیں اور ہر نفس کے شر اور حاسد کی نظر بد سے اللہ تم کو شفا دے اللہ کے نام تم پر دم کر رہا ہوں۔

(۲)''بِاسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَ شَرِّ كُلِّ ذِىْ عَيْنٍ''[۲]

اللہ کے نام سے وہ تمہیں محفوظ رکھے اور ہر بیماری سے تم کو شفا دے اور حاسد کے حسد سے بچائے اور ہر نظر بد سے محفوظ رکھے۔

---

[۱] صحیح مسلم السلام باب الطب والمرض والرقی: ۷/۴۲۴ حدیث: ۲۱۸۶ ترمذی: ۳/۲/۹۷، صحیح سنن ابن ماجہ: ۳/۹/۱۷ احدیث: ۲۸۵۶۔۳۵۸۸، الصحیحۃ: ۲۰۶۰

[۲] صحیح مسلم السلام باب الطب والمرض والرقی: ۷/۴۲۴ حدیث: ۲۱۸۵

(۳)''أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ وَّ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَآمَّةٍ''[۱]

میں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعہ شیطان اور ہر زہر دار کیڑے اور ہر نظر بد سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

(۵)''أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِىْ لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بِرٌّ وَّلاَ فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَءَ وَ بَرَءَ وَ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَءَ فِى الاَرْضِ وَ مِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ مِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلاَّ طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَانُ''[۲]

اللہ کے ان پورے کلموں کے ذریعے سے جن سے نہ کوئی نیک تجاوز کرتا ہے نہ کوئی بدکار ان چیزوں کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جنکا اس نے اندازہ کیا اور جن کو پھیلایا اور بلا تفاوت پیدا فرمایا اور ان چیزوں کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جن کو زمین میں پھیلایا اور ان چیزوں کی برائی سے جو زمین سے

---

[۱] صحیح بخاری أحادیث الانبیاء باب ۱۰: ۶/۵۰۳ حدیث: ۳۳۷۱، صحیح سنن ابن ماجہ: ۳/۱۷۹ احدیث: ۲۸۵۷۔۳۵۹۰

[۲] احمد: ۳/۴۱۹۔ الترغیب والترہیب (۳۱۸) مؤطا الشعر: ۱۰،۱۲

نکلتی ہیں اور رات اور دن کے فتنوں کی برائی سے اور رات کے ہر آنے والے کی برائی سے مگر وہ رات کا آنے والا جو بھلائی کے ساتھ رات کو آئے بڑے مہربان مجھ پر رحم فرما۔

جامع دعائیں

(۱)'' رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ''۱؎

اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم تباہ ہو جائیں گے۔

(۲)'' لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ ''۲؎

تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو پاک ہے یقیناً میں ظالم ہوں۔

(۳)'' رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِيْنَا اَوْ اَخْطَانَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْراً كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَ اعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ''۳؎

اے ہمارے رب! اب اگر ہم سے بھول چوک ہوگئی تو تو ہم سے مواخذہ نہ فرمانا اے ہمارے رب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہم سے

۱؎ الاعراف:۲۳ ۲؎ الانبیاء:۸۷ ۳؎ البقرة:۲۸۶

پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے ہمارے رب جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے اتنا بوجھ ہمارے سر پر نہ رکھنا ہمارے گناہوں سے درگذر فرما، ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے لہذا ہم کو کافروں پر غلبہ عطا فرما۔

(۴)'' رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ''۱؎

اے ہمارے رب جب تو نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ پیدا کرنا اور ہمیں اپنے ہاں سے رحمت عطا فرما یقیناً تو بڑا عطا کرنے والا ہے۔

(۵)'' رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ''۲؎

اے میرے رب مجھ کو اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے کی توفیق عطا فرما اے ہمارے رب میری دعاء قبول فرما اے ہمارے رب حساب کتاب کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور تمام مومنوں کو بخش دے۔

۱؎ آل عمران:۸ ۲؎ ابراہیم:۴۰

(۶)''رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيْراً''۱؎

اے میرے رب ماں باپ نے جس طرح مجھ کو بچپن میں شفقت سے پالا ہے تو بھی ان کے حال پر رحم فرما۔

(۷)''رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ''۲؎

اے رب ہمارے اور بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف فرما اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے سلسلے میں کینہ پیدا نہ ہونے دے اے ہمارے رب تو بڑا ہی شفیق ومہربان ہے۔

(۸)''رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِيْنَ اِلَّا تَبَاراً''۳؎

اے ہمارے رب مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو ایمان لا کر میرے گھر میں آئے ان کو اور تمام مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو بخش دے اور ظالموں کے لئے اور زیادہ تباہی بڑھا۔

(۹)''رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْلَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ

۱؎ بنی اسرائیل:۲۴ ۲؎ الحشر:۱۰ ۳؎ نوح:۲۸

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ''۱؎

اے ہمارے رب تجھی پر ہمارا بھروسہ ہے اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیرے ہی حضور میں مجھے لوٹ کر جانا ہے اے ہمارے رب ہمیں کافروں کا نشانۂ ستم نہ بنا اور ہمارے گناہ معاف فرما بے شک تو غالب حکمت والا ہے۔

(۱۰)''رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَاماً''۲؎

اے ہمارے رب ہم کو ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔

(۱۱)''رَبِّ زِدْنِيْ عِلْماً''۳؎ اے میرے رب میرا علم زیادہ کر۔

(۱۲)''رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَ يَسِّرْلِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ''۴؎

اے رب میرا سینہ میرے لئے کھول دے اور میرے مہم کو میرے لئے آسان کردے اور میری زبان کی گرہ کو کھول دے تاکہ وہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

۱؎ الممتحنۃ:۴-۵ ۲؎ الفرقان:۷۴ ۳؎ طٰہٰ:۱۱۴ ۴؎ طٰہٰ:۲۵-۲۸

(۱۳)'' رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاہُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ''[۱]

اے میرے رب تو نے جو احسان مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں ان کا شکر کرنے اور نیک کام جو تجھے پسند ہے ان کے کرنے کی توفیق دے اور میری اولاد کو نیک وصالح بنا میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں تابعداروں میں سے ہوں۔

(۱۴)'' رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ''[۲]

اے ہمارے رب ہماری دعاء قبول فرما یقیناً تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(۱۵)'' رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّکَ وَ اَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ''[۳]

اے ہمارے رب ہم دونوں کو اپنا فرماں بردار بنا اور ہماری اولاد میں سے اپنی ایک فرماں بردار امت بنا اور ہمیں ہمارے مراسم بندگی کی تعلیم

[۱] الاحقاف:۱۵ [۲] البقرۃ:۱۲۷ [۳] البقرۃ:۱۲۸

فرما اور ہم پر توجہ کر بے شک تو توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے۔

(۱۶)'' رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ''[۱]

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور جہنم میں آگ سے ہمیں بچالے۔

(۱۷)'' رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ کَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ''[۲]

اے اللہ ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے مٹا دے اور ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ اٹھا۔

(۱۸)'' رَبِّ هَبْ لِیْ حُکْماً وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ ''[۳]

اے اللہ مجھے علم ودانش عطا فرما او نیکوکاروں میں شامل کر۔

(۱۹)'' اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَ جَھْلِیْ وَ اِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ھَزْلِیْ وَ جِدِّیْ وَ خَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَ کُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَ مَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ

[۱] البقرۃ:۲۰۱ [۲] آل عمران:۱۹۳ [۳] الشعراء:۸۳

الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَ اَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ‘‘[۱]

اے اللہ میری خطا نادانی اور اپنے کام میں اسراف اور گناہ جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے بخش دے۔ اے اللہ جو گناہ میں نے ہنسی مذاق میں کئے ہیں اور قصداً یا بھول کر کئے ہیں سب معاف کر دے یہ سب باتیں مجھ میں ہیں اے اللہ جو گناہ میں نے پہلے کئے ہیں اور جو بعد میں کئے ہیں اور جو کھلم کھلا کئے ہیں جو چھپا کر کئے ہیں اور وہ گناہ جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے سب بخش دے تو ہی آگے بڑھانے والا اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲۰)’’ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لاَ يَخْشَعُ وَ مِنْ نَفْسٍ لاَ تَشْبَعُ وَ مِنْ دَعْوَةٍ لاَ يُسْتَجَابُ لَهَا ‘‘[۲]

اے اللہ اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جو تجھ سے نہ ڈرے اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعاء سے جو قبول نہ ہو تیری پناہ مانگتا ہوں۔

---

[۱] صحیح بخاری الدعوات باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ’’اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت :۱۱/۲۳۴ حدیث: ۶۳۹۸، ۶۳۹۹، صحیح مسلم الذکر والدعاء باب التعوذ من شر ما عمل: ۹/ ۴۶۔۴۷ حدیث: ۲۷۱۹

[۲] صحیح مسلم الذکر والدعاء باب التعوذ من شر ما عمل: ۹/۴۸ حدیث: ۲۷۲۲

(۲۱)’’اَللّٰھُمَّ أَصْلِحْ لِیْ دِيْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَ اَصْلِحْ دُنْيَایَ الَّتِیْ فِيْهَامَعَاشِیْ وَ اَصْلِحْ لِیْ آخِرَتِیْ الَّتِیْ فِيْهَا مَعَادِیْ وَ اجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِیْ فِیْ كُلِّ خَيْرٍ وَ اجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ‘‘[۱]

اے اللہ میرا دین جو میرے کام کا بچاؤ ہے اور میری دنیا جس میں میری زندگی ہے اور میری آخرت جہاں مجھ کو جانا ہے میرے لئے سنوار دے اور میرے لئے زندگی ہر نیکی میں زیادتی کا اور موت کو ہر برائی سے راحت کا سبب بنا۔

(۲۲)’’ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْماً كَثِيْراً وَّ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلاَّ اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ‘‘[۲]

اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم ڈھایا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے تو میرے گناہوں کو اپنی طرف سے بخش دے

---

[۱] صحیح مسلم الذکر والدعاء باب التعوذ من شر ما عمل: ۹/۴۷ حدیث: ۲۷۲۰

[۲] صحیح بخاری الدعوات باب الدعاء فی الصلاۃ: ۱۱/۱۵۷ حدیث: ۶۳۲۶، صحیح مسلم الذکر والدعاء باب استحباب خفض الصوت بالذکر: ۹/۳۲۔۳۳ حدیث: ۲۷۰۵

اور مجھ پر رحم فرما تو بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲۳) ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدیٰ و التُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی''[۱]

اے اللہ میں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور سوال خلق سے بے نیازی اور تونگری مانگتا ہوں۔

(۲۴) ''اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَ اَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الآخِرَةِ''[۲]

اے اللہ! تو سارے کاموں میں ہمارا انجام اچھا کر اور ہم کو دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے پناہ میں رکھ۔

(۲۵) ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلآءِ وَ دَرْکِ الشَّقَآءِ وَ سُوْءِ الْقَضَآءِ وَ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ''[۳]

اے اللہ بے شک میں بلا کی مشقت اور بدبختی کے پانے اور قضا کی برائی اور دشمنوں کے مضحکے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

---

[۱] صحیح مسلم الذکر والدعاء باب التعوذ من شر ما عمل: ۹/۴۷ حدیث: ۲۷۲۱

[۲] أحمد: ۴/۱۸۱

[۳] صحیح بخاری الدعوات باب التعوذ من جهد البلاء: ۱۱/۱۷۷۔۱۷۸ حدیث: ۶۳۴۷، صحیح مسلم الذکر والدعاء باب فی التعوذ من سوء القضاء: ۹/۳۶۔۳۷ حدیث: ۲۷۰۷

(۲۶) اگر آپ چاہتے ہیں کہ جنت کے خزانوں میں سے کوئی خزانہ آپ کو مل جائے تو ''لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ'' کا ورد کیجئے آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کی خبر نہ دے دوں؟ صحابہ نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ خزانہ ''لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ'' ہے (صحیح بخاری ومسلم)

(۲۷) اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے ہر ارادے کے لئے اللہ تعالی کافی ہو جائے تو تین بار پڑھئے:

''حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ''

اور مجھے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ (سنن أبی داؤد)

(۲۸) اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالی آپ سے راضی ہو جائے تو تین بار پڑھئے:

''رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالاسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا''

میں نے اللہ کو رب، اسلام کو دین اور حضرت محمد ﷺ کو نبی تسلیم کر لیا۔ (

سنن اَبی داوٗد)

(۲۹) اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالی آپ کے اوپر اپنی رحمت بھیجے تو جناب محمد ﷺ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھئے آپ کا ارشاد گرامی ہے:

'' جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالی اس پر اپنی رحمتیں نازل کرتا ہے۔ (صحیح مسلم)

(۳۰) اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ آپ کے بہت زیادہ گناہوں کو معاف کردے تو روزانہ سو مرتبہ '' سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ '' پڑھے آپ کا ارشاد گرامی ہے:

'' جس شخص نے ایک دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے '' سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ '' تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگر چہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اگر آپ چاہتے ہیں کہ قیامت کے دن آپ کا میزان نیکیوں سے بھاری ہو تو '' سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ '' [۱] پڑھئے

---

[۱] صحیح بخاری التوحید باب ۵۸، ۱۳/۶۵۷ حدیث: ۷۵۶۳ والایمان والنذور باب اذا قال اللہ اتکلم الیوم: ۱۱/۶۹۴ حدیث: ۶۶۸۲، صحیح مسلم الذکر والدعاء باب فضل التہلیل و التسبیح والدعاء: ۹/۲۲ حدیث: ۲۶۹۴

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ دو ایسے کلمے ہیں جو رحمٰن کو پیارے ہیں زبان پر ہلکے ہیں ترازو میں بھاری ہیں اور وہ یہ ہیں:

'' سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ''

سارے عیبوں سے اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں اللہ جو بڑا ہے سارے عیبوں سے پاک ہے۔

اخیر میں اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ مولا اس ناچیز کی کوشش کو قبول فرما کر بخشش کا ذریعہ بنائے آمین

و صلى الله على النبى و آله و صحبه وسلم

وتمت بالخير

❁ ❁ ❁

سے بڑھ کر ہے اور وہ یہ ہے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالِمِیْنَ وَھِیَ السبع المثانی '' (یہ سبع مثانی بار بار دہرائی جانی والی سات آیتیں) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا۔[1]

اس سورت کا ایک اہم نام ''الصلاۃ'' بھی ہے جیسا کہ ایک حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{قسمت الصلاۃ بینی و بین عبدی نصفین ولعبدی ماسأل فاذا قال العبد الحمد للّٰہ ربِّ العَالِمِین قال اللہ تعالیٰ حَمِدَنی عَبْدِیْ}[2]

میں نے صلاۃ (نماز) کو اپنے اور بندوں کے درمیان تقسیم کر دیا ہے مراد سورہ فاتحہ ہے جس کا نصف حصہ اللہ تعالی کی حمد وثناء اور اس کی رحمت و ربوبیت اور عدل و بادشاہت کے بیان میں ہے اور نصف حصہ میں دعاء ومناجات ہے جو بندہ اللہ کی بارگاہ میں دعاء کرتا ہے۔

اس حدیث سے سورہ فاتحہ کو نماز سے تعبیر کیا گیا ہے جس سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں اس کا پڑھنا بہت ضروری ہے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں اسکی خوب وضاحت کر دی گئی ہے آپ صلی

[1] صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب فاتحۃ الکتاب: ۹/۶۶ رقم الحدیث: ۵۰۰۶
[2] صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب وجوب قرأۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ: ۲/۳۳۶-۳۳۷ رقم الحدیث: ۳۹۵

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لا صلاۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب''[1]

اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی۔

اس حدیث میں (مَن) کا لفظ عام ہے جو ہر نمازی کو شامل ہے منفرد ہو یا امام یا امام کے پیچھے مقتدی سرّی نماز میں ہو یا جہری فرض ہو یا نفل ہر نماز کے لئے سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے اس عموم کی مزید تائید اس حدیث سے ہوتی ہے کہ جس میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ نماز فجر میں بعض صحابہ کرام بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کریم پڑھتے رہے جس کی وجہ سے آپ پر قرأت بوجھل ہوگئی نماز ختم ہونے کے بعد آپ نے پوچھا کہ تم بھی ساتھ نماز پڑھتے رہے ہو انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا:

'' لا تفعلوا الا بفاتحۃ الکتاب فانہ لا صلوۃ لمن لم یقرأ بھا ''

تم ایسا مت کیا کرو یعنی ساتھ ساتھ مت پڑھا کرو البتہ سورۂ فاتحہ ضرور پڑھا کرو کیونکہ اس کے پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] صحیح بخاری کتاب الأذان باب وجوب القرأۃ للامام والمأموم فی الصلوات کلھا: ۲/۳۰۱ حدیث: ۷۵۶، صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب وجوب قرأۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ ۲/۳۳۶- حدیث: ۳۹۴

فرمایا:

’’من صلی صلاۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فھی خداج ثلاثا غیر تمام‘‘

جس نے بغیر سورہ فاتحہ کے نماز پڑھی وہ ناقص ہے تین مرتبہ آپؐ نے فرمایا ابو ہریرہؓ سے عرض کیا گیا’’ وانا نکون وراء الامام‘‘ امام کے پیچھے بھی ہم نماز پڑھتے ہیں اس وقت کیا کریں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:’’ اقرأ بھا فی نفسك‘‘ امام کے پیچھے تم سورۂ فاتحہ اپنی جی میں پڑھ لو۔[1] سورہ فاتحہ کی فضیلت اس حدیث سے بھی معلوم ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن جبرئیل امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اپنے اوپر ایک زوردار آواز سنی انہوں نے اپنا سر اٹھایا پھر فرمایا یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا پھر فرمایا یہ ایک فرشتہ ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا پھر اس فرشتہ نے آپ کو سلام کیا اور دونوروں کی خوشخبری دی اور کہا کہ یہ دونوں نور آپ ہی کو دیئے جارہے ہیں آپ سے پہلے کسی کو نہیں دیئے گئے ایک سورۂ الفاتحہ اور دوسرا سورہ البقرہ کی آخری

[1] صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب وجوب قرأۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ: ۲/۳۳۷ رقم الحدیث: ۳۹۵

آیات آپ جب کبھی ان دونوں سے کوئی کلمہ تلاوت کریں گے تو آپ کی طلب کی گئی چیز ضرور مل جائے گی۔[1]

اس سورت کا نام (الرقیۃ) دم ہے جس طرح ایک صحابی نے ایک بچھو کے ڈسے ہوئے کو اس سے دم کیا تو اسے آرام ہو گیا۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں آپؐ کے کئی اصحاب عرب کے ایک قبیلہ کے یہاں پہونچے جنہوں نے ان کی ضیافت نہ کی اتفاق سے ان کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا وہ صحابہ کے پاس آئے اور کہنے لگے تم میں سے کسی کے پاس بچھو کاٹنے کا کوئی منتر ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہے۔ چونکہ تم نے ہماری ضیافت نہیں کی لہذا اس کا معاوضہ لیں گے انہوں نے چند بکریاں دینا قبول کیں ایک صحابی (خود ابوسعیدؓ) نے سورہ فاتحہ پڑھنا شروع کی سورہ فاتحہ پڑھ کر اس پر پھونک ماردیتے آخر وہ سردار اچھا ہو گیا قبیلہ کے لوگ بکریاں لے کر آئے تو صحابہ کرام کو تردد ہوا آیا یہ معاوضہ لینا بھی چاہئے یا نہیں؟ انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ ہنس دیئے اور فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ منتر بھی ہے۔ وہ بکریاں لے لو اور میرا حصہ بھی نکالو۔

[1] صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل الفاتحۃ وخواتیم سورۃ البقرۃ: ۳۵۱/۳ حدیث: ۸۰۶

اورحضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ جب صحابہ مدینہ پہونچے کسی نے کہا یا رسول اللہ اس شخص اُبوسعید نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے تو آپؐ نے فرمایا: اجرت لینے کے لئے زیادہ لائق تو کتاب اللہ ہی ہے۔[1]

’’فاتحة الكتاب شفاء من كل داءٍ‘‘[2]

سورۂ فاتحہ ہر مرض کی دوا ہے۔

سورۂ فاتحہ کے آخر میں آمین کہنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید اور فضیلت بیان کی ہے اس لئے امام اور مقتدی ہر ایک کو آمین کہنی چاہئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (جہری نمازوں میں) اونچی آواز میں آمین کہا کرتے تھے اور صحابہ بھی۔[3]

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے گئے۔[4]

---

[1] صحیح بخاری کتاب الاجارۃ باب مایعطی فی الرقیۃ علی احیاء العرب بفاتحۃ الکتاب: ۴/۱۷۵ حدیث: ۲۲۷۶، ۵۰۰۷، ۵۷۳۶، ۵۷۴۹ [2] تفسیر ابن کثیر- ۱/۸ [3] مشکوۃ المصابیح محقق: ۱/۲۶۷ حدیث: ۸۴۵ [4] صحیح بخاری کتاب الأذان باب جہر الامام بالتامین: ۲/۳۳۳ حدیث: ۷۸۰، ۷۸۲ وکتاب التفسیر باب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین: ۸/۲۰۱-۲۰۲ حدیث: ۴۴۷۵ وصحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب التسمیع والتحمید والتأمین- ۲/۳۶۴ حدیث: ۴۱۰

آمین کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ قبول فرما یہ سارا قرآن گویا کہ اس دعاء کا جواب ہے جو کسی نے اللہ سے ہدایت کے لئے سورۂ فاتحہ کے ذریعہ مانگی۔

سورۂ بقرہ کی فضیلت

حدیث میں اسکی ایک خاص فضیلت یہ بیان کی گئی ہے کہ جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’لا تجعلوا بيوتكم مقابر انّ الشيطان ينفر من البيت الذى تُقرء فيه سورة البقرة‘‘[1]

تم اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

نیز یہ سورت فضیلت کی حامل اس طرح سے بھی ہے کہ حضرت ابوامامہؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’دوخوشنما سورتیں یعنی سورہ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھا کرو یہ یوم

---

[1] صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب استحباب صلاة النافلة فى بيته: ۳/۳۲۵ حدیث: ۷۸۰

قیامت بادلوں یا پرندوں کی طرح آئیں گی اور پڑھنے والوں کے لئے لڑیں گی یعنی سفارش کریں گی ۔''۱؎

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات کی احادیث میں بڑی فضیلت وارد ہے۔

''عن ابی مسعود الانصاریؓ قال : قال رسول الله صلی الله علیه و سلم من قرأ هاتین الآیتین من آخر سورة البقر فی لیلة کفتاه''۲؎

جوشخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھ لیتا ہے تو اس کو کافی ہوجاتی ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا اس حال میں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آسمان کا دروازہ جو ابھی کھلا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا تھا اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا اور اللہ کے رسول کے پاس آیا اور فرمایا خوش ہوجاؤ دو نور سے جس کو

۱؎ صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل قرأۃ القرآن وسورۃ البقر: ۳/۳۴۹ حدیث:۸۰۴

۲؎ صحیح بخاری کتاب المغازی وکتاب فضائل القرآن باب من لم یر باساً أن یقول سورۃ البقرۃ وسورۃ کذا وکذا:۹/۱۰۷ حدیث:۵۰۴۰،صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل الفاتحۃ وخواتیم سورۃ البقرۃ ج:۳/۳۵۱ حدیث:۸۰۶

آپ کو دیا گیا ہے کسی اور نبی کو آپ سے پہلے نہیں دیا گیا ہے سورۂ فاتحہ اور سورہ بقرہ کا خاتمہ اس میں سے جو حرف پڑھو گے اس کو دیئے جاؤ گے۔۱؎

حدیث میں آتا ہے کہ تین آیتوں میں اللہ کا اسم اعظم ہے جس کے ذریعہ سے دعاء کی جائے تو وہ رد نہیں ہوتی ایک آیۃ الکرسی دوسری آل عمران آیت ﴿لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ هُوَ الحَیُّ القَیُّوم﴾ تیسری سورہ طٰہ میں ﴿وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوم﴾۲؎

سورۂ آل عمران کی فضیلت

یہ قرآن مجید کی دوسری طویل ترین سورت ہے ابوامامہ الباہلیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن پڑھو کیونکہ قیامت کے دن پڑھنے والے کے لئے سفارش کرے گا زہراوین یعنی (دو خوشنما پودے) پڑھو یعنی سورہ بقرہ وآل عمران پڑھا کرو کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن آئیں گے گویا کہ دو بدلیاں ہیں یا گویا کہ صف بستہ پرندوں کی دو ٹکڑیاں ہیں یہ دونوں اپنے رب کے ہاں ان کے پڑھنے والوں سے دفاع کریں گی۔

۱؎ صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل الفاتحۃ وخواتیم سورۃ البقرۃ:۳/۳۵۱ حدیث:۸۰۶ ۲؎ تفسیر ابن کثیر تفسیر آیۃ الکرسی احسن البیان سورہ آل عمران